الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

ملفوظات

غوث اعظم

رحمۃ اللہ علیہ

غنیۃ الطالبین

فتوح الغیب

فتح الربانی

مرتبہ
محمد سلطان نظامی
مصنف "توحید"

غنیۃ الطالبین
فتوح الغیب
فتح الربانی
کے ایمان افروز اقتباسات

شرکت ادبیہ پنجاب شاہی محلہ لاہور

Marfat.com

"ملفوظاتِ غوثِ اعظمؒ"

مرتبہ: محمد سلطان صاحب نظامی

کتاب موصوف پر چند اخبارات کے تبصرہ جات

ہفت روزہ

"خدام الدین" لاہور ۱۵ مئی ۱۹۶۴ء

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ کے اسم مبارک سے کون مسلمان شناسا نہیں بلکہ مسلمانوں میں ان کی غایت درجہ مقبولیت کے باعث برصغیر کے غیر مسلم بھی ان کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ یہ واقفیت صرف برائے نام عقیدت تک ہی محدود ہے اور مسلمان محض گیارھویں کی نیاز دلوا کر ہی سمجھتے ہیں کہ حق عقیدت ادا ہو گیا۔ بس پیران پیر رحمتہ اللہ علیہ سے مسلمانوں کو اسی حد تک تعلق رہ گیا ہے اور ان کی تعلیم سے کوئی واقفیت نہیں۔ گیارھویں کے مبلغ عام مسلمانوں کو یہ نہیں بتاتے کہ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ توحید کے سب سے بڑے علمبردار تھے۔ شرک کے شائبہ تک کو برداشت نہیں فرماتے تھے۔ ان کی تعلیم ان کے اعتقادات کتاب و سنت کی تعلیمات کے عکاس تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ رح کے پاکیزہ ملفوظات پر نظامی صاحب نے مستقل کتاب لکھی ہے۔ خوش اعتقاد لوگ جو

Marfat.com

خود فریبی میں مبتلا ہیں۔ اور اعمال حسنہ سے اجتناب کر کے حضرت شیخ رحمۃ سے صرف اسی تعلق کو ہی نجاتِ اُخروی کا ضامن سمجھتے ہیں۔ ذرا اس کتاب کو پڑھ لیں اور حضرت شیخ رحمۃ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے اعتقادات کا عکس دیکھ لیں۔ یہ کتاب غلط اعتقادات پر اتمام حجت ہے۔

ہفت روزہ ـــــ **دعوت**" یکم نومبر ۱۹۶۳ء

اس کتاب میں مرتب نے فتوح الغیب غنیۃ الطالبین اور فتح الربانی کے ایمان افروز اقتباسات درج کئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے انسان کے دل میں توحید کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اہلِ بدعت کے من گھڑت افسانوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے صفحہ ۶ پر مرقوم ہے:-

"غیر سے مرادیں مانگنے والے تجھے ذرا بھی عقل نہیں۔ کیا کوئی ایسی چیز بھی ہے جو خداوند تعالیٰ کے خزانے میں نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وان من شیٔ الا عندنا خزائنہ (القرآن) (کیا ہمارے پاس ہر ایک چیز کے بہت سے خزانے نہیں ہیں)"

افسوس کہ سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ نے جس توحید کا سبق دیا ہے۔ بعض لوگ اس توحید کو بدعت کا رنگ دے کر اور من گھڑت روایات گھڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو مائل بہ شرک کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس سے ان کا مقصود سوائے پیٹ شکم پُری کے اور کچھ نہیں! اس کتاب کی ترتیب میں مرتب کی محنت قابلِ داد ہے۔ ہر مسلمان کے گھر انے میں اس کا ہونا ضروری ہے۔

ہفت روزہ "پیغام صلح" لاہور مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۴ء

حضرت شیخ سید القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی سے کون مسلمان واقف نہیں، آپ عارف ربانی اور قدوۃ الاولیاء تھے۔ آپ کی تصانیف معرفت

Marfat.com

دخفائق کے پاکیزہ اور آبدار موتیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ انہی تصانیف سے فاضل مؤلف نے مختلف موضوعات پر حضرت کے ارشادات سلیس اردو میں کتابی صورت میں جمع کر کے اردو خوان طبقہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

توحید، تقدیر، توکل، شرک، نبوت، خلافت، ایمان، تقوے، صدق فرشتے، شیطان، دنیا و آخرت، مجاہدہ، صبر و تحمل، مرشد اور مرید کے فرائض اطمینان قلب، کسب حلال، بیوی بچوں کے ساتھ تعلقات وغیرہ وغیرہ کئی ایک امور پر حضرت کے ایسے ایسے ارشادات و کلمات اس کتاب میں جمع کیے گئے ہیں جن کو پڑھنے سے ایمان میں تازگی اور عمل میں صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

کتاب ۲۰×۳۰ کے ۳۰۶ صفحات پر مشتمل ہے شروع میں فہرست مضامین اور جن کتابوں سے اقتباسات لیے گئے ہیں ان کے حوالجات بھی دیے گئے ہیں۔ جلد پختہ اور سرورق خوبصورت، غرض ظاہر و باطن ہر لحاظ سے یہ کتاب آنکھوں کو تر و تازگی اور دل کو نورِ ایمان بخشتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کو جزائے خیر دے جن کی محنت و کوشش سے یہ خوان یغما تیار ہوا ہے۔

روزنامہ کوہستان" مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء

زیرِ نظر کتاب حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے ایمان افروز اقتباسات پر مشتمل ہے یہ اقتباسات آپؒ کی گراں قدر تصانیف غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب اور فتح الربانی سے لیے گئے ہیں فاضل مرتب نے جس قابلِ ستائش جذبے کے تحت اقتباسات یکجا کیے ہیں

Marfat.com

وہ ان کے قول کے مطابق متلاشیانِ حق کو صحیح تعلیم سے روشناس کرا کے راہِ صداقت پر گامزن ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب کامیاب ہے بزرگانِ دین کے ارشادات ہمیشہ معصیت میں مبتلا انسانوں کے لئے رشد و ہدایت کا باعث رہے ہیں۔ اور ان سے اصلاح قلوب کا بھی کام لیا جاتا رہا ہے ہمیں امید ہے کہ دینی کتب کے قارئین اس کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔ اور اس جذبے کو منظرِ تحسین دیکھیں گے۔ جس کے تحت یہ مرتب کی گئی ہے۔

کتاب کا سرورق خوبصورت اور کتابت و طباعت مناسب ہے۔

ہفت روزہ "لیل و نہار" لاہور مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۳ء

سیدنا حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کو جو درجہ مسلمان اولیائے کرام اور صوفیائے عظام میں حاصل ہے وہ اظہر من الشمس ہے بقول علامہ اقبالؒ آپ صحیح معنوں میں محی الدین تھے۔ آپ اوائل عمر سے وفات تک دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرمی سے کوشاں رہے آپ نے ساری زندگی قرآن مجید کے احکامات اور اسوہ حسنہ رسول صلعم کی اطاعت میں بسر کی اور اپنے ارشاداتِ عالیہ اور تصنیفات کے ذریعے علم و عرفان کے موتی بکھیرے۔ آپ کی تصنیفات میں سے غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب اور فتح الربانی بہت مشہور ہیں۔ محمد سلطان نظامی نے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے پیشِ نظر ان تین کتابوں سے آپ کے خطبات کے اقتباسات لے کر انھیں چالیس مختلف عنوانات کے تحت ترتیب دیا ہے مثلاً توحید، تقدیر، توکل، شرک، تقوےٰ، فرشتے، شیطان، نفس، اطمینانِ قلب وغیرہ ان اقتباسات کے مطالعے سے آپ کے حقیقی خیالات پر روشنی پڑتی ہے اور توحید و رسالت پر ایمان پختہ ہو جاتا ہے۔ ساری کتاب ایمان افروز ارشادات سے لبریز ہے۔ سرورق رنگین طباعت و کتابت عمدہ

(پنجاب نیشنل پرنٹنگ ورکس لاہور)

Marfat.com

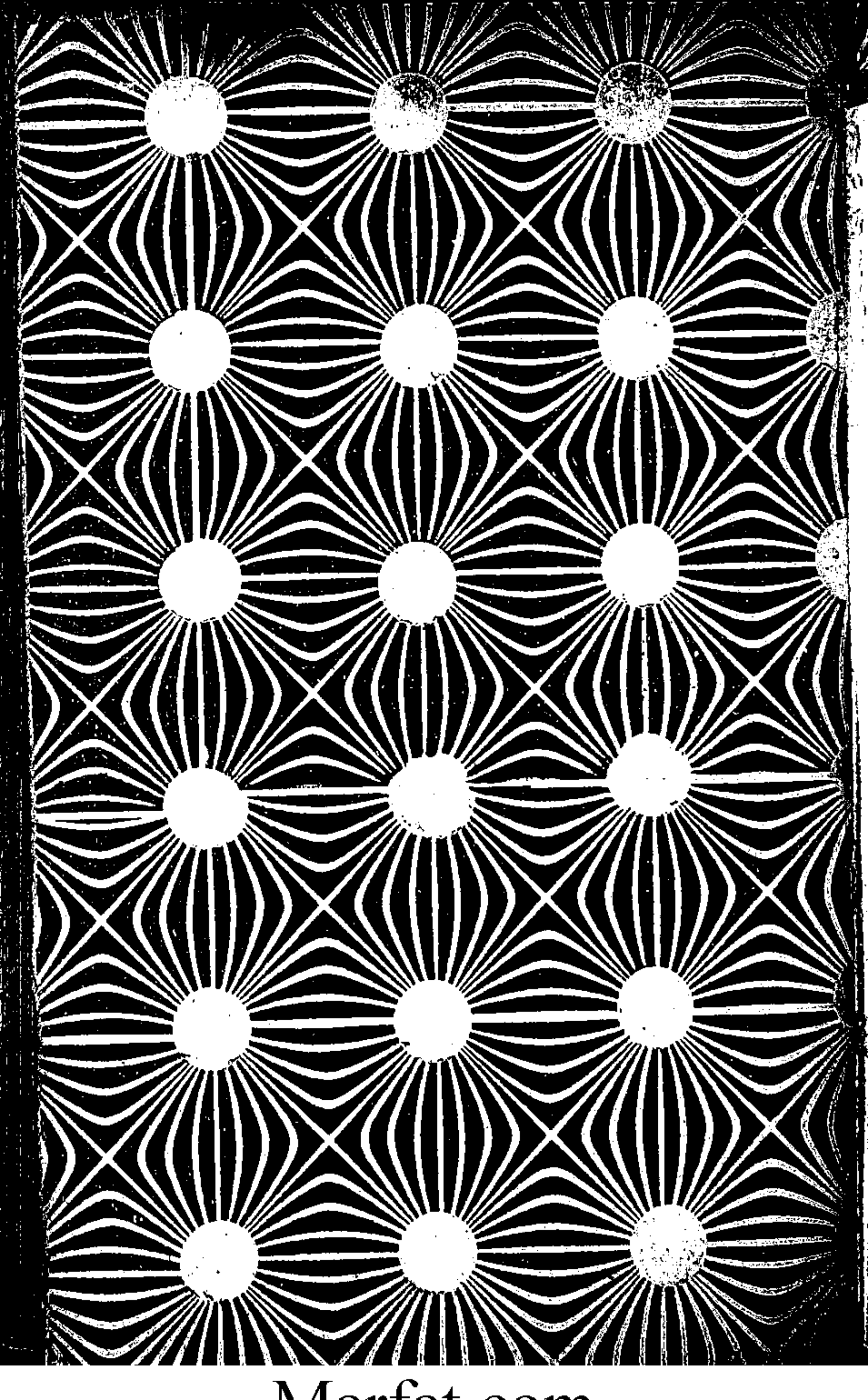

Marfat.com

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

در رضائے حق فنا شو چوں سلف
گوہرِ خود را بروں آر از صدف (اقبال)

ملفوظات غوث اعظمؒ

مرتبہ

محمد سلطان نظامی

مصنف "توحید"

Siddiqi Book Sellers
Bashir Plaza Adamji
Opp. G.T.S. Bus
SADDAR RAWALPINDI

ناشر
شرکتِ ادبیہ پنجاب، شاہی محلہ لاہور

Marfat.com

۳۰۹۷۴۶۴
۴۶۸۴
۹۱۴۵۰

[redacted]

ملاوہ محصول ڈاک

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	نذر عقیدت	و
۲	تعارف	ب
۳	توحید	۱
۴	اسم اعظم	۲۲
۵	خالق اور مخلوق کے ساتھ برتاؤ	۲۳
۶	تقدیر	۳۰
۷	مخلوق سے سوال کرنا	۴۷
۸	توکل علی اللہ	۴۵
۹	شرک	۵۲
۱۰	نبوت اور شریعت	۵۸
۱۱	خلافت	۶۹
۱۲	ایمان	۷۴
۱۳	توسل	۹۰
۱۴	صدق	۹۷
۱۵	مومن اور اس کی صفات	۱۰۴
۱۶	فرشتے	۱۱۷
۱۷	شیطان	۱۲۲
۱۸	دین و دنیا	۱۲۶
۱۹	دنیا و آخرت	۱۳۸
۲۰	کلمہ	۱۴۵
۲۱	دعا	۱۵۳
۲۲	علم اور عبادت	۱۵۹
۲۳	اہل اللہ اور ان کی صحبت و محبت	۱۶۶
۲۴	اہل بدعت	۱۷۴
۲۵	نقص	۱۷۹
۲۶	تسلیم و رضا	۱۹۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۷	مجاہدہ	۲۰۲
۲۸	صبر و تحمل	۲۱۴
۲۹	مرشد اور مرید کے فرائض	۲۲۳
۳۰	سماع اور اس کے آداب	۲۳۴
۳۱	فقر و غنا	۲۳۸
۳۲	اطمینان قلب	۲۴۴
۳۳	غرور و تکبر	۲۵۴
۳۴	کسب حلال	۲۶۰
۳۵	توبہ	۲۶۵
۳۶	عسکہ	۲۷۱
۳۷	بیوی بچوں کے ساتھ تعلقات	۲۷۹
۳۸	حسن اخلاق	۲۸۳
۳۹	موت	۲۸۹
۴۰	جواہر پارے	۲۹۵

Marfat.com

نذرِ عقیدت

محی الدین، غوث الاعظم حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں ان کے رشد و ہدایت سے منور سدا بہار گلستان کے حیات جاوداں بخشنے والے پیڑوں غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب اور فتح الربانی کے رنگا رنگ پھولوں کا گلدستہ نذر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ تمنا ہے کہ اسے شرفِ قبولیت نصیب ہو۔

اَحْقَرُ الْعِبَادْ

محمد سلطان نظامی عفی عنہ

Marfat.com

Marfat.com

تعارف

عربی زبان کے لفظ "اَلْوَلِیُّ" کے بنیادی معنی ہیں کسی کے قریب ہو جانا، یعنی اُس کا دوست، مددگار اور رفیق بن جانا، قرآن مجید کی رو سے اللہ تعالےٰ اور انسان کا تعلق رفاقت کا ہے۔ آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے تو آپ نے اس حقیقت کو آشکارا کرتے ہوئے آخری وقت فرمایا تھا۔

"بل الرفیق الاعلیٰ"

اگر انسان احکام خداوندی، جو قرآن کے اندر محفوظ ہیں، اور اسوۂ حسنۂ رسول صلعم پر عمل پیرا ہو تو اللہ تعالےٰ اس کا ولی یعنی رفیق بن جاتا ہے۔ اور اُس کے احکام کے خوشگوار نتیجے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جیسا کہ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۵۷ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ	اللہ اُن لوگوں کا رفیق (صاحبی) اور مددگار ہے جو ایمان کی راہ اختیار کرتے ہیں وہ انہیں (ہر طرح کی) تاریکیوں سے نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے

اور جب انسان اللہ تعالےٰ کے احکام کی پیروی میں تن، من، دھن سے لگ جاتا ہے۔ اور کسی اور طرف توجہ نہیں دیتا تو وہ اللہ تعالےٰ کا ولی یعنی رفیق بن جاتا ہے۔

Marfat.com

اسی لفظ ولی کی جمع اولیاء ہے، لہٰذا اولیاء اللہ کے معنی ہوئے اللہ کے رفیق جن کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کا قرآنی نظام نافذ العمل ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورہ یونس کی ۶۲ و ۶۳ آیات میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ	یاد رکھو جو اللہ کے رفیق ہیں اُن کے لیے
عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝	نہ تو کسی طرح کا خوف ہوگا، نہ کسی طرح کی غمگینی
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا	یہ وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے اور زندگی
یَتَّقُوْنَ ۝	ایسی بسر کی کہ برائیوں سے بچتے رہے۔

گویا اولیاء اللہ یعنی اللہ کے رفیقوں کی صفت یہ ہے کہ انہیں کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا، اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور قوانین پر ایمان لاتے ہیں اور برائیوں سے بچتے ہیں۔ کتنی جامع تعریف ہے اولیاء اللہ کی!

انھیں اولیاء اللہ میں سے افضل ترین حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبالؒ آپ صحیح معنوں میں محی الدین یعنی دین کو زندہ کرنے والے تھے۔ آپ اوائل عمر سے لے کر وفات تک دین خداوندی کی تبلیغ میں کوشاں رہے آپ ایران کے علاقہ گیلان کے قصبہ نیف کے باشندے تھے۔ آپ ماہ رمضان ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید ابو صالح تھا، وہ نہایت متقی اور پرہیزگار انسان تھے اور حضرت امام حسنؓ کی اولاد میں سے تھے۔ والدہ ماجدہ حضرت عبداللہؓ کی دختر نیک اختر تھیں جو امام حسینؓ کی اولاد میں سے تھیں، یوں آپ

Marfat.com

نجیب الطرفین حسنی حسینی سادات میں سے تھے۔

بچپن ہی سے آپ علم کے جویا تھے۔ جب ذرا بڑے ہوئے تو آپ کی والدہ نے حصول علم کے لیے آپ کو بغداد روانہ کیا اور بروقت رخصت نصیحت فرمائی "سچائی کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوڑنا" پھر زادِ راہ کے طور پر چالیس دینار دیئے اور آپ ایک قافلے کے ساتھ بغداد کو چل دیے۔ راہ میں قزاقوں نے قافلے پر ڈاکہ ڈالا۔ ایک قزاق نے آپ سے پوچھا: "تمہارے پاس کیا ہے؟" آپ نے جواب دیا "چالیس دینار" قزاق کو یقین نہ آیا اور وہ آپ کو اپنے سردار احمد کے پاس لے گیا جس نے پوچھا: "کہاں ہیں وہ دینار؟" آپ نے فوراً اپنی گدڑی پھاڑی اور دینار نکال کر دکھا دیئے۔ سردار بہت متاثر ہوا اور پوچھنے لگا "تم نے دینار کیوں بتا دیئے؟" آپ نے فرمایا "والدہ نے نصیحت کی تھی کہ آنحضرت صلعم کا فرمان ہے "اَلصِّدْقُ یُنْجِی وَالْکِذْبُ یُهْلِكُ (سچ بچاتا اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے) ہمیشہ یاد رکھنا۔ میں نے والدہ کا حکم ماننا ہے"

سنگدل قزاق کا دل پسیج گیا اور وہ زار و قطار رو کر کہنے لگا: "کتنا اچھا لڑکا ہے اس نے اپنی والدہ کا فرمان سنا اور اس کی تعمیل کی آہ میں کتنا ظالم ہوں کہ اپنے خالق کا حکم نہیں مانتا" یہ کہہ کر اس نے قزاقی سے توبہ کر لی اور قافلے والوں کا سارا مال لوٹا دیا۔

آپ نے بڑے شوق سے تحصیل علم کی۔ علوم ظاہری و باطنی میں بڑی ریاضت

Marfat.com

کی اور بہت جلد مشہور خلائق ہو گئے۔ آپ کے علم کی روشنی سے ہزارہا بندگان خدا کے قلوب منور ہو گئے۔

آپ نہایت متقی، پرہیزگار، صاحب سیرت و کردار اور پابند شریعت بزرگ تھے۔ عمر بھر آپ نے قرآن اور اسوہ حسنہ رسول اللہ صلعم کی تبلیغ کی۔ آپ کے درس قرآن اور مجلس وعظ میں ہزاروں لوگ شریک ہوتے اور علم و دانش کے موتیوں سے اپنے دامن بھرتے تھے۔

آپ نے ۹۱ سال کی عمر میں ۵۶۱ھ میں گیارہ ربیع الثانی بروز دوشنبہ بوقت شب بعد از نماز عشا وفات پائی۔ مرض الموت میں آپ کے صاحبزادہ عبداللہؒ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: "کچھ نصیحت فرمائیں"۔

آپ نے فرمایا "میرے فرزند تجھے لازم ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتا رہ لیکن اُس کی مخلوق سے خوفزدہ نہ ہو۔ اللہ کے سوا کسی اور سے اپنی امیدیں اور حاجات وابستہ نہ کر۔ اپنے سارے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دے اور اللہ کے سوا کسی ذات پر بھروسہ نہ کر۔ اسی سے اپنی ضروریات طلب کر"۔

سبحان اللہ! کتنی پیاری اور پاکیزہ تعلیم ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ آپ اللہ کے اولیاء یعنی ساتھیوں میں سے تھے۔ آپ نے زندگی بھر اللہ تعالےٰ کے احکام کی پابندی اور اطاعت پر زور دیا اور اسوہ حسنہ رسول مقبول صلعم کی تبلیغ کی۔ آپ نے تحریر و تقریر کے ذریعے اللہ کے دین "اسلام" کی تعلیم دی اور خود

Marfat.com

بھی اس تعلیم پر عمل کر کے دکھایا۔

مسئلہ توحید کے متعلق فرماتے ہیں: "افسوس تم زبان سے تو پرہیزگاری جتاتے ہو لیکن قلب گناہ سے لبریز ہے۔ . . . . بندہ خدا ہونے کا دعوے اور تابعداری غیر کی۔ . . . . غیر سے مرادیں مانگنے والے! تجھے ذرا بھی عقل نہیں۔ کیا کوئی ایسی چیز بھی ہے جو خداوند تعالےٰ کے خزانے میں نہیں؟"

کتنی مکمل تفسیر ہے اِیاک نعبد و ایاک نستعین کی! قابل توجہ ہے یہ ارشاد اُن لوگوں کے لیے جو اللہ کو چھوڑ کر غیروں سے مرادیں مانگتے ہیں۔

"فقر و غنا" کے بارے میں فرماتے ہیں "میرے پاس ایک خاص قسم کی غنا ہے، میں تمہارے عطیوں کا کیا کروں۔ میرے پاس نیک کمائی اور اللہ پر توکل ہے میں تمہارے ہدیوں کا منتظر نہیں ہوں، جیسے کہ منافق اور ریاکار منتظر ہے جو تم پر بھروسہ کر کے خدا کو بھلا دینے والا ہے"

ذرا بتاؤ تو کیا غوث الاعظم رح تم سے کسی ہدیے کے منتظر ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں!

اب ذرا قوالی کی غلط دھنوں پر سر دھننے والوں کے متعلق بھی آپ کا ارشاد سنیں فرماتے ہیں "قاری یا قوال سے درویش کا تقاضا کرنا مناسب نہیں کہ افضل کو چھوڑ کر ادنےٰ کو اختیار کرے۔ یعنی قرآن کی قرات چھوڑ کر شعر خوانی شروع کر دے۔ جیسا کہ اس زمانے والوں کا طریقہ بن گیا ہے"

مرشد اور مرید کے فرائض کیا ہیں۔ اور بدعت کسے کہتے ہیں؟ فرماتے ہیں!

Marfat.com

"جو شخص حضرت نبی صلعم کا اتباع نہ کرے اور شریعت کو ایک ہاتھ میں اور قرآن پاک کو دوسرے ہاتھ میں نہ پکڑے اور ان کی پیروی سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہ کرے تو وہ نہ صرف خود برباد ہوا بلکہ دوسروں کو بھی برباد کرتا ہے۔"

"پس ظاہر ہوا کہ ہر وہ عقیدہ یا عمل جس کی الہامی کتب اور شریعت میں کوئی سند نہ ہو، بدعت ہے اور اختراع نفس ہے اور اس کی پیروی عین گمراہی ہے۔ راہ راست سے روگردانی ہے حالانکہ بدعت کی ضد سنت ہے۔"

تقدیر کا مسئلہ ہم مسلمانوں میں بڑا متنازعہ فیہ مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

"تقدیر پر نہ ٹھہر۔ کیونکہ جس نے لکھا ہے وہ مٹانے پر بھی قادر ہے اور جس نے بنایا ہے توڑنے پر بھی قادر ہے۔ نادان! یہ قدرت والا کون ہے؟ تو بھولتا ہے اور نافرمانی کرتا ہے جو تجھ کو نہ بھلائے اس کو نہ بھول اور جو تجھ سے غافل نہیں اس سے غافل نہ ہو۔ بیٹا! اللہ کے علم میں اپنا علم محو کر دو۔ اس کی تدبیر میں اپنی تدبیر چھوڑ دو۔ اس کے ارادے کے ساتھ اپنا ارادہ ترک کر دو!"

ذرا سوچیئے وہ شخص کیا بن جائے گا جو اللہ کی تدبیر میں اپنی تدبیر چھوڑ دے اور اللہ کے ارادے میں اپنا ارادہ ملا دے۔ دوسرے الفاظ میں اللہ کے قوانین اور احکام کی پوری پوری پیروی اور اطاعت کرے۔ جب اس کی کوئی تدبیر اور کوئی ارادہ احکام خداوندی کے خلاف نہ ہوگا۔ جب اس کا اٹھنا بیٹھنا وغیرہ سراسر قرآن کے احکام کے مطابق بن جائے گا تو وہ شخص خود اللہ کی تقدیر بن جائے گا۔

Marfat.com

تو مسلماں ہو تدبیر ہے تقدیر تیری (اقبال)

جب انسان سرتاپا رضائے الٰہی کا طالب ہو جائے اور اس کے احکام سے سرمو تجاوز نہ کرنے تو پھر وہ تقدیر کا شکوہ نہیں کر سکتا ؎

عبث ہے شکوۂ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے (اقبال)

آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غوث الاعظمؒ کے مندرجہ بالا ارشادات عالیہ پر غور کریں اور پھر اُن حضرات کے اعمال کو دیکھیں جو آپ کی پیروی کا دعوے کرتے ہیں تو آپ کو حیرت ہوگی، کہ وہ کیا ارشاد فرماتے ہیں اور یہ کیا کرتے ہیں۔

ضرورت تھی کہ آپ کی صحیح تعلیم سے عوام کو روشناس کرایا جائے۔ اسی لیے ہم نے آپ کی گراں قدر تصانیف غنیۃ الطالبین۔ فتوح الغیب اور فتح الربانی میں سے آپ کے خطبات عالیہ کے اقتباسات منتخب کر کے انھیں مختلف عنوانات کے تحت مرتب کر دیا تاکہ متلاشیانِ حق حقیقت سے آگاہ ہوں اور آپ کی صحیح تعلیم سے واقف ہو کر راہ حق سے نہ بھٹکیں۔

اولیائے کرام کے انھیں خطبات، ارشادات اور فرمودات نے اکثر انسانی زندگیوں میں زبردست انقلابات پیدا کر دیئے ہیں۔ کئی گم گشتہ انسانوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیا ہے۔ کئی بھولے بھٹکوں کے قلوب کی اصلاح کر دی ہے

ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس محنت کو شرف قبولیت بخشے گا۔

احقر
محمد سلطان نظامی عفی عنہ

Marfat.com

Marfat.com

فہرست حوالہ جات

غلطی سے حوالہ جات کتب رہ گئے تھے۔ اس لئے ان کی فہرست علیحدہ طبع کرا دی گئی ہے تاکہ حوالہ جات تلاش کرنے میں آسانی ہے کالم ۲ میں جو ہندسے درج ہیں وہ کتاب "ملفوظات غوث اعظم" کے صفحہ نمبر ہیں اور جو عبارت ہے وہ پیراجات ہیں :۔

فہرست حوالہ جات

نام کتاب حضرت غوث اعظم	صفحہ اور پیرہ نمبر ملفوظات حضرت غوث اعظم رضؓ
فتح الربانی مجلس ۱	۳۳ دوسرا ۴ تا ۷ ۔ ۲۰ تیسرا ۴ ۶۴ تیسرا ۴ ۱۰۱ آخری ۴ ۱۰۳ پہلا ۴ ۱۰۷ پہلا ۔ دوسرا ۴ ۱۴۰ تیسرا ۴ ۱۴۱ پہلا ۔ دوسرا ۴ ۱۶۳ چوتھا ۴ ۱۶۸ دوسرا ۴ ۱۸۴ پہلا ۔ دوسرا ۴ ۱۸۵ پہلا ۴ ۲۱۶ دوسرا ۴ ۲۳۹ پہلا ۴ ۲۴۷ پہلا ۔
" " مجلس ۲	۱۴۵ پہلا ۴ ۱۶۹ پہلا ۴ ۲۱۷ پہلا ۴ ۲۳۷ پہلا
" " مجلس ۳	۲۳۹ دوسرا ۴ ۲۵۴ دوسرا ۴ ۲۷۷ پہلا ۔
" " مجلس ۴	۹۲ آخری ۴ ۱۰۸ آخری ۴ ۱۴۱ تیسرا ۴ ۱۴۲ پہلا دوسرا ۴ ۱۶۹ دوسرا ۴ ۱۷۰ ۴ ۱۷۱ ۴ ۲۶۱ دوسرا ۔
" " مجلس ۴	۱۲۱ دوسرا ۴ ۱۳۰ دوسرا ۴ ۱۳۱ پہلا ۴ ۱۷۲ پہلا ۴ ۱۹۶ دوسرا ۴ ۲۴۶ دوسرا ۴ ۲۶۷ پہلا دوسرا ۴ ۲۸۶ پہلا ۴ ۲۹۱ دوسرا ۴ ۲۹۲ پہلا ۔

Marfat.com

نام کتاب حضرت غوث اعظمؒ	صفحہ اور پارہ نمبر ملفوظات حضرت غوث اعظمؒ
فتح الربانی مجلس ۵	۱ پہلا، ۱۶۲ تیسرا، ۱۶۲ پہلا، ۱۶۳ دوسرا، ۲۵۵ دوسرا ۔
〃 〃 مجلس ۶	۲۱ پہلا۔ تیسرا، ۸۰ پہلا، ۱۳۱ دوسرا ۔ ۱۴۳ دوسرا، ۱۴۷ پہلا، ۱۶۲ تیسرا، ۱۷۳ پہلا ۱۸۵ پہلا ۔
〃 〃 مجلس ۷	۶۴ دوسرا، ۶۴ آخری، ۹۳ پہلا دوسرا ۲۲۵ پہلا، ۲۲۶ سارا صفحہ ۔
〃 〃 مجلس ۸	۸۱ پہلا، ۱۰۹ پہلا، دوسرا ۔
〃 〃 مجلس ۹	۱۴۲ تیسرا، ۲۲۷ پہلا، ۲۶۷ تیسرا ۔
〃 〃 مجلس ۱۰	۵۶ آخری، ۶۱ پہلا، ۸۱ دوسرا، ۱۰۲ دوسرا، ۱۴۸ پہلا، ۱۶۳ دوسرا، تیسرا، ۱۷۳ دوسرا، ۲۵۲ دوسرا، ۲۶۸ پہلا ۔
〃 〃 مجلس ۱۱	۵۷ تمام صفحہ، ۶۹ دوسری سطر آخری لفظ سے، ۸۱ تیسرا، ۸۲ پہلا، ۱۰۹ آخری، ۱۱۰ تمام صفحہ، ۱۴۳ پہلا، ۱۸۶ پہلا، ۲۵۶ دوسرا ۔
〃 〃 مجلس ۱۲	۸۲ دوسرا ۔
〃 〃 مجلس ۱۳	۲۴۶ پہلا ۔ دوسرا ۔
〃 〃 مجلس ۱۵	۶۶ دوسرا ۔
〃 〃 مجلس ۱۹	۱۹۱ پہلا ۔
〃 〃 مجلس ۲۰	۹ پہلا ۔ دوسرا ۔
〃 〃 مجلس ۲۲	۱۳۹ تیسرا ۔
〃 〃 مجلس ۲۳	۲۴۴ پہلا، ۲۴۵ پہلا ۔ دوسرا، ۲۶۵ تیسرا،

Marfat.com

نام کتاب حضرت غوث اعظم رضؓ	صفحہ اور پیرہ نمبر ملفوظات حضرت غوث اعظم رضؓ
فتح الربانی مجلس نمبر ۲۴	۸ پہلا دوسرا ۸۳ پہلا ۱۰۳ دوسرا ۱۳۳ پہلا، ۱۴۳ دوسرا ۱۴۹ پہلا، ۲۲۷ دوسرا ۔
// // مجلس نمبر ۲۵	۲۲۸ پہلا دوسرا، ۲۶۸ دوسرا ۔
// // مجلس نمبر ۲۶	۱۵۴ دوسرا، ۱۵۵ پہلا، ۲۱۷ دوسرا، ۲۴۰ پہلا ۲۶۹ پہلا۔ دوسرا ۔
// // مجلس نمبر ۲۷	۸۳ دوسرا، ۱۲۳ پہلا، ۲۴۰ دوسرا تیسرا، ۲۴۸ دوسرا ۔
// // مجلس نمبر ۲۸	آخری ۱۶۲، ۱۶۳ تمام صفحہ، ۸۲ تیسرا، ۱۰۴ پہلا، ۱۸۶ دوسرا، ۲۴۱ تمام صفحہ، ۲۶۱ تیسرا، ۲۶۲ پہلا،
// // مجلس نمبر ۲۹	۲۸ پہلا، ۶۴ پہلا، ۸۴ پہلا، ۱۲۳ دوسرا، ۱۳۳ دوسرا، ۱۴۴ پہلا۔ دوسرا، ۱۴۹ دوسرا، ۱۶۴ پہلا۔ دوسرا، ۲۴۵ تیسرا، ۲۴۸ تیسرا، ۲۵۶ تیسرا، ۲۶۲ دوسرا، ۲۶۳ پہلا۔ دوسرا ۲۶۹ تیسرا، ۲۷۰ پہلا ۔
// // مجلس نمبر ۳۰	۱۶۴ تیسرا، ۱۶۵ پہلا، ۲۵۷ پہلا ۔
// // مجلس نمبر ۳۱	۲۹ پہلا، ۱۸۶ تیسرا، ۱۹۷ پہلا ۔
// // مجلس نمبر ۳۲	۱۴۱ دوسرا، ۱۸۷ پہلا ۔
// // مجلس نمبر ۳۳	۱۱۱ پہلا، ۲۴۲ تمام صفحہ ۔
// // مجلس نمبر ۳۴	۹۴ پہلا، ۱۳۴ تیسرا، ۲۵۰ دوسرا، ۲۵۷ تیسرا ۔
// // مجلس نمبر ۳۶	۲۰ دوسرا، ۴۲ پہلا۔ دوسرا، ۹۴ دوسرا، ۱۴۴ تیسرا ۔
// // مجلس نمبر ۳۷	۱۸۷ دوسرا۔ تیسرا، ۲۱۷ تیسرا، ۲۱۸ پہلا ۔ ۴۲ تیسرا، ۸۵ پہلا۔ دوسرا، ۱۵۹ پہلا۔ دوسرا

Marfat.com

نام کتاب حضرت غوث اعظم رضؓ	صفحہ اور پیرہ نمبر ملفوظات حضرت غوث اعظم رضؓ
فتح الربانی مجلس نمبر ۳۷	۱۶۰ پہلا، ۲۰۶ دوسرا، ۲۰۷-۲۰۸ تمام صفحہ۔
	۲۵۸ پہلا۔ دوسرا، ۲۹۳ تیسرا۔
" " مجلس نمبر ۳۸	۴۳ پہلا، ۴۴ پہلا، ۵۰ دوسرا۔ تیسرا، ۶۷ دوسرا
	۱۴۶ پہلا۔ دوسرا، ۲۱۸ دوسرا۔
" " مجلس نمبر ۳۹	۱۱۲ پہلا۔ دوسرا، ۱۱۳ پہلا، دوسرا، ۱۵ پہلا،
	۲۲۹ پہلا۔
" " مجلس نمبر ۴۰	۱۲۶ دوسرا، ۱۲۷ پہلا، ۱۳۳ تیسرا، ۱۳۴ پہلا۔ دوسرا
	۱۳۵ پہلا۔ دوسرا، ۲۱۹ پہلا۔
" " مجلس نمبر ۴۱	۲۷۷ دوسرا، ۲۷۸ پہلا۔ دوسرا۔
" " مجلس نمبر ۴۲	۹۴ دوسرا۔ تیسرا، ۹۵ پہلا۔ دوسرا، ۱۱۳ آخری
	۱۴۰ دوسرا، ۲۲۰ پہلا، دوسرا، ۲۷۸ تیسرا،
	۲۹۴ آخری، ۲۹۵ پہلا۔
" " مجلس نمبر ۴۳	۵۱ پہلا، ۱۳۵ تیسرا، ۱۳۶ پہلا۔ دوسرا، ۱۷۹
	پہلا، ۱۸۰ پہلا۔ دوسرا، ۱۸۱ پہلا، ۲۰۹ تمام صفحہ
	۲۱۰ پہلا، ۲۲۰ تیسرا، ۲۷۱ پہلا۔ دوسرا، ۲۷۹ پہلا
" " مجلس نمبر ۴۴	۱۱۴ پہلا، ۲۴۳ آخری سطر، ۲۵۸ تیسرا، ۲۷۴ پہلا
" " مجلس نمبر ۴۵	۳۰ پہلا، ۱۹۵ آخری، ۹۶ تمام صفحہ، ۱۱۵ پہلا۔ دوسرا
	۱۹۷ دوسرا، ۲۶۵ پہلا، ۲۸۷ دوسرا، ۲۹۵ دوسرا
" " مجلس نمبر ۴۶	۱۲ پہلا، ۱۴۰ پہلا، ۲۶۰ دوسرا، ۲۶۴ دوسرا
" " مجلس نمبر ۴۷	۱۰ پہلا دوسرا، ۱۱-۱۲ تمام صفحہ،
" " مجلس نمبر ۴۸	۴۴ دوسرا، ۵۲ پہلا، ۱۲۱ پہلا، ۱۸۸ پہلا
	۲۷۲ پہلا

Marfat.com

نام کتاب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	صفحہ اور پیرہ نمبر ملفوظات حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ
فتح الربانی مجلس ۴۹	۳۶ دوسرا، ۳۷ پہلا ۵۲ دوسرا، ۶۱ دوسرا، ۱۱۶ پہلا، ۱۲۳ تیسرا، ۱۵۵ دوسرا، ۱۸۸ دوسرا تیسرا - ۱۸۹ پہلا ۱۹۸ پہلا - دوسرا، ۲۱۰ دوسرا، ۲۵۱ پہلا - دوسرا، ۲۷۲ دوسرا
// // مجلس ۵۰	۲۰ پہلا، ۵۹ آخری، ۱۳۷ پہلا، ۱۳۸ دوسرا، ۱۳۹ پہلا - دوسرا، ۱۹۰ تیسرا، ۲۵۱ تیسرا، ۲۸۸ پہلا
// // مجلس ۵۱	۳۰ دوسرا، ۳۱ پہلا، ۱۳۷ دوسرا، ۱۵۱ پہلا - دوسرا ۱۵۶ پہلا - دوسرا، ۱۵۷ پہلا، ۱۹۷ آخری، ۱۸۹ دوسرا - تیسرا، ۱۹۹ پہلا - دوسرا، ۲۰۰ پہلا، ۲۱۰ تیسرا، ۲۵۲ پہلا، ۲۵۹ پہلا، ۲۸۸ دوسرا
// // مجلس ۵۲	۳۱ دوسرا، ۱۱۹ تیسرا، ۱۵۱ نویں سطر سے، ۲۰۰ دوسرا، ۲۱۱ پہلا، ۲۵۲ دوسرا *
// // مجلس ۵۳	۱۲۴ پہلا - دوسرا، ۲۰۶ پہلا *
// // مجلس ۵۴	۶۱ تیسرا، ۸۶ آخری، ۸۷ پہلا، ۹۰ تیسرا، ۹۱ تمام صفحہ، ۱۵۷ دوسرا، ۱۹۰ پہلا، ۲۵۳ پہلا
// // مجلس ۵۵	۲۲ پہلا، ۵۲ تیسرا، ۹۰ دوسرا، ۱۲۵ تیسرا، ۱۲۸ پہلا، ۲۰۰ تیسرا، ۲۰۱ پہلا، ۲۳۸ پہلا، ۲۸۹ پہلا *
// // مجلس ۵۶	۳۲ دوسرا، ۳۳ پہلا - دوسرا، ۱۸۱ دوسرا، ۲۰۱ دوسرا، ۲۵۹ دوسرا، ۲۶۰ پہلا، ۲۶۵ دوسرا، ۲۶۶ پہلا *
// // مجلس ۵۷	۸۱ دوسرا، ۱۱۶ دوسرا، ۱۱۷ پہلا، ۱۴۰ پہلا، ۱۲۴ تیسرا

Marfat.com

نام کتاب بغوث اعظم	صفحہ اور پیرہ نمبر صفحہ فلاں غوث اعظم	نام کتاب غوث اعظم	صفحہ اور پیرہ نمبر صفحہ فلاں غوث اعظم
فتح الربانی مجلس ۵	۲۲۱ پہلا۔ دوسرا	فتوح الغیب	۱۳ دوسرا، ۱۴
" " ۵۹	۳۳ پہلا، ۸۸ پہلا	مقالہ ۶۹	تمام صفحہ ۔
	۱۳۷ تیسرا ۔	" " ۶۲	۱۵ پہلا۔ دوسرا، ۱۶ پہلا
" " ۶۰	۵۸ پہلا، ۱۵۷ تیسرا،	" " ۷۷	۲۶ دوسرا، ۲۷ تمام صفحہ
	۲۱۱ دوسرا، ۲۱۲	" " ۴۳	۳۱ پہلا ۔
	پہلا، ۲۲۲ تمام صفحہ	" " ۴۶	۳۱ دوسرا، ۴۰ تمام صفحہ پہلا
	۲۴۹ تمام صفحہ ۔	" " ۱۶	۴۷ تا ۵۰،
" " ۶۱	۲۲ پہلا، ۳۴ دوسرا	" " ۶۳	۵۲ پہلا،
	۵۰ پہلا، ۶۷ پہلا،	" " ۳۲	۵۳ دوسرا، ۵۴ تمام صفحہ
	۸۲ تیسرا، ۸۸ آخری		۲۸۳ پہلا ۔
	۸۹ تمام صفحہ، ۹۰ پہلا	" " ۵۸	۵۵ پہلا،
	۱۰۳ پہلا، ۱۱۹ دوسرا	" " ۶۰	۶۵ پہلا، ۶۶ پہلا،
	۱۲۰ دوسرا، ۱۲۵ پہلا	" " ۲۵	۷۷، ۷۸،
	دوسرا، ۱۲۶ پہلا،	" " ۱۹	۷۹ تمام صفحہ،
	۱۳۲ پہلا، ۱۴۸ ۔	" " ۴۷	۹۹ پہلا، ۱۰۱ پہلا،
	دوسرا، ۱۵۸ پہلا	" " ۷	۹۹ دوسرا، ۱۰۰ تمام صفحہ
	دوسرا، ۱۷۳ سطر	" " ۱	۱۰۴ دوسرا ۔
	۱۴ بیس اولیاء سے	" " ۶۱	۱۰۵ پہلا۔ دوسرا۔
	۱۹۰ پہلا، ۲۰۲ پہلا		۱۰۶ پہلا۔ دوسرا
	۲۱۲ دوسرا، ۲۱۳	" " ۲۱	۱۲۲ پہلا ۔
	تمام صفحہ، ۲۴۸	" " ۲۷	۱۲۷ دوسرا۔ تیسرا،
	پہلا، ۲۷۰ دوسرا،	" " ۳۹	۱۲۸ تا ۱۳۰ ۔
" " ۶۲	۳۵ آخری، ۱۷۳ تیسرا	" " ۳۴	۱۶۰ دوسرا، ۱۶۱ تمام صفحہ

Marfat.com

نام کتاب غنیۃ الطالبین	صفحہ اور پیرہ نمبر ملفوظات غوث اعظم	نام کتاب غنیۃ الطالبین	صفحہ اور پیرہ نمبر ملفوظات غوث اعظم
فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۳	۱۶۶ پہلا،	غنیۃ الطالبین باب "مخلوق سے سوال کرنا"	۳۷ دوسرا،
" " نمبر ۳۴	۱۹۳ پہلا، ۱۹۴		۴۸ پہلا —
	سارا صفحہ،	" باب	۴۸ پہلا دوسرا
" " نمبر ۵۳	۱۹۵ پہلا، دوسرا	"توکل علی اللہ"	۴۶ تمام صفحہ،
	۱۹۶ پہلا،	" باب	۶۹ آخری،
" " نمبر ۷۸	۲۰۵ آخری،	"امت محمدیہ	۷۰ تا ۷۶،
" " نمبر ۳۳	۲۱۴ تا ۲۱۶ پہلا	کی فضیلت"	
" " نمبر ۲۹	۲۱۶ دوسرا،	" باب "صدق"	۹۷ - ۹۸
" " نمبر ۱۱۰	۲۲۴ تا ۲۲۵	" باب	۱۵۲ تمام صفحہ،
" " نمبر ۷۵	۲۳۲، ۲۳۳	"دعا"	۱۷۴: پہلا،
" " نمبر ۷۶	۲۵۴ پہلا	" باب	۱۷۴ تا ۱۷۸
	۲۵۵ پہلا،	"دعوت محمدیہ	"
" " نمبر ۱۵	۲۷۵ پہلا)	کی فضیلت"	
	۲۷۶ تمام صفحہ	" باب	۱۹۱ دوسرا،
" " نمبر ۱۲	۲۸۲ پہلا،	"رضا"	۱۹۲ تمام صفحہ
" " نمبر ۷۶	۲۸۵ آخری	" باب	۲۰۲ دوسرا،
	۲۸۶ تمام صفحہ	"مجاہدہ"	۲۰۲ تا ۲۰۵
" " نمبر ۴۹	۲۹۰ تیسرا۔	" باب	
	۲۹۱ پہلا،	"آداب سماع"	۲۳۰ تا ۲۳۷
غنیۃ الطالبین	۳۳ دوسرا،	" باب "شکر"	۲۷۳ تا ۲۷۵
باب آداب	۷۴ پہلا،	" باب "بدعتی	۲۷۹ دوسرا۔
متفرقہ	۲۵ تمام صفحہ ۲۶ پہلا	بدعتی کے تعلقات"	۲۸۰ تا ۲۸۲

Marfat.com

نام کتاب غوث اعظم رض	صفحہ اور پیرہ ملفوظات غوث	نام کتاب غوث اعظم	صفحہ اور پیرہ ملفوظات غوث
تحفۃ الطالبین	۲۸۳ دوسرا	ارشاد المحبوب	
باب فی حسن اخلاق	۲۸۴-۲۸۵	سبحانی۔ صفحہ ۹	۱۱۱ دوسرا
ارشاد المحبوب سبحانی		// // ۳۶ //	۱۱۷ دوسرا، ۱۵۲
صفحہ ۱۵	۱۶ دوسرا		پہلا، ۲۴۳ تیسرا
// // // ۲۴	۱۷ پہلا، دوسرا تیسرا	// // ۵۰۶ //	۱۱۸ پہلا
	۱۱۹ پہلا	// // ۹۰ //	۱۱۸ دوسرا
		// // ۶۴ //	۱۱۸ تیسرا
// // // ۳۵	۱۸ پہلا	// // ۳۳ //	۱۵۱ آخری
	۲۸۹ دوسرا	// // ۷ //	۱۸۲ پہلا۔ دوسرا
	۲۹۰ پہلا		۱۸۳ پہلا
// // // ۴۰	۱۸ دوسرا	// // ۵۸۷ //	۲۲۹ دوسرا
// // // ۴۹	۱۸ تیسرا		۲۳۰ پہلا
// // // ۵۰	۱۸ چوتھا		
// // // ۵۱	۱۹ پہلا	// // ۱۲۱ //	۲۳۰ دوسرا
// // // ۱۳۴	۲۲ دوسرا	// // ۱۲۲ //	۲۳۱ آخری
// // // ۱۰۰	۲۳ پہلا	// // ۱۳۷ //	۲۴۳ پہلا
// // // ۱۸	۲۹ دوسرا	// // ۱ //	۲۵۰ پہلا
// // // ۱۳۰	۳۵ پہلا	// // ۱۰۲ //	۲۵۷ دوسرا
// // // ۴۴	۳۶ پہلا۔	// // ۳۹ //	۲۶۱ پہلا
// // // ۶۲	۵۸ دوسرا	// // ۳۸ //	۲۹ دوسرا
// // // ۸۴	۶۰ تمام صفحہ	// // ۱۲۳ //	۲۹۲ دوسرا
// // // ۱۳۸	۱۰۶ آخری ۱۶۸ پہلا، ۲۴۳ دوسرا	// // ۱۱۸ //	۲۹۲ تیسرا
		// // ۱۱ //	۲۹۳ پہلا۔ دوسرا

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

توحید

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔
بیٹا! اللہ کی بندگی کہاں۔ اخلاص سے بندگی وعبادت کرو۔ اعمال میں کفایت شعار بنو۔ تم اپنے آقا سے بھاگے ہوئے غلام ہو۔ اس کی طرف لوٹ چلو۔ اسی کی تابعداری اختیار کرو اور اس کے احکام کی پیروی کرو۔ جس فعل سے منع کیا ہے اس سے رک جاؤ۔ اس کی قضا پر صبر اور موافقت کرو۔ جب یہ صفات تم میں پیدا ہو جائیں گی۔ اس وقت تمہاری عبادت اپنے خالق کے واسطے کامل ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر انعام ہوگا۔ خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ؕ (الزمر: ۳۶)

Marfat.com

(کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟)

جب تمہاری عبادت میں اخلاص پیدا ہوگا تو وہ تم سے پیار کرے گا۔ اس کی محبت تمہارے قلب میں شدت سے پیدا ہوگی۔ تمہارا انس اس سے بڑھے گا اور اس کی محبت اور پیار بغیر کسی محنت کے تمہیں نصیب ہوں گے۔ اس کے غیر کی محبت سے تم نفرت کرو گے اور ہر حال میں تم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہو گے۔ اگر زمین کو باوجود فراخ ہونے کے وہ تم پر تنگ کر دے اور دروازوں کو باوجود کشائش کے بند کر دے تو تمہیں اس سے کسی قسم کی شکایت نہ ہوگی اور نہ غیر کے دروازے کی طرف رجوع کرو گے۔ اور نہ ہی غیر کا کھانا کھاؤ گے۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نسبت ہو جائیگی جن کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ ۔ (القصص: ۱۲)

(اور ہم نے پہلے ہی سے دایہ کا دودھ ان پر حرام کر دیا)

ہمارا خالق ہر چیز کو دیکھنے والا۔ ہر جگہ موجود۔ ہر کسی کا نگہبان اور سب سے قریب تر ہے۔ اس سے تم کسی حالت میں بھی مستغنی نہیں ہو سکتے۔ معرفت کے بعد انکار مشکل ہے کیونکہ پہچاننے کے بعد انجان بنا حماقت ہے۔

Marfat.com

تجھ پر افسوس! خالق کو پہچانتا ہے اور منہ پھیر کر انکار کرتا ہے
اس سے روگردانی مت اختیار کر ورنہ ہر طرح کی خیر سے محروم رہے گا۔
اُس کے ساتھ صبر کر اور غیر کی طرف رجوع نہ کر۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ جس
نے صبر کیا فاور بنا۔ یہ عقل کیا چیز ہے؟ اور یہ جلد بازی کیا چیز ہے؟
اللہ تعالیٰ جلشانہٗ ارشاد فرماتا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَ
اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (آل عمران : ۱۹۹)

(اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر کی تعلیم دو اور ربط پیدا کرو اور
اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ)

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے امور تقدیری کے نزول کے وقت روگردانی
کرنا دین۔ توحید۔ توکل اور اخلاص کو ضائع کرنا ہے۔ ایماندار کا
دل تقدیری حادثوں میں کسی قسم کی چون وچرا نہیں کرتا بلکہ آزمائش
رہائی کے وقت ہر ممکن کوشش سے نفس سرکش کی مخالفت اور
سرکوبی کے درپے رہتا ہے۔ کیونکہ نفسانی خواہشات شرارت در
شرارت ہیں۔ جب تم بذریعہ مجاہدہ اطمینان حاصل کرلو گے تو
تمام خواہشات نفسانی نیکیوں کا ذخیرہ ہو جائیں گی اور نفس
ترک گناہ میں ہر طرح سے تمہاری موافقت کرے گا۔ اس مقام

Marfat.com

کے حصول کے وقت بارگاہ ایزدی سے ارشاد ہوگا۔

یٰاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ (الفجر ۲۸)

(اے اطمینان والی روح اپنے رب کی طرف رجوع کر۔ اس حال میں کہ رب سے راضی ہے نزولِ رحمت و مغفرت کے باعث اور تیرا رب تجھ سے راضی ہے تیری اطاعت اور فرمانبرداری کے باعث)

اس مقام پر نفس مطمئنہ کے واسطے نسبت کامل ہمارے روحانی باپ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ صحیح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے سب طرح کی خواہشات کو ترک کرکے اپنی ہستی سے ہاتھ دھویا۔ قلب کو تسکین نصیب ہوئی اور مقام رضا میں سرِ تسلیم خم کر دیا۔ ہر قسم کی مخلوقات نے حاضر ہو کر آپ کے سامنے اپنی خدمات پیش کیں مگر آپ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری کسی قسم کی بھی مدد کی ضرورت نہیں (حاضرین نے عرض کی کہ اگر ہماری امداد نہیں چاہتے تو اللہ ہی سے مدد مانگیں) آپ نے جواب دیا کہ میرے حال کا اُس کو خوب علم ہے ایسی بارگاہ میں سوال کی کیا ضرورت ہے۔

Marfat.com

ادھر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا مقام توکل و تسلیم و رضا کامل ہوا اُدھر ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ (الانبیاء)

(ہم نے حکم دیا کہ اے آگ ابراہیم پر سرد اور سلامتی والی ہو جا)

اے قوم! اللہ ہی کے ہو رہو جیسے کہ نیک بندے اُسی کے ہو رہے ہیں تاکہ تم پر بھی وہی انعام ہو جو اُن پر ہوا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تم پر راضی ہو تو عبادت میں لگے رہو اور مصیبت میں صبر کرو اُس کی رضا میں راضی رہو امور الٰہی میں اپنے اور غیر کی بابت دخل مت دو۔

اللہ تعالیٰ جلشانہ، نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے۔

يَا ابْنَ آدَمَ خَيْرِي إِلَيْكَ نَازِلٌ وَشَرُّكَ إِلَيَّ صَاعِدٌ

(اے فرزند آدم میری طرف سے تجھ پر خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اور تیری طرف سے بُرائی آتی ہے)

جب تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور اسی کے لئے نیک عمل کرتے ہو! غیر کے لئے نہیں اور اسی سے خوف کھاتے ہو، غیر سے نہیں تو یاد رکھو تمہیں تصرفات الٰہی میں کسی قسم کی بھی چون وچرا نہ کرنی چاہیئے یہ مقام اصلاح قلب سے حاصل ہوتا ہے۔ زبانی گفتگو سے نہیں

Marfat.com

یہ مقام وحدت میں ہے کثرت میں نہیں دلگردل کو یکسوئی نہیں تو وحدت کثرت ہے اور اگر دل ماسوی اللہ خالی ہے تو کثرت وحدت ہے) افسوس توحید گھر کے دروازے پر اور شرک گھر کے اندر۔ بس یہی تو نفاق ہے۔

افسوس تم زبان سے تو پرہیز گاری جتاتے ہو لیکن قلب گناہ سے لبریز ہے۔ زبانی تو شکریہ ادا کرتے ہو مگر دل ناشکر گزار ہے۔ بندۂ خدا ہونے کا دعویٰ اور تابعداری غیر کی۔ اگر تم سچے بندے ہو تو اللہ ہی کے لئے دوستی اور دشمنی رکھو اللہ والو! تقدیر کے موافق ہو جاؤ۔ یہ ارشاد عبدالقادرؒ کا ہے جو تقدیر کی موافقت میں کوشش کرنے والا ہے۔ قبول کرو۔ تقدیر کی موافقت ہی نے مجھے قادر تک پہنچا دیا ہے۔ آؤ کہ تم اور ہم تقدیر اور امر الٰہی کے سامنے جھک پڑیں۔ ظاہر اور باطن ہر دو حال میں سر تسلیم خم کر کے شہسوار قدر کی رکاب کے ساتھ ساتھ چل پڑیں کیونکہ وہ شاہی قاصد ہے۔

غیر سے مرادیں مانگنے والے! تجھے ذرا بھی عقل نہیں کیا کوئی ایسی چیز بھی ہے جو خداوند تعالیٰ کے خزانے میں نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

Marfat.com

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ (الحجر:۲۱)
(ہمارے پاس ہر ایک چیز کے بہت خزانے ہیں)

بیٹا! تقدیر کے پرنالے کے نیچے صبر کا تکیہ لگا کر راضی برضا کا ہار پہن اور کشائش کے انتظار میں عبادت گذار بن کر میٹھی نیند سو جاؤ۔ جب تم ایسا کرو گے تقدیر کا مالک اپنے فضل اور احسان سے تم پر ایسی نعمتیں نازل کرے گا۔ جن کی تم اچھی طرح طلب اور تمنا بھی نہ کر سکتے تھے۔

اللہ والو! اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر شکریہ ادا کرو اور خاص اُسی کی عنایت فرمائی ہوئی سمجھو کیونکہ وہ ارشاد فرماتا ہے

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (النحل:۵۴)
(جس قدر بھی انعامات تمہیں پہنچ رہے ہیں سب اللہ ہی کی طرف سے ہیں) اسکی نعمتوں میں عیش کرنیوالو! شکریہ کہاں ہے، غافل! نعمتیں اللہ عطا کرتا ہے اور تم غیر سے سمجھتے ہو اور پھر جو نعمتیں ابھی میسر نہیں آئیں ان کے منتظر ہو۔ حالانکہ تم انعامات کے باوجود اُس کی نافرمانی پر کمر باندھے ہوئے ہو۔

چھوٹے! تو نعمت کی حالت میں اللہ سے محبت رکھتا ہے اور جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس طرح بھاگتا ہے گویا کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے تجھے واسطہ ہی نہیں۔ بندے کا اخلاص آزمائش و ابتلا کے وقت ہی ظاہر ہوتا ہے جب خداوند تعالیٰ کی طرف سے آزمائش آئے اور تم ثابت قدم رہے تو تم حقیقی معنوں میں محب ہو لیکن اگر ڈگمگا گئے تو تمہارے تمام اعمال اکارت جائیں گے اور ساتھ ہی تمہارا فریب بھی ظاہر ہو جائے گا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَطَاعَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ ذَکَرَہٗ وَاِنْ قَلَّتْ صَلٰوتُہٗ وَصِیَامُہٗ وَقِرَاءَتُہُ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ عَصَاہُ فَقَدْ نَسِیَہٗ وَاِنْ کَثُرَتْ صَلَاتُہٗ وَصِیَامُہٗ وَقِرَاءَتُہُ الْقُرْاٰنَ

(جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی بس تحقیق اس کا ذکر کیا۔ اگرچہ اُس کی نماز اور روزہ اور تلاوتِ قرآن کم ہو۔ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی پس تحقیق اُس کو بھلا دیا۔ اگرچہ اُس کی نماز اور روزہ اور تلاوتِ قرآن بکثرت ہو)

بیٹا! اللہ کی محبت اور غیر کی محبت ایک دل میں یکجا نہیں ہو سکتیں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

Marfat.com

مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَیْنِ فِی جَوْفِہٖ (الاحزاب ۴)
(کسی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل پیدا نہیں کئے)

دنیا اور آخرت جمع نہیں ہو سکتے۔ خالق اور مخلوق کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ فانی چیزوں کو ترک کرو تاکہ باقی رہنے والی تمہیں مل جائے۔

مخلوق کے فقیر! خلقت کے مشرک! موت کے آنے سے خوف کھا۔ کیا تو چاہتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ تو اسی حالت میں رہے جس پر تو اب ہے اور اللہ تعالیٰ تیری روح کیلئے اپنا دروازہ کھولے اور نہ ہی تیری طرف نظر رحمت ڈالے کیونکہ اللہ تعالیٰ مشرک سے جو غیر پر بھروسہ کرنے والا ہو نہایت غضبناک ہے تمہیں لازم ہے کہ پہلے نفس سے پھر خلق سے پھر دنیا سے پھر آخرت سے۔ پھر ماسوائی اللہ سے خلوت کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ مالک کے ساتھ خلوت ہو تو اپنے وجود اور اپنی تدبیر اور اپنی نفسانی خواہشات کو دور کرو۔

تجھ پر افسوس! تم عبادت گاہ میں اور دل لوگوں کے گھروں میں اور ان کے ہدیوں کا منتظر۔ تم نے اپنی عمر ضائع کی اور فضول زندگی گزاری۔ اپنے نفس کو کسی چیز کا اہل نہ سمجھ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اہل نہ بنا دے اور اگر اللہ تمہیں اس کا اہل نہ بنائے تو تم اور خلقت اسے اپنے آپ حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اگر تم سے کسی امر کا

Marfat.com

ارادہ کرے تو تمہارے لئے سامان کر دیتا ہے اگر تمہارا باطن صحیح اور ماسوی اللہ سے خالی نہ ہو تو صرف خلوت تمہیں نفع نہیں دے سکتی۔ تیرے اخلاص کی یہ علامت ہے کہ تو مخلوق کی تعریف اور برائی کی طرف متوجہ نہ ہو اور ان کے ہاتھوں کی چیز کو نہ دیکھے۔ بلکہ خاص ربوبیت کا حق ادا کرے نعمت کے لئے نہیں نعمت دینے والے کے لئے عمل کرے۔ ملک کے واسطے نہیں بلکہ مالک کے لئے۔ باطل کے واسطے نہیں بلکہ حق کے لئے۔ مخلوق کے پاس پوست اور خالق کے پاس مغز ہے جب اللہ میں تیرا صدق اور اخلاص صحیح ہوا اور ہمیشہ اس کے سامنے کھڑا ہوا تو تجھے اس مغز کے روغن سے کھانا عنایت فرمائے گا اور تجھے مغز در مغز اور باطن در باطن اور راز در راز سے مطلع فرمائے گا۔ اب تو ہر ایک چیز سے برہنہ ہو جائے گا۔ برہنگی دل کے لئے ہے جسم کے لئے نہیں۔ زہد قلب کے لئے ہے قالب کے لئے نہیں اعراض باطن کا ہے ظاہر کا نہیں۔ باطنوں پر نظر ہے جسموں پر نہیں نظر حق پر ہے مخلوق پر نہیں توحید کا دائرہ یہ ہے کہ خالق کے ساتھ رہے مخلوق کے ساتھ نہیں۔ تمہاری نگاہ میں دنیا اور آخرت کی نفی ہو جائے۔ نہ دنیا رہے نہ آخرت اور نہ کوئی شے اللہ کے سوا۔ ریاکار! تجھ پر افسوس! اللہ کو دھوکا نہ دے۔ عمل کر کے ظاہر کرتا

Marfat.com

ہے کہ اللہ کے لئے ہے حالانکہ تُو وہ مخلوق کے لئے کرتا ہے۔ ان کو دکھاتا ہے اور اُن سے نفاق کرکے چاپلوسی کرتا ہے اور اپنے رب کو بھلا دیتا ہے تو عنقریب دنیا سے مفلس ہو کر نکلے گا۔

باطن کے بیمار! اس مرض کا علاج کر۔ اس کی دوا اللہ کے بندوں صالحین کے سوا اور کہیں نہ ملے گی۔ اُن سے دوا لے کر استعمال کر۔ تو ہمیشہ کے لئے تندرستی اور صحت ابدی حاصل کرے گا۔ تیرے قلب اور باطن اور خلوت اللہ کے ساتھ ہو جائیں گے تیرے دل کی آنکھیں کھل جائیں گی اور تو اپنے رب کو دیکھے گا۔ تیرا شمار محبتین سے ہوگا جو اس کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اللہ کے سوا غیر کو نہیں دیکھتے۔ تیرا دل تو بدعت سے لبریز ہے۔ تُو اللہ تعالیٰ کا دیدار کس طرح کر سکتا ہے۔

اے قوم! تابعداری اختیار کرو۔ نئی نئی باتیں نہ تراشو۔ موافقت کرو۔ مخالفت نہ کرو۔ اطاعت کرو۔ نافرمانی نہ کرو۔ اخلاص کرو۔ شرک نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرو۔ اس کا دروازہ نہ چھوڑو۔ اسی سے سوال کرو۔ غیر سے نہ مانگو۔ غیر کی مدد سے بچو۔ اللہ پر توکل کرو۔ غیر کا سہارا نہ ڈھونڈو۔

اے محبان! اپنی جانیں اللہ کے سپرد کرو۔ جو تم میں تدبیر کرے اس پر راضی رہو۔ اُس کے ذکر میں مشغول رہو۔ اور اس سے سوال نہ کرو۔

Marfat.com

کیا تم نے اللہ کا ارشاد جو بعض کتابوں میں موجود ہے نہیں سنا فرمایا

مَن شَغَلَہٗ ذِکرِی عَن مَسئَلَتِی اَعطَیتُہٗ اَفضَلَ مَا اُعطِی

السَّائِلِینَ

(جس شخص کو میرے ذکر نے سوال سے روک دیا۔ تو میں سوال کرنے

والوں سے کہیں زیادہ اس کو عنایت کروں گا)

بیٹا! اللہ کا ذکر قلب کو اُس کے نزدیک کرتا ہے اور اُس کے قرب کے گھر میں داخل کر کے اس کا مہمان بنا دیتا ہے مہمان کی تعظیم لازم ہے اس بادشاہ کو چھوڑ کر ملک اور ملکیت میں کب تک لگا رہے گا۔ عنقریب تجھ سے ملک اور ملکیت جدا ہوں گے۔ بہت جلد آخرت میں حاضر ہو گا۔ اور تجھے معلوم ہو گا کہ دنیا تھی ہی نہیں اور آخرت ہمیشہ کے لئے ہے

بیٹا! دنیا سے اعراض کر اور رضائے الٰہی کی طرف پہنچ۔ کیونکہ وہ تجھ سے راضی ہو کر محبوب بنا لے گا۔ اپنے دل سے رزق کا غم دور کر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلا محنت و مشقت رزق آئے گا۔ سب طرح کے فکر دل سے دور کر کے سب کا ایک ہی فکر بنا لے یعنی جب اللہ کا فکر تو ایسا کرے گا تو تیرے سب فکر دور ہو جائیں گے۔ تیرا فکر وہ ہے جو تجھے غم میں مبتلا کرے۔ اگر تیرا غم دنیا ہے تو اس کے ساتھ ہے۔ اگر آخرت ہے تو اس کے ساتھ ہے۔ اگر مخلوق ہے تو اس کے ساتھ ہے

Marfat.com

اور اگر تیرا فکر حق تعالیٰ ہے تو دنیا و آخرت میں اُس کے ساتھ ہے

تجھ پر افسوس! اللہ کی محبت کا دعویٰ اور غیر سے پیار۔ وہی صفا اور غیر کدورت ہے۔ اگر تم غیر کی محبت سے صفائی میں کدورت کرو گے۔ تو تمہارا وہی حال ہو گا جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا ہوا تھا۔ جب دونوں اپنے دلوں کی سوزش سے اپنے بیٹوں کی طرف مائل ہوئے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے نواسوں حضرت امام حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی طرف مائل ہوئے تو آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے عرض کی کہ کیا آپؐ ان سے پیار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ ایک کو زہر دیا جائے گا اور دوسرا شہید کیا جائے گا تو اس وقت دونوں کی محبت آپ کے دل سے خارج ہوئی اور دل کو اپنے خالق و مولا سے لگا لیا جو دونوں کے ساتھ خوشی اور محبت تھی غم سے بدل گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور دوستوں اور نیک بندوں کے دلوں پر نہایت غیرت مند ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ (فاطر: ۳)

(کیا اللہ کے سوا کوئی اور پیدا کرنے والا ہے)

Marfat.com

پھر فرماتا ہے

ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط (نمل ، ۶۳)

"کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے"

پھر فرماتا ہے۔

هَل تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ (مریم ، ۶۵)

"کیا تم اس جیسے کسی اور کو بھی جانتے ہو"

مزید فرماتا ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران ، ۲۵ : ۲۶)

"(رسول اللہ کہہ دیجئے) اے (اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہتا ہے حکمرانی دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے

Marfat.com

ذلیل کرتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں۔ (سب) بھلائی ہے تو
ہر چیز پر قادر ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور
دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور مردہ سے زندہ کو
نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے اور تو جس کو چاہتا
ہے بے حساب رزق دیتا ہے "

کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اور وہ وحدانیت ہی کو پسند کرتا ہے وہ بھی اُسی کو دوست رکھتا ہے جو صرف اُسی سے محبت رکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی دوسرے بندہ کے ذریعہ اپنی محبت اور فضل و کرم سے تجھے کچھ عنایت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے تیری محبت کم ہو جاتی ہے وہ منقسم ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات تیرے دل میں اُس بندہ کی محبت اور رغبت زیادہ ہو جاتی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنا انعام و کرم تجھے پہنچاتا ہے اور اس طرح تیرے دل میں محبت الٰہی کم ہو جاتی ہے لیکن خالق کائنات بڑا غیور ہے وہ کسی شریک کو پسند نہیں کرتا لہذا وہ غیر کے ہاتھوں کو تیری امداد سے۔ غیر کی زبان کو تیری صفت و ثنا سے اور اس کے قدموں کو تیری طرف آنے سے روک دیتا ہے تاکہ اُس کے باعث تو اللہ سے غافل ہو کر غیر کی محبت میں نہ پھنس جائے۔

کیا تو نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ "قلوب طبعاً

Marfat.com

اس طرح پر ہیں کہ اپنے محسن کو دوست اور برائی کرنے والے کو دشمن سمجھیں"
اسی لئے اللہ تعالیٰ مخلوق کو تجھ پر ہر طرح کے احسان کرنے سے روک دیتا
ہے۔ یہاں تک کہ تو اللہ کو واحد جانے اور ظاہر و باطن۔ حرکات و سکنات
بلکہ ہر فعل میں اُسی کا ہو جائے۔ پھر تو بھلائی اور برائی کو اُسی کی نگاہ سے
دیکھے گا اور مخلوق۔ نفس۔ خواہش۔ ارادہ و آرزو بلکہ ہر چیز سے فنا ہو کر
صرف اللہ ہی کا ہو جائے گا اس وقت تیری طرف عطا و بخشش کے ہاتھ
اور حمد و ثنا کی زبان کھول دی جائے گی اور دونوں جہان کے انعامات سے
وہ تجھے ہمیشہ نوازے گا۔

پس بے ادبی نہ کرو۔ بلکہ اسی ذات کی طرف رجوع کرو جو تمہاری
طرف دیکھتا ہے۔ اسی کی جانب متوجہ ہو جاؤ جو تمہاری طرف متوجہ
ہے صرف اسی کو دوست رکھو جو تمہیں دوست رکھتا ہے۔ اُسے جواب
دو جو تمہیں بلاتا ہے اپنا ہاتھ اسی ذات کے حوالے کر دو جو تمہیں گرنے
سے تھامتا ہے جہالت کی تاریکیوں سے نکالتا ہے ہلاکت سے نجات
بخشتا ہے اور نجاست اور پلیدگی سے پاک رکھتا ہے۔

تجھ پر افسوس! تیرے پاس نہ بھلائی ہے اور نہ ہی توحید سب
چیزیں اللہ کے پاس موجود اور اسی سے لی جاتی ہیں۔ مخلوق سے نہیں
کیا تم میں سے کسی نے صرف توکل کے ہاتھ سے اپنی قوت اور طاقت اور

Marfat.com

مخلوق پر توکل کئے بغیر کبھی لقمہ کھایا ہے۔ جو چیز تم میں نہیں اس کا دعویٰ کرتے ہو۔ تم اسلام اور یقین اور ایمان اور توحید کا کیسے دعویٰ کرتے ہو۔ حالانکہ تمہیں اپنی قوت اور طاقت اور اسباب پر اعتماد ہے عقل کرو! یہ امر صرف دعویٰ سے حاصل نہیں ہوتے۔

تم مخلوق کے بندے اور اسباب کے بندے ہو۔ اگر تم حق کے بندے ہوتے تو تمہارے سب کام صرف اسی کے سپرد ہوتے اور سب حاجتیں اُسی سے مانگتے۔ ایسی باتیں منہ سے کیوں نکالتے ہو کہ خود تمہارا فعل بھی ان کی تکذیب کرتا ہے۔ کیا تم نے سُنا نہیں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (الصّف: ۲:۳)

"ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے نزدیک یہ نہایت بیزاری کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں"

تمہارے فرشتے تمہاری بے حیائی سے تعجب کرتے ہیں۔ تمہارے احوال میں بہت سا جھوٹ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں تمہاری توحید میں جھوٹ کو دیکھ کر حیران ہیں۔ تو یہ کرو اور گناہ چھوڑ دو۔ غیر کو چھوڑ کر صرف اللہ کی طرف رجوع کرو۔ غیر کو بھولو اور اللہ کو یاد کرو۔

Marfat.com

تجھ پر افسوس! کائنات کے خالق کی عبادت کرو تمہارے سامنے بت ذلیل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کیطرف قرب حاصل کرو مخلوق خود بخود تمہاری قربت حاصل کرے گی۔ جس قدر تم اللہ کی تعظیم کرو گے اُسی قدر مخلوق تمہاری تعظیم کرے گی۔ جتنی تم اللہ سے محبت کرو گے اتنی ہی مخلوق تم سے محبت کرے گی۔ جس قدر تم اللہ سے خوف کھاؤ گے اُسی قدر مخلوق بھی تم سے خوف کھائے گی۔ جتنا تم امر اور نہی کا اعزاز کرو گے اتنا ہی مخلوق تمہارا اعزاز کرے گی۔ جس قدر تم اللہ کے قریب ہو گے اسی قدر مخلوق تمہارے قریب ہو گی جس قدر تم اللہ کی خدمت کرو گے اسی قدر مخلوق تمہاری خدمت کرے گی۔

بیٹا! تیرے لئے نجات کہاں؟ تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار نہ کرے۔ انعامات تمہیں اس کی توحید میں غرق کر دیں گے اور تو غیر کے دیکھنے سے اس کی توحید میں فنا ہو جائے گا۔ جو شخص اللہ کی شکایت اور اس سے نزاع اور اس پر اعتراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کیسے کرے گا۔

دلوں کے مردو! تمہاری جہت کی طلب حق سے روکنے والی ہے۔ دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ۔ رجوع کرو۔ رجوع کرو۔ اُمید کو چھوٹا کرو تاکہ تمہارے باطن مخلوق سے صاف ہوں اور اللہ کے نزدیک ہوں۔

بیٹا! مخلوق کے احسان کا دروازہ بند کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے احسان

Marfat.com

کا دروازہ کھولا جائے گا۔ اندھے اس دروازہ میں داخل ہو۔ دو دروازے ہیں ایک تنگ اور ایک کھلا۔ اس کھلے میں داخل ہو جاؤ۔ سنت کا اتباع کرو تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت زندہ رہے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کے اتباع کے ساتھ بڑھو آپؐ کی سنت کسب ہے اور آپ کا حال توکل۔ پھر اگر تو اپنے آپ کو فنا کر سکتا ہے تو کر دے۔ حال اور اسباب کے ساتھ نہیں بلکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کو سونپ دے وہی تجھے کافی ہے بلند کرے گا اور قریب کرے گا۔ بلکہ ایسی نعمتیں عطا کرے گا جو تم پہچانتے بھی نہیں ہو۔

تجھ پر افسوس! دنیا اور آخرت کا طالب ہے حالانکہ محبت الٰہی کا مدعی ہے۔ احمق! اس کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور اس سے ضرر کے دفعیہ اور نفع کی طلب کا سوال کرتا ہے۔ دور ہو! تو اللہ والوں میں سے نہیں بلکہ تو مخلوق کا بندہ ہے نفس کا بندہ ہے حرص اور شہوت کا بندہ ہے۔ تیرے لئے گوشہ نشینی لائق نہیں۔ بلکہ تیرے لئے بازار بہتر ہیں۔ تو اللہ کے اسرار پر اطلاع پانے کے قابل نہیں کیونکہ جو شخص اللہ کے اسرار پر اطلاع پاتا ہے وہ گونگا بن جاتا ہے۔ جو شخص باطن کا مالک نہیں اور حکم اور علم کو جمع نہیں کر سکتا اُسے مخلوق سے الگ رہنا چاہیئے۔

Marfat.com

کم عقل! حق کے دروازے سے نہ بھاگ کہ کسی بلا میں تجھ کو آزمائے کیونکہ وہ تجھ سے زیادہ تیری مصلحت کو جانتا ہے۔ تجھے آزمائش میں ڈالے گا مگر کسی فائدے اور مصلحت کے لئے۔ جب وہ آزمائے تو ثابت قدم رہ اور اپنے گناہوں کو یاد کر اور بکثرت توبہ اور استغفار کر۔ اور اللہ تعالےٰ سے صبر اور ثابت قدمی مانگ۔

اے واحد! ہم تیری ہی توحید کریں۔ خلقت سے ہمیں خلاصی دے اور اپنے لئے خالص بنا لے۔ ہمارے دعوے اپنے فضل اور رحمت کے کے ساتھ درست فرما۔ ہمارے قلوب کو خوش کر اور حاجتوں کو آسان کر دے۔ تیرے ساتھ محبت ہو اور غیر سے وحشت۔ ہمارے سب فکروں کو جمع کر کے ایک ہی فکر بنا دے کہ ہماری دنیا اور آخرت تیرا فکر اور تیرا قرب ہو۔

اے اللہ! ہمارے اعضاء کو اپنی بندگی اور قلوب کو اپنی معرفت میں قائم رکھ اور عمر بھر رات اور دن غرض ہر لمحہ اپنی ہی ذات میں مشغول رکھ۔ نیک بندے جو پہلے ہو گزرے ہیں ان کے مراتب کے ساتھ ہمارے مراتب مساوی کر دے اور جو کچھ اُن کو عنایت فرمایا ہے ہمیں بھی عنایت فرما۔ جیسے اُن کے مفاد کا خیال رکھا ہے ہمارے مفاد کا بھی خیال رکھ۔

Marfat.com

اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص ہے جس کے پاس توحید اور اخلاص نہیں اس کے عمل اکارت ہیں۔ توحید اور اخلاص کے ساتھ اپنے اعمال کی بنیاد مضبوط کرو۔ پھر اللہ کی مدد اور قوت کے ساتھ اعمال کی عمارت بناؤ۔ اصلی معمار توحید کا ہاتھ ہے۔ شرک اور نفاق کا نہیں۔ حقیقی توحید والا وہی ہے جس کے اعمال کا چاند بلند ہو کر روشنی پھیلائے۔

تم پر افسوس! خدا کی محبّت کے مدعی ہو۔ تمہیں علم نہیں کہ محبت کی کتنی شرطیں ہیں۔ اپنے اور غیر سے اسی کے تابع رہو۔ شرک نہ کرو۔ اسی کے ساتھ محبت رکھو اس کے ساتھ کبھی وحشت نہ آئے۔ جب اللہ تعالیٰ کی محبت بندے کے دل میں قرار پکڑتی ہے اس سے دل لگتا ہے تو جو چیزیں اس سے روکیں بُری معلوم ہوتی ہیں

پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں خلقت کی خیر خواہی ڈال دی۔ اور اس کو میرا اعلیٰ ترین مقصد ٹھہرایا۔ میں ناصح شفیق ہوں خیر خواہی کا بدلہ نہیں چاہتا۔ اللہ تعالےٰ کے پاس مجھے آخرت نصیب ہے۔ میں طالب دنیا نہیں۔ میں آخرت اور ماسوا اللہ کا پوجاری نہیں۔ میں سوائے خالق، واحد، احد اور قدیم کے کسی دوسرے کی پرستش نہیں کرتا۔ تمہاری نجات سے خوش اور تمہاری تباہی سے غمناک ہوں۔ جب میں اپنے مرید صادق کا چہرا دیکھتا ہوں کہ اُس نے میرے ہاتھ پر نجات پائی۔

Marfat.com

تو اور زیادہ فرحت و مسرت محسوس کرتا ہوں۔ لباس پہنتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں کہ اس کا وجود میرے ہاتھ سے کیسی عمدہ پرورش پاکر نکلا ہے

بیٹا! اللہ تعالیٰ کی اس طرح توحید کر کہ تیرے دل میں مخلوق ایک ذرہ بھی نہ رہے۔ توحید سب خواہشات کو قتل کر دیتی ہے۔ ہر مرض کا علاج توحید ہے۔ نیت کے بغیر مدعی! باوجود شرک کے توحید کا دعویٰ کب تک چلے گا۔ اپنے نفس کو توحید کی تیغ سے مار اور اس کو توفیق کا خود پہنا اور اس کے لئے مجاہدے کا نیزہ اور تقویٰ کی ڈھال اور یقین کی سپر تھام

اسم اعظم

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

ایک صالح انسان شام کی کسی مسجد میں بھوکا بیٹھا ہوا اپنے دل میں خیال کر رہا تھا کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر اُسے "اسم اعظم" آتا۔ اچانک دو شخص آئے اور اس کے پہلو میں بیٹھ گئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو اسم اعظم سیکھنا چاہتا ہے اُس نے جواب دیا کہ ہاں پہلے نے کہا کہ اللہ کہو اُس صالح شخص نے یہ الفاظ سُن کر دل میں کہا کہ وہ تو اللہ کہتا ہی ہے اس پر آنے والے نے کہا کہ اس طرح کہنا مفید نہیں بلکہ جب اللہ کہے

Marfat.com

اس وقت دل میں کسی غیر کا خیال تک نہ ہونا چاہیئے۔ پھر وہ دونوں آسمان کی طرف چڑھ گئے

ظاہر میں ولایت کے مدعی! حق تعالیٰ کے بظاہر گناہ کرتا ہے اور اُس سے حیا نہیں کرتا۔ حالانکہ وہ تیری خصلت اور باطن پر مطلع ہے غنا اور چھپا کر فقر کو ظاہر کرنے والے! تُو حیا نہیں کرتا۔ دنیا کے عوض دین کو بیچتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (النحل: ۵۳)

"تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے اللہ سے ہے"

خالق اور مخلوق کے ساتھ برتاؤ

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

بیٹا! دوستوں اور احباب کے ساتھ معاشرت اچھی رکھنی چاہیئے ان سے تشنگفتہ پیشانی سے پیش آنا چاہیئے۔ جو کچھ وہ چاہیں ان کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت نہ کی ہو۔ اس کے کرنے میں گناہ کا ارتکاب شریعت کی مخالفت اور حدود اللہ سے تجاوز نہ ہو۔ دوستوں سے جھگڑنے کی بجائے ان کا مددگار ہونا چاہیئے لیکن شرائط وہی ہوں

Marfat.com

جو ہم نے بیان کردی ہیں۔ دوستوں کی مخالفت پر برداشت کرو۔ ان کی طرف سے پہنچنے والے دُکھ پر صبر کرو۔ اُن سے کینہ نہ رکھو کسی دوست کے متعلق برائی اور کھوٹ دل میں چھپا نہ رکھو۔ اس کی غیر حاضری میں غیبت نہ کرو بلکہ سامنے بھی بُرا نہ کہو۔ دوست کی غیر حاضری میں اس پر الزام اور برائی کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے اس کے عیب دوسرے دوستوں سے چھپاؤ۔ اگر کوئی دوست بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کے لئے جاؤ۔ اگر کسی وجہ سے نہ جا سکو تو بجدازصحت اُسے مبارکباد ضرور دو۔ اگر خود بیمار ہو جاؤ اور کوئی دوست عیادت کے لئے نہ آئے تو انہیں معذور خیال کرو۔ پھر اگر وہ دوست بیمار ہو جائے تو اُس سے بدلہ نہ لو بلکہ عیادت کے لئے ضرور جاؤ۔ جو رشتہ توڑے اُس سے رشتہ جوڑو۔ جو عطا سے محروم رکھے اُس کو دو۔ جو ظلم کرے اُس سے انصاف کرو۔ جو برائی کرے اُس کو اپنے دل میں معذور سمجھو اور خود اپنے ہی نفس کو بُرا کہو۔ اپنی چیزوں کو دوستوں کے لئے ممنوع نہ قرار دو اور دوسروں کی چیزوں میں ان کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کرو۔ اپنے تمام حرکات و سکنات میں تقویٰ کی طرف سے غافل نہ ہو۔

اگر کوئی دوست بے تکلفی کے ساتھ تمہارے کسی مال کا خواستگار ہو تو خندہ پیشانی سے اس کی درخواست کو پورا کرو۔ اور اس کا احسان مانو

Marfat.com

کہ اُس نے بے تکلفی اور حاجت روائی کے قابل تمہیں سمجھا۔ جہاں تک ممکن ہو
کسی سے کوئی چیز بھی عاریتاً نہ مانگو اور اگر تم سے کوئی لے لے تو واپسی کا
مطالبہ نہ کرو۔ کیونکہ اپنی ضرورت پورا کرنے کے لئے ہی تو اُس نے وہ
مانگی تھی۔ عاریتہً مانگی ہوئی چیز کا واپس مانگنا شانِ عزم کے مناسب نہیں
جس طرح شرع میں ہدیہ اور ہبہ کی ہوئی چیز کا واپس لینا اچھا نہیں۔
بیٹا! اپنا مال لے کر لوگوں سے الگ تھلگ ہو جانا فقیر کی شان
کے لائق نہیں کیونکہ فقیر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے امین ہوتا ہے
وہ کسی چیز کی قید میں نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی چیز اس پر قابو پا سکتی ہے
جو شخص کسی چیز کا مالک ہوتا ہے حقیقت میں وہ چیز اس کی مالک
ہوتی ہے کیونکہ اس چیز کی محبت اس کے دل پر غالب ہوتی ہے۔
جس کے ہاتھ میں آدمی کی مہار ہے وہ اُسی کا بندہ ہے تمہارے ہاتھ
میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ جو چیزیں اغیار کے قبضہ میں
ہیں اُن کے استعمال میں شرع۔ تقویٰ اور حدود اللہ کو ملحوظ رکھو تاکہ
تمہارا شمار بے دینوں میں نہ ہو جائے اگر کوئی تکلیف یا فاقہ آئے
تو بقدر امکان دوستوں سے چھپاؤ تاکہ اس کی وجہ سے اُن کے دل
پریشان نہ ہوں اور ان کو تکلیف نہ ہو۔ اگر کوئی ابتلا آجائے تو اس
کا بھی دوستوں سے اظہار نہ کرو تاکہ اُن کی مسرت۔ شادمانی اور راحتِ زندگی

Marfat.com

میں پریشانی پیدا نہ ہو جائے۔ اور اگر اُن پر کوئی مصیبت نازل ہو جائے اور وہ بظاہر مسرت و شادمانی کا اظہار کریں تو تمہیں بھی بظاہر مسرت و شادمانی کرنا چاہیئے اور ایسی کوئی ناموافق بات نہیں کرنا چاہیئے جس سے اُن کو دُکھ اور تکلیف ہو۔ اگر کسی بات سے اُن کے دل میں اداسی و غم واندوہ پیدا ہو جائے تو حسن معاشرت کا تقاضا ہے کہ حسن خلق کی گفتگو شروع کر دو تاکہ غم دور ہو جائے۔

ہر شخص سے اس کی حیثیت کے موافق برتاؤ کرو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ بلکہ ہر حالت میں شریعت کی پیروی کرو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے گروہ انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اُن کی سمجھ کے مطابق گفتگو کریں۔ اپنے سے چھوٹے سے شفقت اور بڑے سے تعظیم اور برابر والے سے مہربانی۔ بھلائی اور ایثار کا برتاؤ کریں۔

بیٹا! اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں اس طرح محو ہو کہ گویا مخلوق موجود ہی نہیں اور مخلوق کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو کہ گویا تمہارا نفس ہی موجود نہیں۔ پس جب تو مخلوق سے بے تعلق ہو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ربط کامل پیدا کرلے گا تو حقیقی معنوں میں تُو اس کا قرب اور وصل پالے گا اور جب تُو نفس کی پیروی کئے بغیر مخلوق کے ساتھ ہو گا تو عدل کریگا۔

Marfat.com

اور حق و صداقت پہ قائم رہے گا۔ اور یہ طریقہ تمہیں ہر قسم کے نقصان و تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ اور جب تو خلوت اختیار کرنے لگے تو اس کے دروازے پر سب کو چھوڑ دے اور خلوت میں تنہا رہنے کا التزام کر۔ پس تو ذکر و فکر کی برکت سے اپنے حقیقی دوست اور مونس و ہمدم کو باطن کی آنکھ سے دیکھ لے گا اور اس کی تجلیات کا مشاہدہ کرلے گا اس جگہ نفس امارہ کا غلبہ و تسلط تم سے رفع ہو جائے گا اور اُس کی جگہ اللہ تعالیٰ کا عشق و قرب تجھے نصیب ہو گا۔

اگر تم نے خالق کو اختیار کیا ہے تو مخلوق کی ایسی متابعت نہ کرو جو رضائے الٰہی کے خلاف ہو۔ جس شخص نے عشق الٰہی کا مزہ چکھا ہے اُسی نے اُس کو پہچانا ہے۔

اے مومن! یاد رکھ کہ وارداتِ قلب اور عقل و شعور میں تضاد و تصادم ہے اور یہ تضاد و تصادم اس وقت رفع ہوتے ہیں جب مومن مقامِ معرفت میں توحید الٰہی کے نشہ میں سرشار ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا قلب دماغ بن جاتا ہے اور دماغ قلب اور اس طرح دونوں میں کامل یگانگت و ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔

اے مومن! مخلوق کو اپنی طبیعت سے محو و نابود کر دینا گویا انسانی طبیعت کا بدل کر ملائکہ کی طبیعت کا بن جانا ہے۔ پھر خصائص

Marfat.com

ملائکہ سے بھی بلند ہو کر تیرا پیمانِ اوّل اور عہدِ الست میں محو و مستغرق ہو جانا ہی وہ فنا ہے جسے دائمی بقا نصیب ہوتی ہے اس وقت تیری گفتار تیری حرکات و سکنات اذنِ الٰہی سے ہوں گی اگر تُو اس روحانی و باطنی بلندی کا خواہاں ہے تو تمہیں لازم ہے کہ نفس امّارہ کے اتباع سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ کے اوامر و نہی کی پابندی اختیار کرو۔ تاکہ تجھے معرفت پروردگار کا لدنی علم حاصل ہو۔ اور تو ہر شے سے فانی ہو کر صرف وجودِ حق تعالیٰ کے ساتھ باقی رہ جائے پس جب تمہاری ہستی وجودِ حق کے ساتھ باقی ہوگی تو تمہارا سب کچھ اُسی کی رضاء و خوشنودی کے لئے ہوگا۔

ریاکار! نفاق والے! مشرک! اہل اللہ سے مزاحمت نہ کر۔ وہ گنتی کے چند لوگ ہیں۔ اُن کے احوال نہ پوچھ تیرے ہاتھ کیا لگے گا انہوں نے اپنی عادتوں کے خلاف کیا اور تو نے اپنی عادتوں کو برقرار رکھا اسی واسطے ان سے کرامات ظاہر ہوئیں۔ تُو خواب میں وہ جاگے۔ تُو خوراک میں۔ انہوں نے روزے رکھے۔ تُو امن میں وہ ڈرے لیکن تیرے ڈرنے کے وقت وہ امن میں ہوئے۔ تیرے بخل میں انہوں نے سخاوت کی۔ انہوں نے اللہ کے لئے عمل کیا تو نے غیر کے لئے انہوں نے اللہ کو چاہا تُو نے غیر کو۔ انہوں نے سب کچھ اللہ کے سپرد کیا

Marfat.com

اور تو نے اُس سے نزاع اور جھگڑا کیا۔ وہ رضائے الٰہی کے ساتھ غنی ہوئے اور مخلوق کے پاس شکایت کرنے سے رُکے۔ تو نے خالق کی شکایت مخلوق سے کی۔ انہوں نے تلخی پر صبر کیا وہی شیرینی بن گئی تقدیر کی چھُریوں نے ان کے گوشت کاٹے انہوں نے پرواہ نہ کی اور نہ ہی درد سے چلاّئے۔ کیونکہ وہ دکھ دینے والے کو دیکھ کر دہشت میں رہے۔ مخلوق اُن سے آرام میں ہے۔ نیک وہی ہے جس سے ذرا سی چیونٹی کو بھی دکھ نہ پہنچے۔

بیٹا! اگر نجات چاہتے ہو تو مخلوق کو اپنے دل سے نکال باہر کرو اُن سے خوف کھاؤ نہ اُمید رکھو۔ اُن سے اُلفت نہ کرو۔ سب سے بھاگو ان سے الگ ہو جاؤ۔ گویا کہ وہ مردے مردار ہیں جب تمہاری یہ حالت ہو جائے تو ذکرِ الٰہی کے وقت تمہیں اطمینان نصیب ہوگا۔ اور غیر کا ذکر کرتے وقت بے قرار ہو جاؤ گے۔

بیٹا! خلوت کے دو دروازے بنا۔ ایک دروازہ مخلوق کی طرف اور دوسرا دروازہ راہِ حق کی طرف۔ مخلوق کے حقوق ادا کر۔ اور خالق کے حقوق بھی ادا کر۔ مخلوق کی مصاحبت حق کے لئے کر۔ تو مخلوق کے شر سے محفوظ اور خالق کے قرب میں ہمیشہ رہے گا خالق کے ماسوا کا نام مخلوق ہے۔ مخلوق کی صحبت کا یہ مطلب ہے کہ خالق کی صحبت

Marfat.com

کے بعد اُن کو نصیحت کر۔ خلقت کی مصاحبت کر۔ جب مخلوق کی صحبت خالق کی خوشنودی کے لئے کرے گا تو حق کے قریب ہو جائے گا مخلوق کی صحبت کی علامت یہ ہے کہ تُو اُن کی طرف سے نفع و نقصان کی اُمید نہ رکھے۔ اللہ ہی کے فضل سے کھائے اور اسی کی رحمت سے سُنے اور خالق کے قرب میں خوشی محسوس کرے۔

تجھ پر افسوس! مخلوق ایک دن یا دو دن یا تین دن۔ ایک ماہ یا ایک دو سال تیری حاجتیں پوری کر دے گی۔ آخر کار تجھ سے تنگ آجائے گی۔ تجھ پر لازم ہے کہ خالق کی صحبت اختیار کرے اور سب مرادیں اُسی سے مانگے کیونکہ وہ تجھ سے تنگ نہ آئے گا اور دنیا و آخرت کی حاجتوں میں تجھے رنجیدہ نہ کرے گا۔ خالق پرست کی توحید جب خالص ہو جاتی ہے تو اس کا باپ۔ ماں۔ اہل۔ دوست۔ دشمن مال اور پڑوس کچھ نہیں ہوتا۔ کسی چیز سے اُس کو آرام نہیں ملتا اور سوائے دروازہ حق تعالیٰ اور اس کے احسان کے کسی چیز سے علاقہ نہیں رہتا۔

تقدیر

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

دنیا ساری حکمت اور عمل ہے، آخرت ساری قدرت ہے اس

Marfat.com

کی بنا حکمت پر اور اُس کی بنا قدرت پر ہے۔ حکمت کے گھر میں عمل کو نہ چھوڑو۔ اور قدرت کے گھر میں اس کی قدرت کو عاجز نہ سمجھو حکمت کے گھر میں اس کی حکمت کے ساتھ عمل کرو اور اس کی قدرت پر بھروسہ رکھو۔ اپنے نفس کے لئے تقدیر کا عذر نہ بناؤ۔ کیونکہ نفس تقدیر کے ساتھ حجت پکڑ کر عمل کو چھوڑ دیتا ہے تقدیر کا عذر کاہلوں کی حجت ہے تقدیر کا عذر امر اور نہی کے سوا بیجا ہے۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ کو تقدیر میں عاجز نہ جانو۔ ورنہ کافروں میں جا ملوگے۔ حکم پر عمل کرو۔ تاکہ یہ عمل علم سے ملا دے جب عمل ثابت ہو جائے گا تو قدرت نظر آ جائے گی۔ اب سارا جہان تمہارے دلوں اور باطنوں کے ہاتھوں میں کر دیا جائے گا جب تمہارے اور اللہ کے درمیان دل کے اعتبار سے حجاب نہ رہے گا۔ تمہیں موجودات پر قدرت عنایت فرمائے گا۔ اپنے باطن کے خزانوں سے مطلع فرمائے گا اور اپنے فضل کا کھانا کھلائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝ (الانبیاء: ۲۳)

"جو کچھ وہ کرے کوئی پوچھنے والا نہیں مگر تم پوچھے جاؤ گے"

"تقدیر پر نہ ٹھہر۔ کیونکہ جس نے لکھا ہے وہ مٹانے پر بھی قادر ہے"

Marfat.com

اور جس نے نبایا ہے توڑنے پر بھی قادر ہے۔ ہمیشہ طاعت، خوف۔ دہشت اور بچاؤ کے قدم پر رہو۔ یہاں تک کہ موت آجائے اور تو سلامتی کے قدم پہ دنیا سے آخرت کی طرف گزر جائے۔ اب تو تغیر و تبدل سے بے خوف ہوگا۔ جہل اور نفاق اور دنیا کی طلب کے ساتھ مزاحمت کرنے والے! حرام کھانے والے! کس طرح دل کے نور اور باطن کی صفائی اور حکمت کے ساتھ بولنے میں طمع کرتا ہے۔

نادان! یہ قدرت والا کون ہے تُو بھولتا ہے اور نافرمانی کرتا ہے۔ جو تجھ کو نہ بھلائے اُس کو نہ بھول اور جو تجھ سے غافل نہیں اس سے غافل نہ ہو۔ موت کو یاد کر۔ کیونکہ موت کا فرشتہ ارواح پر موکّل ہے۔ تیری جوانی۔ تیرا مال اور جن نعمتوں میں تُو ہے یہ تجھے دھوکہ میں نہ ڈالیں۔ عنقریب تیرے پاس سے سب کچھ لے لیا جائے گا اور تُو ان واہیات میں اپنی کوتاہی اور توضیع اوقات کو یاد کریگا شرمندہ ہوگا اور شرمندگی کچھ فائدہ نہ دے گی۔

قدرت تاریکی ہے اور مقصد پر ٹھہرنا روشنی۔ تیرا پہلا امر تاریکی ہے۔ جب اللہ کے سامنے ظاہر ہو جائے اور تُو ثابت قدم رہے تو تیرا امر روشنی ہو جائے گا۔ جب معرفت کے چاند کا نور آئے گا تو قدر کی رات کا اندھیرا کھل جائے گا۔ جب اللہ کے حکم کے

Marfat.com

ساتھ علم کا آفتاب طلوع کرے گا تو سب طرح کی کدورتیں اور تاریکیاں دور ہو جائیں گی۔ تیرا آس پاس اور جو تجھ سے دور ہے سب روشن ہو جائے گا اور مصائب آنے سے پیشتر ہی علم ہو جائے گا۔

بیٹا! جو شخص آخرت پر راضی ہوا وہ پہلی صف میں ہے۔ جو تھوڑے پر راضی ہوا اس کو بہت ملتا ہے۔ جو شخص ذلت پر راضی ہوا اُس کو عزت ملتی ہے۔ تھوڑے پر راضی ہو تاکہ تیرے حق میں امر بدل جائے۔ جو شخص تقدیر کے آگے جھکا اور اس سے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے جو سب چیزوں پر قادر ہے۔ تواضع اور حسن ادب اللہ سے قریب کرتے ہیں۔ غرور اور گستاخی اللہ سے دور کرتے ہیں۔

بیٹا! اللہ کے علم میں اپنا علم محو کر دو۔ اس کی تدبیر میں اپنی تدبیر چھوڑ دو۔ اس کے ارادے کے ساتھ اپنا ارادہ ترک کر دو اس کی قضا و قدر کے آنے کے وقت اپنی عقل سے الگ ہو جاؤ۔ اگر اس کو اپنا رب اور مددگار بنانا چاہتے ہو تو اس کے سامنے خاموش رہو۔ ایمان والے کے تمام فکر اور ارادے ایک ہی ہوتے ہیں۔ اگر نجات چاہتے ہو تو اس بات پر گرہ باندھو کہ جو چیز تقدیر لائے اس کے ہاتھ سے لے لو شرع کی موافقت کے ساتھ اسی پر راضی رہو اور اس رضامندی

Marfat.com

میں شیطان۔ نفس، حرص اور عادت کو دخل نہ ہو۔

جو شخص اللہ کا عارف ہے اُس کے لئے ارادہ اور اختیار باقی نہیں رہتے۔ وہ کہتا ہے "میرے سے مجھ پر کیا چیز ہے" اپنے اور دوسروں کے امور میں تقدیر کی مزاحمت نہ کرو۔ بندگانِ خدا سے خاص لوگ ہیں جو مخلوق میں زہد کرتے ہیں اور خلوتوں سے انس حاصل کرتے ہیں۔

تجھ پر افسوس! تو صوفی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حالانکہ کدر ہے۔ صوفی وہی ہے کہ جس کا ظاہر اور باطن کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم کی متابعت سے صاف ہو گیا ہو۔ جس قدر صفائی بڑھے گی اپنے وجود کے دریا سے نکل کر اپنے ارادے اور اختیار اور طلب کو ترک کرے گا۔ یہ سب قلب کی صفائی سے ہو گا۔ جب بندے کا قلب صاف ہو جاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتا ہے کہ آپؐ کسی چیز کا امر اور کسی چیز سے منع فرماتے ہیں جب دل صحیح ہوتا ہے تو ہمیشہ ذاکر ہوتا ہے۔ اس کی اطراف اور سلسلے پر ذکر لکھا جاتا ہے آنکھیں سونے والی دل اللہ کا ذاکر ہو جاتا ہے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں پہنچتا ہے۔

بیٹا! تو نے دروازۂ حقانی کی طرف رجوع کیوں نہ کیا۔ گردن جھکا کر حسنِ ادب کے ساتھ کیوں نہ ٹھہرا۔ تاکہ تیرے قلب کے چہرے پر دروازہ

Marfat.com

ملتا۔ جذب والا جذب کرتا ہے۔ قریب کرنے والا قریب کرتا۔ سلانے والا سُلاتا
حلاوت والا حلاوت عنایت کرتا۔ خوشی والا خوش کرتا۔ امن والا امن
دیتا۔ بات والا بات کرتا۔ نعمتوں سے غافل تم کہاں ہو۔ جس امر کی طرف
اللہ تبارک و تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے اُس سے کس چیز نے دور کر دیا ہے
تمہارا خیال ہے کہ یہ امر سہل ہے اور تکلّف۔ بناوٹ اور ریاکاری سے
حاصل ہو جائے گا۔ یہ امر تقدیر کے ہتھوڑوں کی ضرب پر صدق اور صبر
کا محتاج ہے۔

تجھ پر افسوس! حق تعالیٰ پر اعتراض کرنے والے! خالی بکواس نہ کر۔
قضا کو کوئی رد کرنے والا رد نہیں کر سکتا اور نہ کوئی رد کرنے والا روک سکتا
ہے۔ سب کچھ سپردِ خدا کر۔ اور آرام پا۔ کیا تُو اس رات اور دن کو رد کر سکتا
ہے؟ جب رات آتی ہے تو چھا جاتی ہے۔ تجھے اچھی لگے یا بُری۔ اور دن
کا بھی یہی حال ہے۔ رات اور دن دونوں ہی تیرے سر پر آتے ہیں۔ اسی
طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کی قضا اور قدر تیرے لئے مفید ہو یا خلاف بہرحال
آئے گی۔ جب فقر کی رات آئے تو تسلیم کر اور غنا کا دن آئے تو
رخصت کر۔ جب بیماری آئے تو تسلیم کر اور یومِ صحت آئے تو رخصت
کر۔ دکھ والی رات آئے تو تسلیم کر اور خوشی کا دن آئے تو رخصت کر۔
مرض۔ آفات۔ فقر اور کسرِ شان کی رات کا راحت والے دل کے

Marfat.com

ساتھ استقبال کر۔ اللہ کی قضا اور قدر سے کوئی چیز رد نہ ہو گی تو برباد ہو گا اور تیرا ایمان جاتا رہے گا۔ تیرا دل مکدر ہو گا اور تو مر جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں ہی معبود ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے جس نے میری قضا تسلیم کی اور میری بلا پر صبر کیا اور میری نعمتوں پر شکر کیا۔ میں اُس کو اپنے پاس صدیق لکھ لیتا ہوں اور جو شخص میری قضا کو تسلیم نہ کرے اور میری بلا پر صبر نہ کرے اور میری نعمتوں پر شکر نہ کرے اُسے چاہیئے کہ میرے سوا کسی اور رب کی طلب کرے

اگر قضا پر راضی نہیں اور بلا پر صابر نہیں اور نعمتوں پر شاکر نہیں تو تیرا رب ہی نہیں ہے اس کے سوا اور رب کی جستجو کر لیکن اُس کے سوا اور رب تو ہے ہی نہیں۔ اگر امن چاہتا ہے تو قضا پر راضی ہو اور قدر کی خیر اور شر شیریں اور تلخ پر ایمان لا۔ جو چیز ملنی ہے خوف سے نہ رکے گی۔ اور جو چیز رکنے والی ہے کوشش اور طلب سے نہیں ملے گی

اے قوم! یہ کیا بات ہے کہ تم حرص میں پڑے ہو۔ بے فائدہ اور وقت ضائع کرتے ہو۔ اللہ کے ساتھ صبر کرو اور دنیا و آخرت کی بھلائی دیکھو اگر اسلام کی حقیقت چاہتے ہو تو سب کچھ اللہ کے سپرد کر قرب الٰہی چاہتے ہو تو اُس کے فعل اور تقدیر میں چون و چرا

Marfat.com

کسی چیز کو نہ چاہو کیونکہ تمہارا چاہنا صحیح نہیں جب تک اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے

وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ (الدھر: ۳۰)

"تم نہیں چاہتے مگر اللہ چاہتا ہے"

جب چاہنا پورا ہی نہ ہو تو نہ چاہو۔ اس کے افعال میں نزاع نہ کرو تمہارا سامان۔ مال۔ صحت۔ بیٹا اور تمہاری امارت خدا لے لے تو اس تبدیلی اور ارادے میں مسکراؤ۔ اگر صفائی کی طلب ہے تو اس حال پر راضی ہو جاؤ۔ اگر دنیا میں اپنا دل اس کے قریب کرنا چاہتے ہو تو اپنا غم چھپاؤ اور بظاہر خوش رہو کیونکہ مخلوق کے خالق کا خلق بہت ہی اچھا ہے اسی لیے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

يَبْشُرُ الْمُؤْمِنِ فِيْ وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِيْ قَلْبِهٖ

(ایمان دار کا چہرہ خوش اور دل غمناک ہے)

مخلوق سے سوال کرنا

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

بندہ کے لئے یہ امر لازم ہے کہ جب تک بقدر کفالت چیز موجود مخلوق سے سوال نہ کرے۔ اگر ضرورت اور حاجت مجبور کرے تو اپنے

Marfat.com

حاجت مانگ لے۔ سوال کا کفارہ اس کی حاجت ہو جائے گی۔ اس وقت سوال کرنا اس کے لئے جائز ہے لیکن جہاں تک ممکن ہو اپنے لئے نہ مانگے بلکہ اہل وعیال کے لئے سوال کرے۔ اگر درہم کی ضرورت ہو مگر ایک دانگ اس کے پاس موجود ہے تو جب تک وہ دانگ صرف نہ کرے اور بالکل کیسہ سے خالی نہ ہو جائے سوال کرنا جائز نہیں۔ جب تک جیب میں کچھ موجود ہے غیب سے کوئی چیز نہیں آئے گی۔

سوال کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ مخلوق پر نظر نہ رکھے بلکہ اس کا سوال اللہ خالق کی طرف ہو۔ مخلوق کو صرف وکیل سمجھے۔ اللہ کو چھوڑ کر اس کو رب نہ سمجھے۔ مخلوق سے سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اپنا اور اپنے بال بچوں کا حال بتادے اور اللہ کا شکوہ نہ کرے۔ بلکہ اس کے سوال کرنے کی صورت استفہامیہ ہو۔ مثلاً یوں کہے کیا ہمارے لئے آپ کو کچھ دیا گیا ہے کیا آپ پر ہمارا کچھ ذمہ ڈالا گیا ہے۔ کیا آپ کو اجازت دی گئی ہے۔ اے اللہ کے نمائندے، اے اللہ کے خزانچی، اے اللہ کی طرف سے مال کی امانت پر مامور۔ اگر ایسے الفاظ میں سوال کرے تو جائز ہے ورنہ حرام

فقیر کو اگر کچھ دے دیا جائے تو شکر کرے نہ دیا جائے تو صبر کرے سچے فقیر کے یہی اوصاف ہیں۔ اور اگر اس کا سوال رد کر دیا جائے تو اداس نہ ہو۔ حالت نہ بگاڑے۔ غصہ اور اعتراض نہ کرنے لگے اور سوال کو رد کرنے

Marfat.com

والے کو بُرا بھلا نہ کہے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو ظلم کرے گا کیونکہ جس سے سوال کیا گیا تھا وہ تو اللہ کی طرف سے مامور وکیل ہے۔ وکیل متوکل کے حکم کے مطابق کرتا ہے۔ اور وہ متوکل خود خدا ہے لہذا خدا کی طرف رجوع کرے اور اسی سے سہولت اور آسانی کی درخواست کرے تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف مائل کر دے۔ مشکلات کو آسان کر دے۔ رزق کو جاری کر دے۔ شاید دینے سے لوگوں کے ہاتھ اس لئے روک دیئے ہیں کہ اپنی ذات کی طرف رجوع کرانا مقصود ہو۔ اس لئے اللہ کے در سے چمٹ جا اور دعا و زاری سے دروازے کے پردے کو ہٹا دے کیونکہ حقیقت میں دینے والا تو خدا ہی ہے۔

مخلوقات اور غیر اللہ سے صرف وہ لوگ سوال کرتے ہیں جن کا یقین اور ایمان ضعیف ہوتا ہے جن میں صبر و توکل نابود ہوتا ہے اور جو توحید الٰہی کی معرفت نہیں رکھتے ہیں۔ جن کا یقین و ایمان محکم ہے۔ جن کا طریق توکل علی اللہ ہے اور جو ذکر و فکر کی وجہ سے حقیقت و صداقت کی بصیرت رکھتے ہیں اور یہ اقتضائے ایمانی اس چیز کی شرم و حیا رکھتے ہیں کہ خدائے حیّ و قیوم کے ہوتے ہوئے مخلوق سے سوال کرنا شرک ہے

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "جس شخص کو میرے ذکر نے مخلوقات کے سامنے سوال کرنے سے باز رکھا، میں اس شخص کو

Marfat.com

اس سے بہت زیادہ عطا کرتا ہوں جتنا کہ میں سوال کرنے والوں کو دیتا ہوں" اور یہ اس وجہ سے ہے کہ خالق کائنات اُس مومن کو اپنا محبوب و برگزیدہ بنانے کا ارادہ کرتا ہے ایسے وقت اُسے مختلف احوال میں مبتلائے مصیبت کرکے آزماتا ہے اور روحانی و باطنی ارتقاء سے نوازتا ہے۔ مثلاً جب بندہ مصیبت و آلام میں محصور ہوتا ہے تو عقیدہ و مزاج کی ابتدائی لغزشوں کے باعث اپنے حقیقی مشکل کُشا اور قاضی الحاجات کی بجائے مخلوقات کی جانب رجوع کرتا ہے اور مختلف انداز میں مخلوق کے سامنے سائل ہوتا ہے لیکن استمداد کا یہ طریقہ چونکہ توحید اور منشائے ربانی کے خلاف ہے لہذا بندے کی پریشانی اور مصیبت رفع نہیں ہوتی۔ آخرکار مخلوقات سے منحرف ہوکر اور بیزار ہوکر وہ اپنے خالق کے حضور سربسجود ہوجاتا ہے اور اس کے ذکر اور حمد و ثنا میں مستغرق ہوکر اپنی حاجات صرف اُسی سے طلب کرتا ہے۔ یہاں تک کہ غیر اللہ کا تصوّر بھی اُس کے پاس بھٹکنے نہیں پاتا۔ توحید کی حقیقت اور ماہیّت پالینے کے بعد اس وقت اس کا محافظ و ناصر اور معاون و مددگار اللہ تعالیٰ ہوتا ہے یہی ہیں قرآن حکیم میں اس آیت شریفہ کے معنی:

اِنَّ وَلِیِّ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝
(الاعراف ۱۹۵)

Marfat.com

"اے نبیؐ! فرما دیجئے کہ میرا مولا اور والی اللہ ہے جس نے قرآن پاک نازل فرمایا اور صالحین کا متولی ہے۔"

یہ وہ توحیدِ کل اور حالتِ محویت فی الذات ہے جو اولیاء اور ابدال کا خاصہ ہے یہاں بندہ کو تکوین یعنی خلقت و پیدائش اشیاء کی قوت عطا فرمائی جاتی ہے۔ اور باذن اللہ اُس کے حکم "کن" سے عجائب و غرائب ظہور میں آتے ہیں وہ خلقِ خدا کا ملجا و ماویٰ ہو جاتا ہے اُسے انشراح صدر نصیب ہوتا ہے اور اس کا ذکرِ خیر دونوں جہانوں میں بلند ہوتا ہے۔

تجھ پر افسوس! خلقت سے خوف اور اُمید کر کے تُو نے اپنے نفس کو قید کر رکھا ہے ان زنجیروں کو اپنے پاؤں سے کاٹ ڈال تاکہ اللہ کی خدمت کے لئے قائم ہو جائے اور اللہ کے ساتھ مطمئن ہو جائے اس کو دنیا میں دنیاوی لذات و خواہشات سے بے رغبت رکھ اگر تمہاری تقدیر میں کچھ ملنا ہے تو تمہارے امر اور طلب کے بغیر مل جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارا نام زاہد لکھا جائے گا۔ نصیب تو کہیں جانے ہی کا نہیں۔ جب تک تم اپنے ہاتھوں کی چیزوں اور قوت اور طاقت کے بھروسے پر رہو گے۔ غیب سے کچھ نہ ملے گا اے خدا ہم تجھ سے اسباب۔ حرص۔ خواہش اور عادت

Marfat.com

پر بھروسہ کرنے سے پناہ مانگتے ہیں۔

بیٹا! قیامت کے روز کس منہ سے خدا سے ملو گے۔ حالانکہ تم دنیا میں اس سے نزاع کرتے ہو۔ اور اعراض کر کے خلقت پر متوجہ ہو کر اُس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔ لہٰذا تمہاری حاجات ان پر اتراتی ہیں اور تم اپنے مقاصد میں مخلوق پر بھروسہ کرتے ہو۔ یہ سب سے سائل کے لئے مخلوق کی محتاجی عذاب خداوندی ہے۔ کیونکہ گناہوں کی پاداش میں انہیں سوال کی نوبت آتی ہے۔ ورنہ ایسا بہت کم ہو۔ اُن کے حق میں سوال کی نفرت نہیں ہے۔ جب تم حالت عذاب میں سوال کرو گے تو محروم رہو گے۔ اور عطا سے روکے جاؤ گے۔

بیٹا! میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ اپنے ضعف کی حالت میں بھی کسی سے کبھی کچھ نہ مانگو۔ تمہیں کوئی حاجت نہ ہے۔ تم کسی کو نہ پہچانو اور نہ کوئی تمہیں پہچانے۔ تم کسی کو نہ دیکھو اور نہ کوئی تمہیں دیکھے اگر ہو سکے تو دو۔ اور خود کسی سے کچھ نہ لو۔ خود خدمت کرو۔ اور کسی سے خود خدمت نہ کراؤ۔ اولیاء اللہ نے اسی کے ساتھ اور اسی کے لئے عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائبات قدرت دنیا اور آخرت میں انہیں دکھائے اور اپنی مہربانی اور محبت ان پر ظاہر فرما دی۔

اے قوم! جو شخص عمل کرے اور اس سے مخلوق کی رضامندی اور

Marfat.com

خوشنودی چاہے اس سے الگ رہو۔ کیونکہ وہ بھاگا ہوا۔۔۔ غلام ہے اللہ تعالیٰ کا دشمن اور ناشکر گزار ہے۔ اس کی نعمت کے حجاب میں راندہ درگاہ ملعون ہے۔ مخلوق! قلب، بھلائی اور دین کو چھین کر تجھے مشرک بنا دیتی ہے اور رب کو بھلا دیتی ہے۔ تجھے اپنے لئے چاہتی ہے تیرے لئے نہیں جو تجھے تمہارے ہی لئے چاہتا ہے اس کی طلب کرو اور اسی میں مشغول رہو کیونکہ اسی میں مدغم ہونا بہتر ہے۔ اگر تجھے سوال کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ خلقت سے طلب نہ کرو۔ کیونکہ مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک وہی بُرا ہے جو دنیا کو مخلوق سے مانگے فریاد اللہ ہی سے کرو۔ کیونکہ وہ غنی ہے اور تمام مخلوق محتاج۔

بیٹا! جس شخص نے یقین کی آنکھ سے پہچان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب چیزیں تقسیم کر دیں۔ اور اُن سے فارغ ہو چکا۔ تو وہ حیا کی وجہ سے اللہ سے کچھ نہیں مانگتا۔ بلکہ مطالبہ کو چھوڑ کر اس کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے اپنے نصیب کے سوال میں جلدی نہیں کرتا۔ اور نہ ہی دوسرے کے نصیب کا سوال کرتا ہے۔ اس کی عادت گمنامی۔ خاموشی۔ حسنِ ادب اور ترکِ اعتراض ہے۔ تھوڑے اور بہت کے متعلق خلقت سے شکایت نہیں کرتا۔ خلقت کے ساتھ گداگری دل کیساتھ ایسی ہے جیسے زبان سے ہو میرے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

Marfat.com

تجھ پر افسوس! اللہ کے غیر سے سوال کرتا نہیں شرماتا۔ حالانکہ دوسرے سے اللہ تبارک وتعالیٰ زیادہ قریب ہے۔ مخلوق سے ایسی چیز مانگتا ہے جس کی تجھے حاجت نہیں تیرے پاس خزانہ بھرپور ہے اور تو ایک دینار اور ایک دتے پر فقیروں کو جھڑکتا ہے۔ جب مرے گا تو رسوا ہوگا۔ تیرے خزانے اور دفینے ظاہر ہوں گے اور ہر طرف سے تم پر پھٹکار پڑیگی

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ "جس نے لوگوں کے لئے زینت بنائی ایسی چیز کے ساتھ جس سے کہ وہ محبت رکھتے ہیں اور اللہ کا مقابلہ کیا ایسی چیز سے کہ وہ نفرت رکھتا ہے اللہ سے ملاقات کرے گا ایسے حال میں کہ وہ اس پر غضب ناک ہے"

منافقو! نبوت کا کلام سنو! دنیا کے عوض آخرت کو بیچنے والو! مخلوق کے عوض خالق کو فروخت کرنے والو! باقی کے بدلے فانی کو مول لینے والو! تمہاری تجارت خسارے میں ہے۔ تمہارے سرمائے جاتے رہے۔ تم پر افسوس! تم اللہ کے غصے اور غضب کے سامنے پیش ہو۔ کیونکہ جس نے لوگوں کے لئے ناجائز زینت بنائی اس پر بے شک اللہ غضبناک ہوا۔ اپنے ظاہر کو شرع کے آداب سے مزین بنا اور اپنے باطن سے مخلوق کو نکال۔ ان کے دروازوں سے واپس آ۔ اور ان کو اپنے دل سے فانی سمجھ گویا کہ وہ پیدا ہی نہیں ہوئے۔ ان کے ہاتھوں سے نفع اور نقصان نہ دیکھ تو قالب

Marfat.com

کی زینت میں لگا رہا اور قلب کی زینت ترک کر دی۔ دل کی زینت توحید۔ اخلاق اور اللہ پر اعتماد اور ذکر اور غیر سے بھلا دینے سے ہے۔

توکّل علی اللہ

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط (الطلاق:۳)

"جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا اللہ اس کے لئے کافی ہے"

پھر فرماتا ہے

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ (یونس:۸۴)

"اُسی پر بھروسہ کرو اگر تم فرمانبردار ہو"

توکّل یہ ہے کہ تمام امور کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دینا۔ تدبیر و اختیار کی ظلمتوں سے پاک ہونا اور احکامِ ربانی اور تقدیرِ الٰہی کے میدانوں کی جانب بڑھنا۔ بندہ کو جب یقین ہو جاتا ہے کہ قسمت میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ اس کے مقسوم میں ہے وہی اُس کو ملے گا۔ اور جو مقدر میں نہیں وہ اُسے کبھی حاصل نہیں ہو سکتا تو اس کے دل کو اطمینان اور سکون مل جاتا ہے۔ اس وقت وہ اپنے خدا کے وعدے پر مطمئن ہو

Marfat.com

جاتا ہے۔

توکل کے تین درجے ہیں۔ توکل، تسلیم اور تفویض۔ متوکل وعدۂ ربانی سے سکون یاب ہوتا ہے۔ صاحب تسلیم اللہ تبارک وتعالیٰ کے علم کو کافی سمجھتا ہے اور صاحب تفویض اللہ کے حکم پر خوش ہوتا ہے توکل ابتدا ہے تسلیم درمیانی درجہ ہے اور تفویض انتہا ہے۔ توکل عام مومنین کی صفت ہے تسلیم اولیاء کرام کی اور تفویض توحید پرستوں کی۔ توکل عوام کی صفت ہے تسلیم خواص کی اور تفویض خاصانِ خاص کی۔ توکل عام انبیاء کرام کی صفت ہے۔ تسلیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور تفویض ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

سہل بن عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ توکل میں پہلا مقام یہ ہے کہ بندہ خدا کے سامنے ایسا ہو جائے جس طرح مردہ غسل دینے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ جس طرح چاہتا ہے اس کو پھیر دیتا ہے اور اس کو کسی عمل اور تدبیر کا اختیار نہیں رہتا۔ متوکل علی اللہ نہ مانگتا ہے نہ ارادہ کرتا ہے۔ نہ رد کرتا ہے اور نہ روکتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لینے کا نام توکل ہے۔ غیر اللہ سے امید وبیم کو ختم کر دینے کا نام توکل ہے۔ توکل یہ ہے کہ ایک ہی دن کی زندگی پر اکتفا کیا جائے اور کل کا غم ترک کر دیا۔

Marfat.com

جائے۔ توکل میں تین باتیں قابلِ لحاظ ہیں۔ ملے تو شکر کرے۔ نہ ملے تو صبر کرے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ملنا نہ ملنا اس کی نظر میں برابر ہوں تیسری یہ کہ نہ ملنے پر یہ سمجھ کر شکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے یہی پسند کیا ہے اور یہی بات اس کو پسند ہو کیونکہ اللہ کو پسند ہے۔

بیٹا! تو اللہ کے فضل اور اس کی نعمتوں سے اس لئے بے بہرہ ہے کہ تو نے خود مخلوق پر اور دیگر اسباب و ذرائع پر بھروسہ کیا اور ذاتِ ربانی پر کامل توکل نہ رکھا۔ پس رزق حلال اور اکل مسنون کے حصول میں مخلوقات تیرا حجاب ہے اور جب تک مخلوقات کے بخشش و کرم کا تو امیدوار ہے اور اُن کی جانب تیری سائلانہ آرزو رفعت ہے تب تک تو خالق کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانے والا مشرک ہے اسی شرک کے باعث اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں ابتلا میں مبتلا کرتا ہے اور اس عذاب کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ تو اکل مسنون اور رزق حلال نہیں پا سکتا۔ کیونکہ رزق حلال تو وہ ہے جو سعی و محنت اور جسمانی و دماغی قوتوں کو صرف کر کے حاصل کیا جائے۔ لیکن اگر تو اللہ کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھہرانے سے توبہ بھی کر لے اور پھر سعی و محنت کی طرف رجوع اور صرف اپنی محنت و صلاحیت پر ہی بھروسہ رکھے تب بھی تو مشرک ہے۔ لیکن شرک کی یہ قسم پہلے شرک سے زیادہ خفی ہے پھر جب تو

Marfat.com

اس شرکِ خفی سے بھی توبہ کرلے اور محض اپنی محنت وصلاحیت پر بھروسہ نہ کرے اور یقین کرلے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی حقیقی رازق اور مسبب الاسباب ہے۔ وہی آسانی پیدا کرنے والا۔ وہی توفیق محنت وکسب عطا کرنے والا۔ وہی مشکلات اور تکالیف رفع کرنے والا ہے اور تُو اپنی تمام حاجات اور ضروریات کو فقط اُسی کے حضور ڈال دے گا تو پھر ذاتِ ربّانی اپنے اور تیرے درمیان سے حجاب اُٹھالے گی اور اپنی رحمت ووسعت سے تیری ہر حاجت وضرورت کے وقت تیری طلب وتوقع سے بھی زائد مرحمت فرمائے گا تجھے اس انداز سے اور ایسے ذرائع سے رزق عطا کرے گا۔ جن کا تجھے خیال وگمان تک بھی نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور نصرت تیرے شامل حال ہوگی اور وہ تجھے شرک اور غیر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے محفوظ رکھیگا۔

بیٹا! جب تیرے قلب ودماغ سے ذاتی ارادے اور نفسانی خواہشات دور ہوجائیں گے اور متوکّل علی اللہ ہوکر اپنے تمام ارادوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں فنا کردے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے تیرا رزق اور مقسوم بھیجے گا۔ وہ رزق تمہیں پہنچ کر رہے گا۔ تیری ہر حاجت اور ضرورت کے وقت وہ تیری دست گیری فرمائے گا۔ اور ساتھ ہی وہ تمہیں رزق کے لئے ادائے شکر کی توفیق سے بھی نوازے گا۔ اور اس

Marfat.com

طرح تو اُس مسبب الاسباب کی رحمتِ خاصہ اور نصرت و اعانت کو پہچان لے گا اور اس کا شکر بجا لائے گا اور یہ سب کچھ لوثات سے روگردانی اور غیر اللہ سے اجتناب کے باعث نصیب ہوگا۔ اور ساتھ ہی تمہیں توحید کا صحیح فہم و ادراک نصیب ہوگا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق تیرا علم اور یقین محکم اور مضبوط ہو جائے گا تو تمہیں قدرتی طور پر "شرح صدر" ہوگا۔ تیرے قلب و دماغ انوار خداوندی سے منوّر اور تیری روح اسرارِ خداوندی سے سیراب و توانا ہو جائے گی۔

اندریں حالات کشفِ باطن اور نورِ کرامت سے تمہیں ہمیشہ بتا دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری حاجت روائی اور مشکل کشائی ہونے والی ہے۔ پھر ایسے بلند مقام روحانیت پر تمہیں تکوین یعنی تخلیق اشیاء کا اختیار عطا فرمائے گا کہ تو کائنات میں تصرف کرے گا۔ ایسی ظاہری اجابتِ ربّانی کے ساتھ جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ایسی دلیل کے ساتھ جو آفتاب سے زیادہ منوّر ہے۔ ایسے کلام کے ساتھ جس کا ردّ مخلوقات کے بس سے باہر ہے اور ایسے الہام صدق کیساتھ جس میں کذب و تلبیس نہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے "اے ابن آدم! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں جس چیز کو حکم دیتا ہوں۔ "ہو جا" وہ یقیناً ہو جاتی ہے۔ پس تم میری ہی اطاعت کرو۔ پھر میں

Marfat.com

تمہیں بھی ایسا ہی بنا دوں گا کہ تم جس چیز کو حکم دو گے "ہو جا" وہ ہو جائے گی اور اذنِ الٰہی سے عالمِ وجود میں آئے گی" اور بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے انبیاء صدیقین، اور صالحین کو ایسی ہی روحانی قوتوں کا حامل بنایا ہے۔

سیب کے مشرک! اگر تُو نے توکل کی شیرینی چکھی ہوتی تو شرک نہ کرتا۔ بلکہ اللہ ہی کے در پر توکل۔ اعتماد اور یقین سے بیٹھ جاتا۔ میں تو صرف دو طرح سے کھانا اور پینا جانتا ہوں۔ یا تو شریعت کی ملازمت کے ساتھ کسب ہو اور یا توکل برخدا ہو۔ تجھ پر افسوس! اللہ سے حیا نہیں کرتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے ابتدا سے انتہا تک توکل سے تُو بالکل خالی ہے۔

بیٹا! میں تمہارے عالموں کو جاہل اور زاہدوں کو طالبِ دنیا راغب خلقت اور مخلوق پر توکل کرنے والے اور خدا کو بھولنے والے دیکھ رہا ہوں اللہ کے سوا غیر کا سہارا پکڑنا لعنت کا سبب ہے۔ حضرت نبی اکرم صلعم کا ارشاد ہے کہ

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهٗ بِمَخْلُوْقٍ مِثْلِهٖ

(وہ شخص ملعون ہے، ملعون ہے جو اپنے جیسی مخلوق پر بھروسہ کرے)

تجھ پر افسوس! جب خلقت سے نہیں نکلو گے خالق کو کیسے پاؤ گے اپنے نفع اور نقصان کو پہچانو گے تو اپنے اور پرائے کی تمیز ہو گی۔ دروازہ الٰہی

Marfat.com

پر ہمیشہ ثابت قدم رہ اور اپنے دل سے اسباب کو دور کر۔ دنیا و آخرت میں بھلائی کی اُمید سے یہ نعمت حاصل نہیں ہوتی بلکہ ہر حال میں مخلوق۔ ریا۔ آخرت اور ماسوی اللہ ایک ذرہ کی خواہش بھی تمہارے قلب میں نہیں ہونی چاہیئے۔

علم کی طلب میں اپنی عمر ضائع کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ تُو نادانی کے قدم پر حرص میں ہے۔ دشمنانِ خدا کی خدمت کرتا ہے اور اُن کو شریک بناتا ہے لیکن اللہ تجھ سے تیرے شریکوں سے غنی ہے۔ تیرا شرک قبول نہ ہوگا۔ تو نہیں جانتا کہ تُو بندہ ہے اور تیری لگام کس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر تو نجات چاہتا ہے تو اپنے دل کی ڈوری اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ دے اور اسی پر توکّل کر۔ اپنے ظاہر اور باطن سے اس کی خدمت کر۔ اُس پر تہمت نہ رکھ کیونکہ وہ تہمت کے قابل نہیں۔ وہ تیری مصلحت تجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تجھ پر لازم ہے کہ اُس کے حضور خاموش۔ گم نام آنکھ بند۔ سر نیچا اور گونگا بنا رہے۔ یہاں تک کہ اُس کی طرف سے تجھے گویائی کا حکم آئے تو اُس کے ساتھ بولے اپنے ساتھ نہیں۔ اب تیرا بولنا دلوں کے امراض کی دوا اور سینوں کے لئے اور عقلوں کے لئے باعث روشنی ہوگا

اے خدا! ہمارے دلوں کو منوّر کر۔ اُن کو اپنا آپ بتا اور ہمارے اسرار کو صفا کر اور اپنی قربت بخش!

Marfat.com

بیٹا! خلقت کے ساتھ کب تک شرک اور اُن پر توکّل کرے گا تجھ پر واجب ہے کہ جان لے کہ کوئی اُن میں سے نہ نفع اور نہ ہی نقصان دے سکتا ہے خواہ فقیر ہو۔ غنی ہو۔ عزیز ہو اور ذلیل ہو۔ اللہ ہی کو لازم پکڑو۔ اللہ کے فضل کا بھروسہ رکھو اسی پر توکّل کرو کہ جس نے تجھے سب پر قدرت عنایت فرمائی ہے اور خاص اُسی نے تجھے رزق دیا ہے۔ اگر تو سبب کا کانٹا توڑ ڈالے تو سبب والے سے مل جائے۔ اگر تو عادت کے خلاف کرے تو تجھ سے خلافِ عادت ظاہر ہو گا۔

اپنے اقوال اور افعال میں صدق رکھو۔ سب احوال پر صبر کرو۔ توحید۔ اخلاص اور اللہ پر توکّل یہ سب صدق ہی تو ہے توکّل کی حقیقت یہ ہے کہ اسباب اور معبودوں کو کاٹا جائے۔ اپنے اور باطن کے ساتھ اپنی طاقت اور قوت سے نکل جا۔ اگر اللہ سے ملنا چاہتا ہے تو غیر کے میل کو ترک کر اپنے آپ اور غیر سے اعراض کر۔ مخلوق سے اعراض کر تاکہ خالق سے ملے۔ اللہ کا قرب ہجوم کو برداشت نہیں کرتا۔

شرک

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

جب تک تم غیر اللہ کے ساتھ ہو اس وقت تک تم فکر۔ غم اور شرک

Marfat.com

کے بوجھ میں دبے ہوئے ہو۔ اپنے دل کے ساتھ مخلوق سے نکل اور حق تعالیٰ سے مل اس وقت تو دیکھے گا۔

مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

(جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کانوں نے نہیں سنا اور انسان کے دل میں کبھی اس کا خیال تک نہیں گزرا۔)

جس حال میں تو ہے یہ نہ درست ہے نہ تمام۔ کیونکہ اس کی بنیاد کمزور ہے۔ مضبوط نہیں۔ وہ کوڑا کرکٹ ہے جس کی بنیاد ٹیلے پر سمجھتا ہے اللہ کے حضور تو یہ کر اور جس حال میں تو ہے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے حصول میں کوشاں ہو۔

اے انسان! اے ظاہر میں اللہ کی مخلوق کو اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے! اور عمل الٰہی میں اپنے ارادے کو شریک ٹھہرانے والے! اور اے باطن میں اپنے نفس امارہ کو اپنے پروردگار کے ساتھ شریک کرنے والے! توحید و اخلاص کو اپنے قلب میں جاگزین کر۔

بیٹا! محبت حقیقی معنوں میں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہونی چاہیئے اور غیر اللہ کو اس میں داخل کرنا شرک ہے۔ اس لئے کہ قلب انسانی فطری طور پر اللہ تعالیٰ کا مسکن ہے لیکن جب غیر اللہ کو اس میں داخل

Marfat.com

کیا جاتا ہے تو یہ توحید الٰہی کی اہانت اور اس سے بغاوت ہوتی ہے
اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (المائدہ : ۹۴)

"میرے مومن و موحد بندے صرف مجھ ہی سے محبت رکھتے ہیں اور میں ان سے محبت رکھتا ہوں"

پھر ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ط (البقرۃ : ۱۶۵)

"جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت بہت بڑھ کر رکھتے ہیں"

لیکن مشرکین کے حق میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ط (البقرۃ ۱۶۵)

"اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کے سوا (اُس کے) ہمسر بنا لیتے ہیں۔ اُن سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں لیکن جو ایماندار ہیں وہ اللہ کی محبت بہت بڑھ کر رکھتے ہیں"

اے محب! اللہ تعالیٰ کی غیرت اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتی کہ تیرا قلب جو اس کی محبت اور ذکر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے وہ غیر اللہ میں الجھ کر رہ جائے۔ جب تو اللہ کی وحدانیت کے اس تقاضے کو سمجھے گا۔

Marfat.com

اور عارضی و فانی چیزوں سے کنارہ کشی کر کے ہمیشہ زندہ و باقی رہنے والی ہستی سے محبت و محویت اختیار کرے گا تو پھر اس کا لطف و کرم تیرا استقبال کرے گا اور دنیا و عقبیٰ میں ایک موحد کی حیثیت سے تجھے عزت و سطوت نصیب ہوں گے جو مشرکین اور غیر اللہ کے پرستاروں کو کبھی نصیب نہیں ہوتا۔

اپنی ظاہری و باطنی نگاہوں کو غیر اللہ سے ہٹا کر صرف ہستی باری تعالیٰ پر جمادو۔ مخلوقات کو نہ دیکھو بلکہ خالق کو دیکھو۔ اس کائنات کی جہات و اطراف کو نہ دیکھو بلکہ اُس غیر فانی اور ابدی ہستی کا مشاہدہ کرو جو زمان و مکان اور جہان و قیود سے بالکل آزاد و بالا تر ہے۔ اس لئے جب تک تیری نگاہ محض مخلوقات میں الجھی رہے گی تم پر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے اسرار منکشف نہیں ہو سکتے۔ لہذا توحید کی خاطر جب تم باقی تمام چیزوں سے روگردانی اختیار کرو گے اس وقت تیری چشم قلب پر اللہ تبارک و تعالیٰ فضل عظیم نازل فرمائے گا اور تم ازلی و ابدی حقائق کو نورِ ایمان کی روشنی میں اپنے سامنے دیکھو گے۔ پھر تمہارے باطن سے نورِ توحید تم پر جلوہ فگن ہوگا اور تمہارے اعضاء اور جوارح سے کرامات کا ظہور ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ پر ایک دفعہ نگاہ و توجہ مرکوز کرنے کے بعد اگر تم پھر غیر اللہ اور مخلوقات کو اپنی نگاہ و توجہ کا مرکز بناؤ گے تو شرک کا ارتکاب

Marfat.com

کردگے۔ تیری چشم قلب دھندلی ہو جائے گی۔ تو عذاب میں مبتلا ہوگا۔ جو تیرے شرک اور غیر اللہ میں مشغول و منہمک ہونے کی وجہ سے ہوگی۔ لیکن جب تو اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو واحد قرار دیتے ہوئے اپنے عشق وتوجہ کا مرکز بنائے گا۔ اس کے فضل وکرم پہ نظر رکھے گا اور اپنی اُمیدیں اور توقعات اُسی سے وابستہ کرے گا اور اپنے آپ کو اللہ کے ماسوا سے بیگانہ و ناآشنا بنائے گا تو خالقِ کائنات تمہیں اپنا قرب عطا فرمائے گا اور تمہیں مقام صدق میں جگہ دے گا۔ پھر وہ اپنی گوناگوں نعمتیں تمہیں وافر عنایت فرمائے گا۔ وہ ہر مشکل و تکلیف میں تیری امداد و اعانت فرمائے گا اور ہمیشہ تیرا حافظ و ناصر ہوگا۔ اس لئے لازم ہے کہ صرف اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ مخلوق سے تائی اور اللہ تعالیٰ سے باقی ہو جاؤ، جو مومن کی حیاتِ طیبہ کا انتہائی مقصود ہے۔

اے قوم! خلقت کی طرف متوجہ ہونا خالق سے منہ پھیرنے کے برابر ہے تمہیں نجات حاصل نہ ہوگی یہاں تک کہ نیّت سے حذاڈں سے کنارہ کشی اختیار کر کے اسباب کے سلسلہ کو توڑا ڈالو۔ اور اپنے نفع اور نقصان کے لئے خلقت کو ملجا و بادیٰ نہ سمجھو۔ تم دیکھنے میں تندرست مگر حقیقت میں بیمار ہو۔ صورت مالداروں کی اصل میں مفلس، چلتے پھرتے زندہ ہو مگر مردے موجود ہو مگر معدوم۔ یہ گریز اور روگردانی ذاتِ الٰہی سے کب تک؟ دنیا کی

Marfat.com

آبادی۔ آخرت کی ویرانی۔ ہر انسان کا ایک ہی دل ہے۔ ایک دل میں دنیا و آخرت اور خالق و مخلوق کیسے سما سکتے ہیں۔ یہ صریح جھوٹ ہے ایک ہی حالت اور ایک ہی دل میں یہ مجمع کیسے سما سکتا ہے۔

بیٹا! اس بات کی کوشش کرو کہ دنیا میں کسی دنیاوی چیز کی محبت نہ ہے جب یہ نعمت نصیب ہو جائے گی تو ایک لمحہ بھی اپنے نفس کے ساتھ نہ چھوڑے جاؤ گے۔ اگر بھولو تو یاد کرائے جاؤ گے۔ غفلت کرو گے تو بیدار کئے جاؤ گے۔ غرض تمہیں غیر کی طرف نظر کرنے کی مہلت نہ دی جائے گی۔

جب تمہیں یہ ذوق نصیب ہو گا تو تم خدا کو پہچان لو گے

نفاق والو! آفات اور مصائب تمہارے دلوں کے سروں پر سوار ہیں اولیاء اللہ جب اپنے دل کی آنکھوں سے غیر اللہ کی طرف نظر کرتے ہیں تو شرمندہ ہو کر اللہ کے پاس سکون کی طلب میں اپنی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔ اُس کے پاس سکون حاصل کرتے ہیں۔ خلقت پر اُن کی آنکھیں بند اور اللہ پر اعتراض سے ان کی زبانیں کٹ جاتی ہیں رات اور دن۔ مہینے اور سال ان پر گذرتے ہیں مگر وہ ایک ہی حالت پر قائم رہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حق میں ان کی طرف سے کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ وہ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں اگر تم اُنہیں دیکھو تو دیوانے کہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر جلال اور

Marfat.com

عظمت کے پردے کھولتا ہے تو اُن کا خوف اور بڑھ جاتا ہے۔ قریب ہے کہ اُن کے دلوں کے ٹکڑے اُڑ جائیں اور ان کا بند بند جدا ہو جائے۔ جب اللہ ان کی یہ حالت دیکھتا ہے تو اُن پر اپنی رحمت اور جمال۔ مہربانی اور اُمید کے دروازے کھول دیتا ہے۔ جس سے ان کو اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے۔

بناوٹ والے! یہ کیا ہے۔ تو کس بھروسے پر ہے! یہ امر دن کے روزوں۔ شب بیداری۔ بے مزہ طعام۔ نفس۔ حرص۔ عادت۔ نادانی اور مخلوق پر بھروسہ کرنے سے کمال کو نہیں پہنچتا۔ تجھ پر افسوس! اخلاص کے لئے خالص ہو۔ صدق کے ساتھ واصل اور قریب ہو۔ ہمت بلند کر بلند ہو گا۔ موافق ہو توفیق دیا جائے۔ راضی ہو تجھ سے اللہ راضی ہو گا جلدی کر تیرا حال پورا کیا جائے گا۔ اے خدا! ہمارے کاموں کا دنیا میں والی بن۔ ہمیں ہمارے نفسوں اور مخلوق میں سے کسی کے سپرد نہ کر۔

نبوّت و شریعت

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بیٹا! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرتبہ نبوت سے نوازا گیا تو کئی سال تک آپ نے اُس کا اعلان نہ فرمایا آپ اُسی میں مدغم

Marfat.com

رہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط (المائدہ:۶۷)

"اے رسول! جو کچھ رب نے تیری طرف اُتارا ہے اس کو (لوگوں تک)

پہنچا دے۔"

لیکن تو جو چیز دیکھتا ہے اس کو ظاہر کر دیتا ہے اگر تیرے گھر میں کسی کے کپڑوں کی گٹھڑی گر پڑے۔ تو تُو اپنا دروازہ کھول دیتا ہے اور اعلان کرتا پھرتا ہے کہ یہ مجھ سے خرید لو ہو سکتا ہے وہ ہمسایوں کی عاریت یا امانت ہو قلب کی اصلاح چار چیزوں سے ہوتی ہے پہلی نقمہ میں نظر آتی ہے۔ دوسری عبادت کے لئے فراغت میں۔ تیسری کرامت کی حفاظت میں اور چوتھی جو چیز اللہ سے روکے اس کی ترک میں۔

لیکن لقمہ کی طرف تو غور ہی نہیں کرتا۔ یہ امر کافی پرہیز اور اس کے سامنے ٹھہرنے اور دین کے لئے حفاظت کی دعا کرنے سے ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

تَفَرَّغُوْا مِنْ ھُمُوْمِ الدُّنْیَا مَا اسْتَطَعْتُمْ

(حتی الامکان دنیا کے فکروں سے فارغ ہو جاؤ)

دنیا سے جاہل! اگر تو پہچانتا تو کبھی طلب نہ کرتا۔ اگر تیرے پاس آتی ہے تو مصیبت میں مبتلا کرتی ہے۔ اگر جاتی ہے تو حسرت چھوڑ جاتی ہے

Marfat.com

اگر تو اللہ کو پہچانتا تو اُس کے غیر کو بھی پہچان لیتا۔ لیکن تُو اللہ سے اور اس کے رسولوں اور نبیوں اور اللہ کے دوستوں سے بے خبر و جاہل ہے

اللہ والو! تم سے رسالت اور نبوت تو گئی۔ اب ولایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهٖ

(عزت تو خدا کی ہے پھر اُس کے رسول کی اور پھر ان کی جنہوں نے دعوت ایمان کو قبول کیا) اور اللہ والوں اور صدیقوں کی عزت ہے

دنیا دریا ہے اور شرع جہاز ہے۔ اللہ کا لطف ناخدا ہے جس نے شریعت کی متابعت نہ کی وہ دنیا کے دریا میں غرق ہو گیا۔ لیکن جس نے شرع کے جہاز پر ٹھکانہ کیا اور اس پر قائم رہا تو ملّاح اس کو اپنا نائب بنا لیتا ہے یہی حال اُس شخص کا ہے جس نے دنیا کو ترک کیا اور علم کے ساتھ مشغول ہوا اور اذیت پر صبر کیا تو وہ شرع کا محبوب ہو جاتا ہے جو محبت میں صادق ہوتا ہے وہ محبوب کے سوا غیر کے پاس نہیں ٹھہرتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط (التوبۃ : ۱۱۱)

"بے شک اللہ نے ایمانداروں سے اُن کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں اور بدلہ اُن کے لئے جنت ہے، نفس اور مال اللہ کے سپرد کر اور جنت حاصل کر لے۔"

Marfat.com

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے طریق سے پہلے رفیق۔ گھر سے پہلے ہمسایہ۔ وحشت سے پہلے غمخوار۔ مرض سے پہلے پرہیز۔ بلا سے پہلے صبر اور قضا سے پہلے رضا طلب کی تھی۔ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے علم حاصل کرو۔ اور اُن کے اقوال اور افعال کی تابعداری کرو پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بحرِ مصیبت میں اُن پر مہربانی فرمائی انہیں بحرِ بلا میں تیرنے کی تکلیف دی اور تیرنے والا خود تھا۔ اُن کو دشمن پر حملے کی تکلیف دی تو اُن کے ساتھ خود سوار تھا۔ اُن کو بلند چوٹی پر چڑھنے کی تکلیف دی اور اپنا ہاتھ اُن کی کمر میں ڈال رکھا تھا۔ اُن کو طعام پر دعوتِ خلقت کی تکلیف دی اور خرچ اپنے پاس سے کیا یہ باطنی اور پوشیدہ مہربانی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر ۷)

"جو کچھ رسول لایا ہے لے لو اور جس سے منع کیا ہے رُک جاؤ"

اللہ اور رسول کے امر کے وقت درندے بن جاؤ اور ان کی نہی کے وقت بیمار ہو جاؤ قضا اور قدروں کے آنے کے وقت مر جاؤ اور اس کے ساتھ ہی لوگوں سے حسن خلق کے ساتھ پیش آؤ

اللہ اور اس کے رسولوں اور صالحین بندوں اور اس کے دوستوں سے

Marfat.com

نادا قف! اُن کے نفسوں اور عادتوں اور اُن کی دنیا اور آخرت سے جاہل!
ان پر اللہ کے احکام میں گونگے ہو جاؤ۔ خاموش رہو۔ یہاں تک کہ بُلائے
اور حرکت دئے جاؤ۔ کھڑے کئے جاؤ اور چلے آؤ۔

اے بے خبر! جس کا علم خواہش پر غالب آئے اُسی کا علم نافع ہے
فائدہ مند کیوں نہ ہوگا۔ حالانکہ اُس نے مخلوق کے دروازے بند کئے اور
صرف حق تعالیٰ کا دروازہ کھولا۔ جو سب سے بڑا دروازہ ہے۔ جب بندے
کے لئے یہ بند اور کشاد صحیح ہو جائے تو اُس سے رحمت دور ہو جاتی ہے
اور خلوتِ الٰہی آتی ہے۔ اس کے قلب کی طرف نعمت آتی ہے اور لال و جواہر قربان
ہوتے ہیں۔ اُس کے پاس خزانے آتے ہیں پوست جھڑ جاتے ہیں اور مغز
رہ جاتا ہے۔ حرص کا دروازہ بند اور مغلوب اور کمزور ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ
کی طرف راستہ کھل جاتا ہے۔ اس پر صراط مستقیم ظاہر ہو جاتا ہے۔ یعنی مراد کا
راستہ جو راستہ گذشتہ نبیوں اور رسولوں اور اولیاء اللہ کا ہے۔ یہ راستہ کیا
ہے! صفائی کا راستہ بغیر کدورت کے۔ توحید کا راستہ بغیر شرک کے تسلیم کا
راستہ بغیر نزاع کے۔ صدق کا راستہ بغیر جھوٹ کے خالق کا راستہ بغیر مخلوق
کے۔ سبب والے کا راستہ بغیر سبب کے۔ یہی وہ راستہ ہے جس پر دین کے
امیر اور معرفت کے شہنشاہ چلے ہیں۔

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُنہیں لوگوں سے ہیں۔ کہ

Marfat.com

جن پر دنیا پیش کی گئی۔ آپ خدمتِ الٰہی میں لگے رہے اور دنیا میں مشغول نہ ہوئے۔ دنیاوی لذات کی طرف کامل زہد اور کامل اعراض کے باعث متوجہ نہ ہوئے۔ آپ پر زمین کے کل خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر واپس کر دیں

رَبِّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ مَعَ الْمَسَاکِیْنِ

(میرے رب! مجھے مسکین کی زندگی اور مسکین کی موت عطا فرما اور قیامت کے دن بھی میرا حشر مسکینوں کے ساتھ کرنا)

حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زہد نہایت ہی کامل ہے ورنہ اپنی قسمت کے لکھے ہوئے کی ترک پر کون قادر ہے۔

حضرت انبیاء علیہم السلام اپنے ابتدائی احوال میں کسب کرتے اور قرض لیتے اور پابند اسباب رہتے ہیں۔ اور آخر میں توکل کرتے ہیں۔ کسب اور توکل کو شروع اور آخر میں شریعت اور حقیقتاً جمع کر لیتے ہیں۔

محروم! کسب کو چھوڑ کر لوگوں کے ہاتھوں پر توکل نہ کر کہ ان سے بھیک مانگے اور قدروں کی نعمت کی ناشکری کرے ورنہ اللہ تعالیٰ غضبناک ہو کر تجھے اپنے سے دور کر دے گا۔ کسب کی ترک اور لوگوں سے بھیک مانگنا نیدے کے لئے عذاب الٰہی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام

Marfat.com

کا ملک جب جاتا رہا تو آپ کو کئی چیزوں سے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ منجملہ اُن کے ایک عذاب لوگوں سے بھیک مانگنا بھی تھا۔ آپ اپنی بادشاہی کے زمانہ میں کسب کر کے کھاتے تھے۔

اے قوم! شرع کی موافقت تو تم سے جاتی رہی ظاہری اور باطنی ہاتھوں سے تم اُسے ترک کر بیٹھے۔ تم اپنے نفسوں اور خواہشات کی پیروی میں مشغول ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بربادی پر دن بدن مغرور ہو رہے ہو کہ جس نے اپنا عذاب اور تشدد اُٹھا رکھا ہے آخرت میں سب طرف سے مار پڑے گی۔ مواخذہ اور گرفت کرے گا۔

اے قوم! صبر کرو۔ کیونکہ دنیا کی زندگی آفات اور مصیبتوں سے بھری ہے دنیا کی کوئی نعمت نہیں مگر اس کے پہلو میں عذاب ہے کوئی خوشی نہیں مگر اس کے پہلو میں غم ہے۔ کوئی فراخی نہیں مگر اس کے پہلو میں تنگی ہے دنیاوی زندگی کے مفاد شریعت کے دائرے میں رہ کر حاصل کرو۔ دنیاوی لذّات سے جو مرض پیدا ہوا ہے اس کا شریعت ہی علاج ہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں آپؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا مصائب فقر کے باندھنے کے واسطے ایک چادر تیار رکھو۔ ایک دوسرے شخص نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا تم بلا اور مصائب کے لئے چادر تیار رکھو۔ اللہ اور رسول کی محبت میں بلا اور فقر لازمی ہے اسی واسطے ایک عارف کامل نے بیان کیا ہے کہ محبت میں تمام قسم کے مصائب ہیں اگر تم دعویٰ محبت نہ کرو تو بچ رہو۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دم بھرنے لگ پڑے اس محبت کا تازیانہ بلا اور فقر پر ثابت قدم رہنا ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ۳۰)

کہو اگر تم اللہ سے محبت کرتے تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا

کسی مومن کا اپنی ذات سے یہ کہہ کر خیر باد کہہ کر مشروع چیزوں کو اختیار کر لینے اور اتباع احکام شریعت کرنے ہی سے سلوک کی ابتدا ہوتی ہے اور اس کا منتہا تحت درجہ تقدیر الٰہی کی موافقت ہے احکام شریعت اور حدود اللہ کی حفاظت و نگہداشت کے ماتحت زندگی بسر کرنا صفات انسانیت کی انتہا ہے اور سیرت و کردار کی تکمیل ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقاضائے بشریت کی حلال و جائز تعمیل کے باوجود اتباع احکام شریعت میں بھی امت کے لیئے ایک کامل نمونہ تھے اور ایسا اسوہ حسنہ ہیں کے متعلق خود ذات باری تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ

Marfat.com

يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (الاحزاب: ۲۱)

جو لوگ اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے نبیؐ کی زندگی ایک بہترین مثال ہے۔"

یاد رکھو اتباعِ سنت کرنے پر تمہارے باطن میں اللہ کی توحید و معرفت کا نور جلوہ فگن ہوگا اور تم بذاتِ خود حسنِ عمل اور تقویٰ کا ایسا پیکر بن جاؤ گے جو مخلوقِ خداوندی کے لئے قابلِ اتباع ہوگا۔ ظاہر و باطن میں تمہارے تمام احوال شریعت کے ترجمان ہوں گے اور لوگ تمہاری محبت سے مستفید ہونے کے لئے بے تاب رہیں گے۔ پھر تمہاری سیرت اور باطنی امور کا تعلق براہِ راست اللہ تعالیٰ سے ہو جائے گا اور تم کشفِ حکمت و معرفت کا مرکز بن جاؤ گے۔ اب تمہارے حدودِ شرعی کی نگہداشت ہوگی۔ تمہیں احوالِ الٰہی سے موافقت نصیب ہوگی اور تمہیں اتباعِ سنتِ نبویؐ کی توفیق مرحمت فرمائی جائے گی۔ اگر حوائجِ بشریت اور ضروریاتِ اتباعِ شریعت کے تحت ہوں تو دعا و التجا کی صورت میں بندہ کو بارگاہِ ایزدی سے قریب تر کرتے چلے جاتے ہیں اور مومن کا خدا سے تعلق مضبوط و استوار کرنے میں معاون بن جاتے ہیں۔

بیٹا! قرآن مجید پر عمل اس کے اُتارنے والے (اللہ) سے واقف کرائے گا۔ سنت پر عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف کرائے گا۔

Marfat.com

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہمت اور قلبِ مبارک سے اولیاء اللہ کے دلوں کو گھیرے رہتے ہیں آپ ہی ان کو خوشبودار معطر فرماتے ہیں آپؐ ہی اُن کے باطنوں کو صفائی اور زینت بخشتے ہیں۔ آپؐ ہی اُن کے لئے دروازہ کھولتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی باطنوں اور دلوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان سفیر اور قاصد ہیں۔ جب تم ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف ایک قدم بڑھتے ہو تو جنابؐ از حد خوش ہوتے ہیں۔

اے، خدا! اپنے بندوں صالحین و مقربین میں سے کسی بندے سے میری رہبری فرما۔ کہ جو میری راہنمائی کرے اور تیری معرفت کا راستہ بتائے۔ سبب کا ہونا ضروری ہے ورنہ تو قادر ہے بغیر انبیاء کے بھی ہدایت کر دیتا۔ جو کوئی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے اور شریعت کو ایک ہاتھ میں اور قرآن مجید کو دوسرے ہاتھ میں نہ پکڑے اور ان کے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی طرف نہ پہنچے تو خود برباد ہے۔ اور دوسرے کو برباد کرتا ہے خود بہکا ہے اور دوسرے کو بہکاتا ہے۔ یہ دونوں حق تعالیٰ کی طرف راستے ہیں قرآن شریف پتہ دیتا ہے۔ اور سنت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راستہ دکھاتی ہے۔

بیٹا! میں نے کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ اور اعمال میں اخلاص اور اُن پر قائم رہنے کا واضح بیان کر دیا ہے۔ میں تمہارے

Marfat.com

عالموں کو جاہل اور زاہدوں کو دنیا کا طالب اور راغب رخلقت پر توکل کرنے والے اور خدا کو بھولنے والے دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا غیر کا سہارا پکڑنا لعنت کا سبب ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

مَلْعُوْنٌ مَّلْعُوْنٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهٗ بِمَخْلُوْقٍ مِثْلِهٖ

(وہ شخص ملعون ہے ملعون ہے جو اپنے جیسی مخلوق پر بھروسہ کرے)

اور نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَعَزَّزَ بِمَخْلُوْقٍ فَقَدْ ذَلَّ

(جو شخص مخلوق سے عزت چاہے وہ ذلیل ہے)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اسی صورت میں مکمل ہو سکتی ہے کہ جو کچھ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے اس پر عمل کیا جائے جب حضورؐ کے حکم کی تعمیل کرو گے تو حضورؐ تمہارے قلب اور باطن پر توجہ فرما کر دونوں کو حق تعالیٰ کے جہاز بنا دیں گے۔

اے قوم! صبر کرو کیونکہ دنیا کی زندگی آفات اور مصیبتوں سے گھیرا ہے بہت کم بچے۔ دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں مگر اس کے پہلو میں عذاب ہے کوئی خوشی نہیں مگر اس کے ساتھ رنج ہے کوئی فراخی نہیں مگر اس کے ساتھ

Marfat.com

تنگی ہے۔ دنیاوی زندگی کے مقاد شریعت کے دائرے میں رہ کر حاصل کرو۔ دنیاوی لذات سے جو مرض پیدا ہو اس کا شریعت ہی علاج ہے۔ شرعی حدود کو توڑنے سے بچو، جس کی طرف ظاہری اشارہ ہے باطنی نہیں اور امر پہ عمل کرنے والے برگزیدہ صالحین ہیں۔ ہمارے لئے شرع کے دائرے سے باہر کوئی ہدایت نہیں۔ اس امر کی معرفت اُسی شخص کو ہے جو اس کے اندر ... آئے۔ خالی صفت کرنے سے معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ اپنے سب کاموں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گذار بن جاؤ۔ کمر میں باندھ کر آپ کی تابعداری اور امر و نہی کے نیچے رہو۔ یہاں تک کہ فرشتہ موت اللہ کی طرف بلائے۔ اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کر کے بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہو جاؤ۔

خلافت

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت تمام انبیاء کی امتوں سے افضل ترین ہے اور جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایمان لائے وہ اُمتِ محمدیہ میں سے افضل ترین ہیں کہ انہوں نے تصدیق کی۔ بیعت کی۔ کفار سے جہاد کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے تن۔ من۔ دھن کو قربان کیا۔ ان لوگوں

Marfat.com

میں سے افضل وہ اصحاب ہیں جو حدیبیہ میں، بیعت رضوان میں موجود تھے اور جنگ بدر میں آپؐ کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔

ان تمام میں افضل تر وہ دس اصحاب ہیں جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت ہونے کی گواہی دی اور وہ بزرگ یہ ہیں ابوبکرؓ۔ عمرؓ عثمانؓ۔ علیؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ سعدؓ۔ سعیدؓ اور ابوعبیدہ بن الجراحؓ۔ اور ان دس میں سے افضل ترین چار خلفاء پسندیدہ خصائل و نیکو کار ہیں۔ اور ان چاروں میں سے افضل حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ۔

حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ خلافت دو سال اور کچھ ماہ۔ حضرت عمرؓ کا زمانہ خلافت دس سال۔ حضرت عثمانؓ کا بارہ سال اور حضرت علیؓ (اور حضرت حسنؓ) کا زمانہ خلافت چھ برس ہے۔ یہ دورِ خلافت تیس سال رہا۔ اس کے بعد حضرت معاویہؓ اٹھارہ برس خلیفہ رہے اس سے پہلے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں وہ شام پر بیس سال تک حکمرانی کر چکے تھے۔

خلافت تمام اصحاب کی مرضی و اتفاق سے تھی اور وہ چاروں اپنے اپنے زمانہ خلافت میں باقی تمام اصحاب سے افضل و بزرگ تر تھے۔ خلافت تلوار اور غلبہ اور قہر سے مقرر نہ ہوئی تھی اور نہ اس خیال سے کہ فلاں شخص فلاں سے بہتر ہے بلکہ باہمی اتفاق و رضامندیِ صحابہ مہاجرین و انصار سے خلیفہ

Marfat.com

مقرر کیا جاتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد انصار میں سے کچھ لوگ اُٹھے اور مہاجرین سے کہنے لگے۔ ایک ہم میں سے اور ایک تم میں سے امیر ہو۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو امامت کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اُنہوں نے کہا یہ سچ ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کون شخص یہ تہ ہو سکتا ہے کہ ابوبکرؓ کے آگے امامت کرے۔ تب انصار نے کہا کہ پناہ خدا کی ہم حضرت ابوبکرؓ پر پیش قدمی کریں اور ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کون شخص ہے جو حضرت ابوبکرؓ کو اُس مقام سے دور کرے جہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں امامت کرنے کو فرمایا اس پر تمام اصحابؓ نے باتفاق کہا کہ حضرت ابوبکرؓ پر سبقت کرنا ہم لوگوں کو گوارا و روا نہیں اور ہم خدا کی جناب میں استغفار کرتے ہیں پس انصار و مہاجرین نے متفقہ طور پر حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور اس بیعت میں حضرت علیؓ اور زبیرؓ بھی شریک تھے۔

روایت صحیح میں وارد ہے کہ جب بیعت ہو چکی تو حضرت ابوبکرؓ تین دن تک کھڑے ہو کر فرماتے رہے کہ جس کسی نے مجھ سے کراہت کے ساتھ بیعت کی ہو وہ واپس لے لے۔ سب سے پہلے حضرت علیؓ نے کھڑے

Marfat.com

ہوکر کہا کہ ہم آپؓ کے عہد کو نہیں توڑتے اور نہ ہی اس سے بازگشت کرتے ہیں کہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم فرمایا اور وہ کون ہے جو آپؓ کو پیچھے کرے اور معتبر و مستند لوگوں سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے بارے میں بہت سعی کرتے رہے۔

عبداللہ بن الکواء سے روایت ہے کہ وہ جنگ جمل کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے ساتھ خلافت کے بارے میں کچھ عہد کیا ہے آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اس پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ حقیقت تو اسلام کی فلاح و بہبود ہے اس لئے قولِ رسولؐ کی متابعت میں میں نے بھی رضامندی اختیار کی اور خلافت حضرت ابوبکرؓ کے سپرد کی کیونکہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے ایام میں فریضہ اقامتِ نماز میں حضرت ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ جب حضرت بلالؓ ہر نماز کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اطلاع کے لئے حاضر ہوتے تو آپؐ فرماتے کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ امامت کریں۔

ابن بطہ نے اپنے اسناد میں روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپؐ کے بعد خلیفہ کون ہوگا حضورؐ

Marfat.com

نے فرمایا کہ اگر ابوبکرؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو اُس کو صاحب امانت۔ تارک الدنیا۔ اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والا پاؤ گے۔ اور اگر عمرؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو اُس کو قوی امین پاؤ گے۔ کہ حقوقِ خدا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے گا۔ پس اسی سبب سے لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر اتفاق کیا۔

امام احمد بن حنبلؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت بنصِ روشن ثابت ہوئی اور یہی مذہب امام حسن بصریؒ اور ایک جماعتِ محدثین کا ہے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر ہمارا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے پروردگارِ عزوجل سے سوال کیا کہ میرے بعد علی ابن ابی طالب کو خلیفہ مقرر فرمائے۔ فرشتوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اور تیرے بعد خلیفہ حضرت ابوبکرؓ ہوں گے۔

ابنِ عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرتِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے اور تھوڑے روز زندہ رہیں گے اور مجاہدؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہونے سے قبل مجھ سے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے۔ ان کے بعد عمرؓ۔ ان کے بعد عثمانؓ اور پھر آپؓ (علیؓ) اور جب ابوبکرؓ نے خلافت حضرت عمرؓ کے سپرد کی تو سب صحابہؓ نے بیعت کی تو حضرت عمرؓ کا لقب امیر المومنین رکھا۔

Marfat.com

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اصحاب نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کہ قیامت کو آپؓ پروردگار کو کیا جواب دیں گے کہ حضرت عمرؓ کو آپؓ نے ہمارے اوپر امیر مقرر کیا حالانکہ اُن کے مزاج کی سختی سے آپ واقف ہیں آپؓ نے فرمایا کہ میں یہ جواب دوں گا کہ تیرے بندوں میں سے بہترین بندے کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

خلافت حضرت عثمانؓ کی رضامندی اور اتفاق رائے صحابہ سے قرار پائی۔

حضرت عمرؓ نے اپنی اولاد کو خلافت سے خارج کیا اور چھ شخصوں کے مشورہ سے خلیفہ مقرر کیا اور وہ یہ ہیں۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ سعد بن ابی وقاصؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ وہ سب اس مشورے میں قائم رہے عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ میں خدا اور رسول خدا کے کاموں کے واسطے مسلمانوں پر حاکم تجویز کرتا ہوں، اور حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ آپؓ عہدِ خدا اور رسولِ خدا کے ذمہ دار ہیں جب ہم آپؓ کی بیعت کریں تو آپؓ خدا اور رسول کے واسطے سے نصیحت کریں مسلمانوں کے ادائے فرائض حق میں کوشش کریں۔ سیرت اور روشِ رسالتمآبؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کو اختیار کریں۔ حضرت علیؓ نے اس خوف سے کہ مبادا اس طور و روش پر قادر نہ ہو سکوں خلافت کو قبول نہ کیا۔ اس کے بعد عثمانؓ کا ہاتھ پکڑا اور جو کچھ حضرت علیؓ سے کہا تھا وہی اُن سے کہا۔ حضرت عثمانؓ نے قبول کیا۔ اس پر سب نے حضرت عثمانؓ کی بیعت کی اور حضرت علیؓ نے بھی ان

Marfat.com

کی بیعت کی۔ پھر عام لوگوں نے بھی اُن کی بیعت کی اور باتفاقِ صحابہؓ حضرت عثمانؓ خلیفہ مقرر ہوئے اور مرتے دم تک سچائی سے خلافت کی۔

ابو عبداللہ بن بطہ نے محمد بن حنفیہؓ (پسر حضرت علیؓ) سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اس وقت حضرت علیؓ کے پاس موجود تھا جس وقت لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو محصور کر لیا تھا۔ ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا اور کہا کہ امیر المومنین عثمانؓ قریب ہیں کہ قتل کر دئے جائیں۔ یہ سُن کر حضرت علیؓ اُٹھے لیکن میں نے اُن کی کمر پکڑ لی کہ مبادا یہ جاویں اور ہلاک کر دئے جائیں حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے چھوڑ دے اور پھر حضرت عثمانؓ کے گھر گئے اور اندر جا کر دیکھا تو عثمانؓ مار ڈالے گئے تھے۔ پھر آپؓ اپنے گھر واپس تشریف لائے اور دروازہ بند کر لیا۔ لوگ جمع ہوئے اور دروازہ کو اُکھاڑ ڈالا اور حضرت علیؓ سے کہا کہ عثمانؓ تو مار ڈالے گئے اور ہمیں بغیر خلیفہ مقرر کئے چارہ نہیں اور آپ سے زیادہ لائقِ خلافت کسی کو ہم نہیں جانتے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے خلیفہ نہ بناؤ میں تمہاری نیابت ہی میں بہتر ہوں لیکن لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم آپؓ سے زیادہ اور کسی کو خلافت کے لائق نہیں سمجھتے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے ہی خلیفہ مقرر کرنا چاہتے ہو تو میں مسجد میں جاؤں گا۔ جس کسی کو مجھ سے بیعت کرنا ہے اعلانیہ کرے۔ پس آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے بیعت کی اور خلیفہ بنایا۔ آپؓ وقت شہادت تک سچے امام تھے

Marfat.com

امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کا حضرت طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ معاویہؓ اور حضرت عائشہؓ سے جنگ کرنے اور آپس میں نفاق کے متعلق ہمیں کلام نہیں کرنا چاہیئے۔ اسواسطے کہ نفاق کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن سے دور کرے گا۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ○ (الحجر: ۴۷)

"اور جو ان کے دلوں میں کدورت ہوگی ہم اُسے نکال دیں گے وہ بھائی بھائی تختوں پر آمنے سامنے ہوں گے"

کیونکہ ہر شخص نے بجائے خود درست تاویل کی۔ حضرت علیؓ خلافت کا (عہدہ) اور ادب قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اور دوسرے صحابہؓ حضرت عثمانؓ کے قتل کا قصاص طلب کرتے تھے کیونکہ قاتل حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے۔ اس لئے ہمارے لئے مناسب اور بہتر یہی ہے کہ ہم اس گفتگو سے باز رہیں بلکہ اس کو خدا کے سپرد کرنا چاہیئے وہ احکم الحاکمین ہے خود فیصلہ فرمائے گا ہم کو اس تنازعہ سے کیا کام ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے نفسوں کو عیوب سے پاک کریں اور ظاہر و باطن کو نیک اعمال سے آراستہ کریں۔

ایمان

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

Marfat.com

ایمانِ محکم کا درخت ایسے ہے کہ اس کی جڑیں مضبوط اور اس کی کونپلیں پھیلیے اور پھل لانے والی ہیں اس کی شاخیں بلند ہونے والی اور سائے کو پھیلانے والی ہیں۔ ایمان کا شجر ہر روز نشوونما پانے والا اور اللہ کی رحمت و کرم سے پھلنے پھولنے والا ہے۔ تیرے اس حال کو اللہ تعالےٰ نے دنیا و آخرت میں فلاح و بہبود اور برکات کا موجب بنایا ہے اور تجھے وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سُنیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ
جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (السجدۃ : ۱۷)

"کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کے لئے اعمال کی جزا کے طور پر اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کیا کیا چیزیں محفوظ و پوشیدہ رکھی گئی ہیں"

آخر تمام امور میں جو لوگ احکام الٰہی کی پیروی کریں گے اور تسلیم و رضا کا شیوہ اختیار کریں گے اُن کی دنیوی اور اخروی سعادتیں مقدر ہیں۔ اور اُن کا اطمینانِ قلب کبھی فنا نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس جن لوگوں نے اپنے خالق و معبود سے غفلت و روگردانی اختیار کی ہے اور محض دنیا کو اپنا معبود بنا لیا ہے وہ ایسی زمین شور کے مشابہ ہے جسے آبپاشی کوئی فائدہ

Marfat.com

نہیں پہنچاتی جس سے کوئی درخت نہیں اُگتا۔ کوئی پھل برآمد نہیں ہوتا جس میں کوئی کھیتی لہلہاتی نہیں۔ یہ صورت حال انسان کی اپنی غفلت اور معصیت کا نتیجہ ہے ورنہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو بندہ پر مشفق و مہربان ہے۔ وہ اس کی طمانیت، ترقی اور خوشحالی چاہتا ہے۔

اے بندہ حق! صرف اسباب دنیوی کے پرستاروں کے ایمان میں وہ تروتازگی و توانائی نہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے تیرے شجر ایمان کو تروتازگی بخشی ہے۔ یہ ایک مستقل اور غیر فانی قوت ہے جسے زمانہ کے تغیرات ہرگز متاثر نہیں کر سکتے۔ اگر انسان کے شجرِ حیات سے ایمان کا عنصر مفقود ہو جائے تو بالکل خشک و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ اور اس سے اپنی ذات کو یا بنی نوع انسان کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچ سکے گا۔ دنیا میں جس قدر انفرادی اور اجتماعی ترقیات و برکات ہیں وہ بلاشبہ نعمتِ ایمان ہی کا پھل ہیں۔ جن لوگوں میں ایمان نہیں وہ قرآن پاک کی تعلیمات کے مطابق کافر و مرتد ہیں اور دنیا و عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہیں

یاد رکھو! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رہنمائی اور نصرت و ہدایت سے دنیا پرست اغیار کو بھی جب چاہے ایمانِ محکم اور صبر و رضا کی نعمتیں عطا فرما سکتا ہے اور انہیں مقرب بارگاہ ایزدی بنا کر اولیاء اللہ میں شامل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ تاریخ میں اس کے شواہد موجود ہیں۔ وہ لوگ جو ایک لمحہ بھی غیر اللہ کی طرف محو نہ ہوئے عرفانِ توحید کے بعد ایسے فنا فی اللہ

Marfat.com

ہوئے کہ غیر اللہ کو ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ نہ دے سکے۔

بیٹا! اگر تُو رحمتِ خداوندی سے مایوس ہونے لگے تو سمجھ لے کہ تیرا یقین اور ایمان بہت کمزور ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شرائط کے ساتھ مومن سے جو وعدے فرمائے ہیں اُن کی خلاف ورزی وہ ہرگز نہیں کرتا اور جب تیرے دل میں یقین و ایمان محکم ہو جائیں گے تو خالقِ کائنات فرمائے گا "آج کے دن سے تُو ہمارا محبوب و مقرب ہے اور ہماری رحمتیں تیرا استقبال کرتی رہیں گی" اور یہ خطاب تم سے بار بار ہوگا۔

اور پھر تو خدا کے برگزیدہ بندوں میں سے ہو جائے گا

ایسی حالت میں تیرا کوئی ذاتی ارادہ اور مطلب باقی نہ رہیں گے بلکہ تو ارادۂ الٰہی کی موافقت ہی میں روحانی نور و سرور محسوس کرے گا۔ اللہ کے سوا تمام دیگر اشیاء سے بے نیاز و بے رغبت ہو جائے گا۔ اور شرک کی تمام آلائشوں سے بالکل پاک ہو جائے گا۔

اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ تجھے مرتبۂ تسلیم و رضا مرحمت فرمائیگا۔ اس کی حمایت و خوشنودی کا تم سے وعدہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی ظاہری و باطنی نعمتیں تیرے لئے وافر ہوں گی اور تُو اُن کی روشنی میں ذات و صفات کا مشاہدہ کرے گا۔ کلام اللہ کے علوم و معارف تیری چشمِ بصیرت پر

Marfat.com

بے نقاب کر دئے جائیں گے۔ تیری باطنی تجلیات میں اضافہ کیا جائے گا۔ اور تجھے خدا کی طرف سے شرح صدر عطا کیا جائے گا۔ تیرے کلام کو معمور حکمت کیا جائے گا اور تمہیں دنیا و عقبیٰ میں تمام انس و جن اور مخلوقات میں محبوب و محترم بنایا جائے گا۔ کیونکہ خالق کائنات کے اتباع سے تم نے مخلوق کو مطیع کر لیا۔ اللہ کی محبت مخلوق کی محبت کی ضامن ہے۔ تمہیں اللہ کا قرب نصیب ہو گا اور جنت المادیٰ کی تمام نعمتیں تمہیں عطا کی جائیں گی۔

جب تک تمہارا ایمان ناقص ہے سب کچھ چھوڑ کر اکل حلال کے حصول کی کوشش کرو۔ تاکہ مخلوق کے محتاج نہ بنو۔ اور دین بیچ کر اُن کے مال حاصل نہ کرو۔ جب تمہارا ایمان قوی اور کامل ہو جائے اپنے دل سے تمام چیزوں کو نکال کر اور بہت سے خداؤں سے الگ ہو جاؤ۔ تمہارا قلب تمہارے شہر۔ اہل۔ دکان اور جان پہچان سے نکل جائے۔ اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اپنے اہل و عیال۔ بھائیوں اور دوستوں کو دے ڈالو۔ تمہاری حالت ایسی ہو جائے گی کہ گویا ملک الموت نے تمہاری روح قبض کر لی ہے۔ اور موت کے اُچکنے والوں نے اُچک لیا ہے۔ زمین پھٹ گئی اور تم اُس میں سما گئے ہو۔ قضا و قدر کی سالقہ موجوں نے تمہیں اُٹھا کر بحر علم میں غرق کر دیا۔ ہے جب تم اس مقام پر پہنچ گئے اس وقت عالم اسباب تمہیں کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا

Marfat.com

اسباب کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے باطن پر نہیں۔

ریاکار! تمہاری زبان پرہیزگار اور دل گنہگار ہے۔ زبان اللہ کی تعریف کرنے والی اور دل انکار کرنے والا ہے۔ تمہارا ظاہر مسلمان اور باطن کافر ہے ظاہر توحید والا اور باطن بت پرست ہے۔ تمہارا زہد اور دین ظاہری ہے اور باطن کافرو بے دین ہے۔ جیسے بول پر سفیدی۔ جب تم ایسے ہو جاتے ہو تو شیطان تمہارے دل پر قبضہ جما لیتا ہے

بیٹا! کیوں ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور ایمان نہیں لاتے۔ ایمان ہی آفتوں کا مقابلہ کرنے والا ہے۔ ایمان ہی ہمارے بوجھ کے نیچے صابر ہے۔ وہی دشمن کو پچھاڑنے والا اور قتل کرنے والا ہے۔ ایمان ہی اپنی خوبیوں کے باعث مکرم ہے۔ ایمان اللہ کی تعظیم کرتا ہے۔ حرص شیطان کے اغراض کی آبرو کرتی ہے۔ جس کو اللہ کے دروازے تک رسائی نہیں وہ مخلوقات کے دروازے پر بیٹھتا ہے جس نے خدا کا رستہ چھوڑ دیا اور بہکا وہ مشرک ہے

اے قوم! کتاب اللہ کی عزت کرو۔ اس سے ادب سیکھو۔ خدا اور تم میں وصال کرنے والا قرآن مجید ہی تو ہے۔ اس کو مخلوق نہ بناؤ۔ اللہ فرماتا ہے کہ یہ میری کلام ہے اور تم کہتے ہو کہ یہ اس کی کلام نہیں جس کسی نے اللہ کا رد کیا اور قرآن مجید کو مخلوق بنایا اس نے صریح کفر کیا۔ بلکہ یہ قرآن مجید سے بیزاری ہے۔ قرآن پاک تلاوت کیا گیا۔ سنا یا گیا۔ دیکھا گیا اور صحیفوں میں لکھا گیا

Marfat.com

یہ خالقِ کائنات کی پاک کلام ہے۔

حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں قلم مخلوق ہے اور قرآن جو اس سے لکھا گیا غیر مخلوق ہے۔ قلب مخلوق ہے لیکن جو قرآن اس پر نازل ہوا اور حفظ کیا گیا غیر مخلوق ہے۔

اے قوم! قرآن مجید سے عمل کے ساتھ نصیحت پکڑو۔ اس میں جھگڑا نہ کرو اعتقاد کے کلمات تھوڑے اور اعمال بہت زیادہ ہیں۔ اپنے دلوں سے تصدیق اور اعضاء سے عمل کرو۔ جو چیز نافع ہے اس میں مشغول ہو جاؤ۔ ناقص اور زائل عقلوں کی طرف توجہ نہ دو۔

تجھ پر افسوس! جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچتا ہے اور دین میں خسارہ اٹھاتا ہے۔ اگر تمہیں عقل ہو تو سمجھو۔ حالانکہ تم اپنی سب باتوں میں جھوٹے ہو۔ پھر تم اللہ کو گواہ پیش کرتے ہو اور خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو۔ عنقریب تجھ پر مصیبت آئے گی۔

بیٹا! ضعف ایمان کے وقت خاص اپنے نفس کی حفاظت کر جب ایمان مضبوط ہو جائے تو اپنے اور اہل و اولاد اور مخلوق کی طرف توجہ کر ان کی طرف زیادہ رجوع نہ کر یہاں تک کہ تقویٰ کی ذرہ پہنے۔ اپنے قلب کے سر پر ایمان کا خود رکھ۔ تیرے ہاتھ میں توحید کی تلوار ہو۔ تیرا ترکش قبولیت دعا کے تیروں سے پُر ہو۔ توفیق کے گھوڑے پر سوار ہو۔

Marfat.com

اور فوجی قواعد، تیغ زنی اور نیزہ بازی سیکھ کر دشمنانِ خدا پر حملہ آور ہو۔
تم پر ایمان لازم ہے۔ پھر یقین اور پھر فنا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔
نہ اپنے اور غیر کے ساتھ۔ تمہیں لازم ہے کہ صرف اللہ ہی کے رہو اور
اُسی کے ساتھ محبت رکھو۔ کیونکہ دنیا و آخرت کی مشقت میں وہی تمہارے
لئے کافی ہے۔ زندگی اور موت میں وہی محافظ ہے۔ تمہارے حالات
میں وہی مصائب کا دور کرنے والا ہے۔
عقل والا بن، جھوٹ نہ بول۔ تو کہتا ہے کہ تو صرف خدا سے ڈرتا ہے
حالانکہ تو غیر سے ڈرتا ہے۔ جن اور انسان اور فرشتے سے نہ ڈر۔ بولنے والے
اور چپ رہنے والے حیوانوں سے نہ ڈر۔ دنیا اور آخرت کے عذاب سے نہ
ڈر۔ صرف عذاب دینے والے ہی سے ڈر۔ عقلمند اللہ کے بارے میں کسی
ملامت کرنے والے سے نہیں ڈرتا۔ اور غیر اللہ کا کلام سننے سے بہرا ہوتا
ہے۔ ریاکار کو اخلاص والے کے سوا اور کوئی نہیں پہچان سکتا کیونکہ
وہ بھی پہلے اس میں گرفتار تھا۔ اولیاء اللہ کے راستے میں ریاکاری
ایک گھاٹی ہے کہ جس پر سے اُنہیں گذرنا پڑتا ہے۔
حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ کے
پاس ابتدائے طالب علمی میں پانچ دینار کمر پر کسے رہتے تھے آپ
اُن سے خرچ کرتے اور علم پڑھتے اور آپ اُن کو ہاتھ سے بچا کر فرمایا

Marfat.com

کرتے تھے کہ اگر یہ نہ ہوتے تو لوگ ہمیں پاؤں سے روند ڈالتے۔ لیکن علم سے فراغت کے بعد جب آپ کو معرفت الٰہی نصیب ہوئی جسنے دنیا بچے تھے ایک ہی دن میں فقیروں میں تقسیم کر دئے۔ اور فرمایا " اگر آسمان لوہے کا بن جائے اور کچھ نہ برسائے۔ زمین سنگ خارا ہو جائے اور کچھ نہ اگائے اس صورت میں بھی اگر میں رزق کا فکر کروں تو پکا کافر ہوں" نیک کمائی اور خدا سے تعلق کو لازم پکڑو۔ یہاں تک کہ ایمان قوی ہو جائے

تم پر افسوس! تو مشرک۔ منافق اور بے دین مرتد ہے۔ تم پر افسوس ملمع کس کو دکھاتا ہے۔ جو آنکھوں کی خیانت اور سینہ کے رازوں تک سے واقف ہے۔ تم پر افسوس! نماز میں کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ تیرے دل میں مخلوق اللہ سے بڑی ہے۔ اللہ کے حضور توبہ کر۔ اور نیک عمل کر نہ غیر کے لئے اور نہ دنیا و آخرت کے لئے بلکہ خاص اللہ کی ذات کا ارادہ رکھ۔

بیٹا! اسلام نہیں تو ایمان نہیں۔ ایمان نہیں تو یقین نہیں۔ یقین نہیں تو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور علم نہیں۔ جب اسلام صحیح ہو گا تو اللہ تعالیٰ کو سب کچھ سونپ دینا صحیح ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے سب احوال میں حدود شرعی کی حفاظت اور ان کو خود پر لازم کر کے سب کچھ سونپ دو۔ اپنے اور بیگانے کے حقوق اُسی کے سپرد کرو۔ خالق اور مخلوق کے

Marfat.com

ساتھ حسنِ ادب رکھو۔ کوشش کر کہ تو مظلوم بنے نہ کہ ظالم۔ کیونکہ مظلوم کے لئے نصرتِ خداوندی ہے۔ خاص کر ایسا مظلوم کہ جس کا دنیا میں کوئی مددگار نہ ہو۔

ایمان والا دنیا میں اپنے نفس کو دکھ دے کر ضرور آرام حاصل کرتا ہے۔ تو نے آرام کے لئے جلدی کی اور توبہ کے لئے دیر۔ اور اسی طرح روز بروز ماہ بماہ سال بسال دیر کرتا ہے حالانکہ تیری مدت حیات پوری ہونے کو ہے۔ تو عنقریب پشیمان ہوگا کہ نصیحت قبول کیوں نہ کی۔ اور بیدار کیوں نہ ہوا۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو ایمان کا ایک ذرہ حاصل کر کے خدا سے ملتا اور صالحین کی صحبت اختیار کرتا۔ اُن کے اقوال و افعال سے ادب حاصل کرتا یہاں تک کہ تیرا ایمان سرسبز ہو جاتا تو تجھے یقین کامل نصیب ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تجھے اپنا مخلص بنا لیتا۔ تیرا عمل امر اور نہی پر دل سے ہوتا۔

ریاکار! بُت پرست! قربِ الٰہی کی خوشبو تو دنیا و آخرت میں نہ سونگھے گا۔ مخلوق کے مشرک! اپنے دل سے اُن کو چاہنے والے! اُن سے اعراض کر۔ کیونکہ اُن سے نہ نفع۔ نہ عطا۔ نہ نقصان اور نہ ہی ضرر ہے۔ دل میں رچے ہوئے شرک کے ساتھ توحیدِ خداوندی کا مدعی نہ بن۔ اس سے تیرے ہاتھ کوئی چیز نہ لگے گی۔

جب بندہ کسی درجے میں ترقی کرتا ہے تو اسلام سے ایمان کی طرف۔

Marfat.com

ایمان سے یقین کی طرف۔ یقین سے معرفت کی طرف۔ معرفت سے علم کی طرف علم سے محبت کی طرف۔ محبت سے محبوبیت کی طرف۔ طالب سے مطلوب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس وقت بھولتا ہے تو یاد کر لیتا ہے۔ سوتا ہے تو بیدار ہوتا ہے۔ غافل ہو تو ہوشیار ہوتا ہے پھرتا ہے تو متوجہ ہوتا ہے۔ خاموش ہو تو گویا ہوتا ہے۔ ہمیشہ بیدار اور صاف رہتا ہے وہ بیداری کو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ورثہ میں پالیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جاگتا تھا مگر آنکھیں سوتی تھیں۔ جیسے سامنے دیکھتے تھے ویسے ہی پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ ہر ایک کی بیداری اُس کے حال کے اندازے پر ہے۔ کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری کو اور آپ کے خواصوں کو نہیں پہنچ سکتا سوائے اس کے کہ آپ کی اُمت کے اولیاء اور ابدال جنہوں نے آپ کے کھانے اور پانی سے پس خوردہ نوش کیا ہے اُن کو آپ کے مقامات کے سمندروں سے ایک قطرہ اور آپ کی کرامات کے پہاڑوں سے ایک ذرہ عنایت ہُوا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ آپ کے وارث ہیں دین کو مضبوطی سے پکڑنے والے اور دین کی مدد کرنے والے۔ آپ کے دینی علم اور شرع کو پھیلانے والے۔ اُن پر اور اُن کے نائبوں پر اللہ کا سلام اور رحمت تا قیامت نازل رہے۔

اللہ کے بندو! جب تمہارا پہلا قدم ہی درست نہیں تو دوسرے

Marfat.com

تک کیسے پہنچو گے تمہارا اسلام صحیح نہیں ایمان تک کیسے پہنچو گے۔ اور جب ایمان صحیح نہیں تو یقین تک کیسے رسائی حاصل ہو گی۔ اور جب یقین ہی بخت نہیں تو معرفت اور ولایت کیسے نصیب ہو گی۔ عقلمند بنو۔ تم کسی چیز پر نہیں ہو۔ ہر ایک تم میں سے مخلوق پر بغیر ہتھیار کے حکومت کا طالب ہے۔

تجھ پر افسوس! اس قوم کے طریقے کا کیسے دعویٰ کرتا ہے حالانکہ تو اپنے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنے والا ہے۔ تیرا ایمان نہیں کیونکہ تو غیر سے خوف اور اُمید رکھتا ہے۔ تیرا زہد نہیں حالانکہ دنیا میں غیر اللہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ تیری توحید نہیں کیونکہ اس کے راستے میں غیر اللہ کو دیکھتا ہے۔ عارف دنیا اور آخرت میں غریب اور دونوں میں زاہد ہے غیر ماسوا اللہ میں اس کو کسی طرح کی رغبت نہیں ہے۔

تجھ پر افسوس! تجھے توحید اور توکل کی خبر نہیں۔ توحید یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی سے نفع اور نقصان نہ دیکھے۔ اور توکل یہ ہے کہ سبب پر نہ ٹھہرے۔ تو بالکل نفس اور مجسم حرص ہے تجھے توکل اور توحید کی بالکل خبر ہی نہیں۔ تلخی ہے پھر شیرینی۔ پھر ٹوٹنا اور جڑنا۔ پھر موت اس کے بعد ہمیشہ کی زندگی۔ ذلت اور پھر عزت۔ فقر پھر غنا پھر ہستی کی ترک اور فنا کی قربت ہے۔

Marfat.com

کسی شخص نے غلام خریدا۔ یہ غلام اہل دین اور مصلح تھا۔ مالک نے اس غلام سے کہا اے غلام! تو کیا کھانا چاہتا ہے۔ اُس نے عرض کی جو کچھ آپ کھلائیں۔ مالک نے کہا کیسا کپڑا پہنو گے۔ عرض کی کہ جیسا آپ پہنائیں۔ مالک نے کہا اس گھر میں کس جگہ بیٹھنا چاہتے ہو۔ عرض کی کہ جہاں آپ بٹھائیں گے۔ مالک نے کہا کہ کونسا کام تجھے پسندیدہ ہے عرض کی جس کا آپ حکم فرمائیں۔ اس سوال وجواب کے بعد مالک رونے لگا۔ اور کہا کہ میرے لئے بشارت ہے۔ کاش میں بھی اپنے رب کے ساتھ ایسے ہی ہوتا جیسے کہ تم میرے ساتھ ہو۔ غلام نے عرض کی کہ اے میرے آقا! کیا بندے کو اپنے آقا کے ساتھ اختیار اور ارادہ ہے۔ اُس نے سن کر کہا کہ میں نے اللہ کے لئے تمہیں آزاد کیا۔ اور یہ میری خواہش ہے کہ تم میرے پاس رہو تاکہ میں اپنی جان اور مال سے تمہاری خدمت کروں۔

تم پہ افسوس! تم میں سے اکثر حرص در حرص میں مبتلا ہیں۔ اور اپنی عبادت گاہوں میں مخلوق کی پوجا کرتے ہیں۔ قرب ربانی صرف خلوتوں میں جہل کے ساتھ بیٹھنے سے نصیب نہیں ہوتا۔ علم اور عالمانِ باعمل کی طلب میں سفر کر۔ یہاں تک کہ آگے سفر نہ رہے۔ تیری ٹانگیں تھک جائیں اب بیٹھ جا اور پہلے ظاہر کے ساتھ پھر دل اور باطن کے ساتھ سیر کر جب ظاہری اور باطنی سیر میں تھک کر ٹھہر جائے۔ دل کے قدم رہ جائیں

Marfat.com

اور قوتیں سیر سے جواب دے دیں تو یہ تیرے قربِ الٰہی کی علامت ہے۔ سلامتی اور آرام میں رہ خواہ جنگل میں عبادت گاہ بنائے یا ویرانے و آبادی میں ٹھہرائے تو دنیا۔ آخرت۔ جن۔ انسان اور فرشتے اور ارواح کو تیری خدمت میں اللہ کھڑا کر دے گا۔

اے قوم! اولیاء اللہ کے نقشِ قدم کی پیروی کرو۔ تمہارا فکر کھانا۔ پینا۔ لباس۔ نکاح اور دولت کا جمع کرنا نہ ہو۔ اللہ والوں کا مقصود عبادت اور ترک عادت ہے۔ اس کا دروازہ تلاش کرو اور وہی خیمے لگاؤ۔ آفات سے ڈر کر اللہ کے دروازے سے نہ بھاگو کیونکہ وہ تم کو بلا آفات۔ بیماری اور دکھوں سے متعبہ کرتا ہے تاکہ اس کو طلب کرو۔ اور اس کا دروازہ نہ چھوڑو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (الذّٰریٰت: ۵۶)

"میں نے جن اور انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے"

تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں ترک کرتے ہو۔ اور اس کے راستے میں اِدھر اُدھر کیوں بھٹکتے پھرتے ہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیوں کیا اور جو لوگ حقیقت اور تحقیق کے قدم پر ثابت ہیں انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں وہ مریں گے اور پھر زندہ کئے جائیں گے۔ لہٰذا یہ لوگ عبودیت۔۔۔۔

Marfat.com

کے ثبوت میں لگے رہتے ہیں۔

اے خدا! ہم کو اپنے ساتھ اور اپنی مخلوق میں سے خاص بندوں کے ساتھ حسنِ ادب عنایت فرما۔ اور ہمیں اسباب کے ساتھ تعلق اور اُن پر اعتماد کے ساتھ الگ کر۔ اپنی توحید ہمارے لئے ثابت رکھ۔ اپنے توکل اور اپنے ساتھ غنا اور اپنی ہی طرف حاجتیں قائم کر۔ ہمیں ہمارے اقوال اور اعمال پر نہ چھوڑ اور ان کے ساتھ مواخذہ نہ کر۔ اپنے کرم۔ درگزر اور خاموشی کے ساتھ معاملہ کر۔ آمین

تقویٰ

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:۔

تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے کرنے کا تجھے حکم اللہ نے دیا ہے اُسے کرے اور جس چیز کے ترک کا حکم دیا ہے اس سے رُک جائے اور اس کی تقدیروں آزمائشوں ابتلاؤں اور مصائب پر صابر و شاکر رہے تم صرف مخلوق! حرصِ نفس میں حرص میں بالکل غائب اور محبتِ ہوس میں ہو۔ تمہیں اللہ اور اس کے عارفوں کی کوئی خبر ہی نہیں۔

بیٹا! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ عقبیٰ میں تیری فلاح و بہبود ہو تو اپنے نفس اور اسبابِ دنیوی کی پرستش چھوڑ دو۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

رضا چاہتے ہو تو عقبیٰ کی خواہشات یعنی اپنے اعمالِ صالح کی جزا اور ثواب کا خیال چھوڑ دو۔ کیونکہ یہ توحید کے منافی ہے۔ اور اس سے اخلاص پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ جب تک تمہارے دل میں شہوات ولذات نفسانی کی حرص وہوس موجود ہے تم اپنی عاقبت کو کیسے سنوار سکو گے اور جب تک تم لذات نفسانی یعنی بہشت وحافیہا کے خواہشمند ہو تم حقیقتاً دیدار ربانی اور رضائے الٰہی کے عاشق وطلبگار کیسے ہو سکتے ہو تم نے ابھی تک زہد وتقویٰ کی حقیقت واہمیت کو سمجھا ہی نہیں۔ تم اس کے تقاضوں سے بالکل ناآشنا ہو۔ جس کی اصل وجہ تمہارا نفس ہے جو خواہش نفسانی کے ذریعہ شرک کے رجحانات پیدا کرتا رہتا ہے۔

مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی محویت ومحبت اور انس و محبت صرف ذاتِ ربانی کے لئے مخصوص کر دے۔ اور نفسانی خواہشات ولذات سے پرہیز واحتراز کرے۔ کیونکہ یہ اُسے شرک کی طرف راغب کرتی ہیں۔ خواہشاتِ نفسانی سے کنارہ کشی اختیار کرنے پر ہی زہد وتقویٰ پختہ اور مکمل ہو سکتے ہیں۔ اور بارگاہِ ایزدی میں قرب نصیب ہو سکتا ہے۔ زہد وتقویٰ میں پختگی سے ہی اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "زہد ہی دنیا میں مومن کے قلب کو سکون واطمینان اور جسم کو راحت دیتا ہے"

Marfat.com

بیٹا! جب تک تیرے دل پر غیر اللہ کا غلبہ رہے گا تو خوشی و سکون حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک تیرے دل و دماغ سے انسانی وسواس کا فقدان نہیں ہوتے اس وقت تک تو اسرارِ ربّانی کو سمجھنے سے قاصر رہے گا۔ زہد فی الدنیا کے بعد زہد فی الآخرت اختیار کر اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اپنے زہد و تقویٰ اور ذکر و عبادت کے عوض عقبیٰ میں جنت اور اس کی کسی بھی نعمت کا خواہشمند نہ ہو ورنہ ظاہر ہے کہ تیری عبادت خالصتاً رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ حور و غلمان کے لئے ہے۔

اے مومن! جب تم زہد فی الآخرت اختیار کرو گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں بے بہا انعامات سے سرفراز فرمائے گا۔ اور علاوہ بریں تمہیں اپنا محبوب و مقرب بنا لے گا اور تم زہد فی الدنیا اور زہد فی الآخرت کی برکات سے ظاہری و باطنی ہر دو لحاظ سے انعامات و برکات پاتے رہو گے اور تم دنیا و عقبیٰ میں ایسی ایسی نعمتوں سے نوازے جاؤ گے جنہیں حسبِ ارشاد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اُن کا وہم و گمان گزرا"۔

بیٹا! اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کوئی دروازہ بند نہ رہے
تو اللہ سے ڈرو کیونکہ خوفِ خدا ہر ایک بند دروازے کی چابی ہے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط (الطلاق، ۳)

"جو شخص خوفِ خدا کرتا ہے اس کے واسطے اللہ تعالیٰ سبیل بنا دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کو اس جگہ کا کبھی گمان بھی نہ تھا۔"

اے قوم! وہ تمہاری حالتیں بدلتا ہے تاکہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ثابت قدم رہتے ہو۔ یا شکست کھاتے ہو۔ تصدیق کرتے ہو یا جھٹلاتے ہو۔ جو شخص راضی برضائے الٰہی نہ ہو اور خدا کی قضاؤں پر راضی نہیں۔ جو خود نہ دے اس کو بھی نہ دیا جائے گا۔ جو کسی کی ملاقات نہ کرے اُس کے پاس بھی کوئی سوار ہو کر نہ آئے گا۔

جاہل! تُو چاہتا ہے کہ خدا تیرے حسب منشاء تغیر و تبدل کرے۔ کیا تُو دوسرا خدا ہے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ خدا تیری موافقت کرے۔ یہ تو اُلٹی بات ہے۔ اس کے مخالف کر کہ تو ہدایت پائے۔ اگر اللہ کی قدریں نہ ہوتیں تو جھوٹے دعویٰ نہ پہچانے جاتے۔ ایمان کے قدم تو وہی ہیں جو شیطان کے مقابلہ میں ثابت رہیں۔ آفتوں اور بلاؤں کے نزول پر نہ ڈگمگائیں۔

بیٹا! تو نجات کیسے پائے گا۔ حالانکہ تیرا دل تقویٰ سے بالکل

Marfat.com

خالی ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی تقویٰ نہیں۔ تو خالق سے مخلوق کے ساتھ محجوب ہے۔ اور اسباب والے سے اسباب کے ساتھ محجوب ہے مخلوق پر اعتماد کر کے خالق سے محجوب ہے۔ تیرا دعویٰ بلا دلیل ہے جو ناکس و فضول ہے۔

اپنی مراد کے رستے کو لازم پکڑو۔ اللہ کی صحبت اور آخرت طلب کرو۔ پرہیزگاری اور تنہائی اور ماسوا اللہ سے یکسوئی اختیار کرو۔ ہر وقت اُسی میں محو ہو۔ اپنے نفس کو کسی چیز میں سوائے امر اور نہی کے ثابت نہ کرو کیونکہ وہی تمہیں اُن میں ثابت قدم رکھنے والا ہے۔ مردو! عورتو! تم میں سے جس کے پاس ایک ذرّہ اخلاص۔ ایک ذرّہ تقویٰ اور ایک ذرّہ صبر و شکر ہوگا۔ اُس نے ٹھیک نجات حاصل کر لی۔ لیکن میں تو تمہیں ان خصلتوں میں محض مفلس دیکھتا ہوں۔

جو شخص دنیا اور آخرت میں عزت چاہتا ہے تو تقویٰ اختیار کرے۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط (الحجرات: ۱۴)

"تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے"

تقویٰ میں عزت ہے گناہ میں ذلت ہے جو شخص اللہ کے دین میں قوت چاہتا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ خدا پر توکل رکھے۔ کیونکہ توکل دل کو

Marfat.com

صحیح۔ قوی کو مہذب بنا کر عجائبات ربانی دکھاتا ہے۔ اپنے روپے اشرفی اور اسباب پر بھروسہ نہ کر۔ کیونکہ یہ تجھے عاجز اور کمزور کرتے ہیں اللہ ہی پر توکل کر کیونکہ وہ تجھے قوت دے گا اور تیری امداد کرے گا۔ اور تیرے ساتھ مہربانی وعنایت سے پیش آئے گا اور ایسی جگہ سے نصرت کرے گا کہ جہاں کا کبھی گمان بھی نہ ہوا ہو۔

اپنے ہاتھ کی چیز پر کیسے بھروسہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ زائل ہونے والی ہے۔ اللہ کے بھروسہ کو ترک کرتا ہے حالانکہ وہ زائل ہونے والا نہیں۔ اللہ سے جہل تجھے غیر پر بھروسہ کرنے کی طرف مائل کرتا ہے یاد رکھو اللہ پر بھروسہ رکھنا پوری غنا ہے اور غیر پر بھروسہ رکھنا پوری تنگدستی۔

تقویٰ کے تارک! تو دنیا و آخرت کی عزت سے محروم رہا۔ مخلوق اور اسباب پر توکل کرنے والے! تو دنیا اور آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے زور اور قوت سے محروم ہوا اپنے ہاتھ کی جمع کی ہوئی دولت پر بھروسہ کرنے والے! تو دنیا اور آخرت میں اللہ کے ساتھ غنا سے محروم رہا۔

درہم ودینار پر تقویٰ وبھروسہ کرنے والے! عنقریب یہ تیرے ہاتھ سے نکل جائیں گے اور ان کا وبال رہ جائے گا جیسے دوسرے کے ہاتھ سے جاتے رہے اور اُن سے چھین کر تجھے دئے تاکہ اُن

Marfat.com

کے ذریعہ اپنے مالک کی اطاعت پر مدد حاصل کرے۔ حالانکہ تُو نے اُنہیں اپنا بُت بنا لیا ہے۔

اے قوم! سب کام اللہ ہی کے سپرد کرو۔ کیونکہ وہ تمہاری مصلحت تم سے زیادہ جانتا ہے۔ اس کی کشائش کے منتظر رہو۔ کیونکہ ایک گھڑی سے دوسری تک کشائش ہے۔ اللہ کی خدمت کرو۔ اُسی کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرو۔ اور مخلوق کے دروازے بند کرو۔ کیونکہ وہ تمہیں ایسے عجائبات دکھائے گا جو کبھی تمہارے خیال میں بھی نہیں آئے۔

تجھ پر افسوس! اگر اللہ چاہے تو تجھے مخلوق کے ہاتھوں سے نفع پہنچائے اور اگر اُن کے ہاتھوں سے نقصان چاہے تو نقصان ہوگا۔ وہی دلوں کو مسخر اور نرم اور سخت کرنے والا ہے وہی زندہ کرنے والا اور موت دینے والا ہے۔ وہی روکنے والا عزت اور ذلت دینے والا ہے وہی بیماری اور صحت عنایت کرنے والا ہے وہی شکم سیری اور بھوکا رکھنے والا ہے وہی لباس پہنانے والا اور ننگا رکھنے والا ہے وہی احسان کرنے والا اور وحشت میں مبتلا کرنے والا ہے۔ وہی اوّل اور آخر۔ ظاہر اور باطن ہے۔ سب کچھ وہی ہے۔ دوسرا نہیں۔ تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ تمہارے دل میں جو کچھ ہے اس کو جمع کر کے ایک کھلے طباق میں رکھو اور اس کو اُٹھا کر بازار میں گھومو اس

Marfat.com

اس میں چیز ایسی نہ ہو جس سے تمہیں شرم آئے۔

صدق

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا :-

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○

(التوبۃ : 119)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اہل صدق کے ساتھ رہو"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بندہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کا قصد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کو صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور بندہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کی بارگاہ میں اس کو کذاب لکھ لیا جاتا ہے) پس اس حقیقت کو سمجھ لو سچائی ہر کام کا ستون ہے۔ ہر کام کی تکمیل سچائی و صدق ہی سے ہوتی ہے۔ یہ نبوت کے دوسرے درجہ پر ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ

Marfat.com

وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ
اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (النساء : ۶۹)

"یہ لوگ اُن کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا (یعنی نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالح لوگوں (کے ساتھ) اور یہ اچھے ساتھی ہیں"

صادق لفظ صدق سے اسم لازم ہے یعنی سچا اور صدیق اس سے مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی بہت ہی سچا۔ صدیق وہ ہے جس سے بار بار سچائی ظاہر ہو یہاں تک کہ سچائی اس کی عادت اور خصلت بن جائے۔ صادق وہ ہے جو اقوال میں سچا ہو اور صدیق وہ ہے جو اقوال و اعمال اور کل احوال میں سچا ہو۔ صادق موت کے لئے تیار رہتا ہے اور اپنے اندرونی احوال کے ظاہر ہو جانے سے نہیں جھجکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (الجمعۃ : ۶)

"موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو"

بیٹا! بالارادہ صحتِ توحید کا نام صدق ہے صدق کی حقیقت یہ ہے کہ جہاں صرف جھوٹ ہی بچا سکتا ہو۔ وہاں بھی سچ ہی بولو۔ صادق کے ہاتھ سے تین چیزیں نہیں جاتیں، روحانی لذت، لوگوں کی نظر میں وقار اور کلام کی شیرینی۔ حضرت ذوالنورینؓ کا قول ہے کہ صدق اللہ کی تلوار ہے

Marfat.com

جس چیز پر پڑتی ہے اس کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ فتح موصلیؒ سے صدق کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے لوہار کی بھٹی میں ہاتھ ڈال کر دہکتا ہوا لوہا نکال کر ہاتھ پر رکھ لیا اور اتنی دیر رکھا کہ لوہا ٹھنڈا ہو گیا پھر فرمایا "یہ صدق ہے"۔

پس ذکر حق میں جدوجہد کرو۔ آرام نہ لو۔ خوفِ خدا رکھو بے خوف نہ ہو۔ تلاشِ حق میں حد اقتصاد اختیار کرو غافل نہ رہو۔ اور سلوک میں جو مقامات تجھے حاصل ہوں انہیں اپنی ذات سے منسوب نہ کرو۔ بلکہ توفیق و عطائے ایزدی سمجھو۔ اور اگر تجھے کوئی حال یا مقام بخشا جائے تو اسے مخفی رکھو۔ اور جب تم مخلوق سے مر جاؤ گے تو تمہیں کہا جائے گا۔ کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو اور جب تم اپنی خواہشات سے مر جاؤ گے اور رضائے الٰہی کے ساتھ زندہ و باقی ہو گے۔ تو کہا جائے گا اللہ تم پر رحمت فرمائے اور اپنی لازوال نعمتوں کا دروازہ تم پر کھولے گا۔ اور پھر جب تم مشیت ایزدی کے احترام میں اپنے ارادہ اور آرزو سے مر جاؤ گے تو تمہارے لئے کہا جائے گا۔ اللہ تم پر رحم و کرم فرمائے اور تمہاری تقدیر میں اس کی طرف سے خیر و برکت ہو۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ تمہیں حقیقی معنوں میں زندہ کر دے گا۔ اور تم ایسی حیاتِ جاوداں پاؤ گے جس کے بعد موت نہیں۔ ایسا مقرب بارگاہ الٰہی کیا جائے گا کہ پھر اُس سے دور و مہجور نہ

Marfat.com

ہو گے - اور ایسی فضیلت بزرگی ملے گی جس کے بعد حقیر نہ کیا جائے گا۔ اور ایسا پاک و معصوم کیا جائے گا کہ پھر گناہوں میں آلودہ نہ ہو گے یہ رتبہ پانے پر تم خدا کے محبوب اور ملجا و ماویٰ بن جاؤ گے اور تمہاری شان میں لوگوں کی مدح و ثنا بالکل سچ اور بجا ہو گی۔ تم ازالہ مرضِ روحانی کے لئے بذاتِ خود اکسیرِ اعظم بن جاؤ گے۔ اور تمہاری شان میں لوگوں کی مدح و ثنا بالکل سچا اور بجا ہو گی۔ تم ازالہ مرضِ روحانی کے لئے بذاتِ خود اکسیرِ اعظم بن جاؤ گے اور پھر لوگ تمہاری باطنی صفات اور تمہارے بلند درجات کو پہچان ہی نہ سکیں گے اور تم ایک ایسے بزرگ بن جاؤ گے جس کا مثل نہ ہو گا اپنے عہد میں تم یکتا و یکتا ہو جاؤ گے جس کا کوئی ہم مرتبہ و ہم جنس نہ ہو گا ایسی حالت میں تم غوث، فقید المثال، غیب الغیب اور سرّ الاسرار ہو جاؤ گے۔ اور وقت تم ہر نبی اور ہر صدیق کے روحانی وارث ہو جاؤ گے اور ولایت کے انتہا کو پہنچ جاؤ گے اس وقت تمہارے پاس کسبِ فیض کے لئے ابدال آئیں گے۔ اور تم سے خلقِ خدا کی مشکلات حل ہوں گی۔ تمہاری دعا سے بارانِ رحمت کا نزول ہو گا۔ تمہاری برکت سے کھیتیاں اگائی اور سرسبز و شاداب ہوں گی۔ یہاں تک کہ خلق کائنات کے حکم سے لوگ تمام احوال میں تحائف نقد و جنس تیری خدمت میں لائیں گے۔ وہ ہر جگہ تیری برگزیدہ صفات و اخلاق کے چرچے کریں گے تیری تعریف و توصیف میں

Marfat.com

رطب اللسان ہونگے اور تیری عظمت و شان کے متعلق کہیں بھی دو اہل ایمان اختلاف نہ کریں گے۔

اے ستودہ صفات! اے نیک بخت! اے مقبولِ بارگاہِ خداوندی!

اے رشکِ نورِ انسانی! آبادیوں میں رہنے والوں اور جنگلات میں بسنے والوں میں تمہاری ذات پر یہ اللہ کا خاص فضل و کرم ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

بیٹا! صالحین کی خرابی لغزشوں سے۔ زاہدوں کی خرابی خواہشات نفسانی سے۔ ابدالوں کی خرابی خلوت میں خطرات اور فکر سے اور صدیقوں کی خرابی آنکھ جھپکنے سے ہے۔ اُن کا وظیفہ تو یہی ہے کہ اپنے دلوں کو غیر اللہ سے نگاہ رکھو۔ کیونکہ وہ سرکاری دروازے کے چوکیدار ہیں۔ دعوت کے مقام پر کھڑے ہیں۔ مخلوق کو معرفت الٰہی کی دعوت دیتے ہیں۔ ہر وقت زندہ دلوں کو پکارتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

اے سلامتی والو! قلوب اور صدق والی ارواح اور اے انسانوں اور جنوں!

اے طالبانِ مولیٰ! سرکاری دروازے پر آؤ صدق دل۔ تقویٰ۔ توحید۔ کامل پرہیزگاری۔ ترک دنیا و آخرت کے مبارک قدموں سے بڑھتے چلے آؤ۔

اس گروہ پاک کا یہی فرضِ منصبی ہے ان کا کام مخلوق کی اصلاح ہے۔

آسمان اور زمین غرضیکہ عرش سے لے کر فرش تک اُن ہی کا تصرف ہے۔

Marfat.com

بیٹا! اپنی نفسانی خواہشات اور حرص کو چھوڑ کر اس گروہ صادق کے قدموں کے نیچے بچھ جاؤ اور اُن کے سامنے خاک کی طرح ناچیز ہو جاؤ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ (الروم: ۱۹)

"مردے سے زندہ اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے۔"

بیٹا! تمہاری عادت خاموشی اور تمہارا لباس گمنامی اور تمہارا مقصود خلقت سے دور رہنا ہو۔ اگر ہو سکے تو زمین میں نقب لگا کر۔ سرنگ کھود کر اس میں چھپ رہو۔ چھپے رہنا تمہاری عادت ہو جائے یہاں تک کہ تمہارا دین تر و تازہ اور یقین کا قدم پکا ہو جائے۔ اور تمہارے صدق کے بازو میں پھر سے پرواز پیدا ہو کر دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ پھر اپنے مکان کی زمین بلند کر کے علم الٰہی کی فضا میں اُڑتے پھرو۔ مشرق و مغرب خشکی اور تری نشیب و پہاڑ اور آسمانوں اور زمینوں کا چکر لگاؤ اس حال میں کہ تمہارا رفیق اور ہادی اور رہبر صرف خدا ہو جب تمہیں یہ مقام نصیب ہو جائے گا اس وقت تمہاری زبان کو قوت گویائی عنایت ہو گی اپنی گمنامی کا لباس اتار ڈالو اور خلقت سے دوری کو ترک کر کے اپنی سرنگ سے نکل آؤ۔ کیونکہ تمام مخلوقات کے لئے تم دوا ہو۔ یاد رکھو مخلوقات کی ملاقات تمہارے نفس کو ضرر نہ پہنچائے۔ ان کی کمی اور زیادتی۔ تعریف اور برائی۔ آنے اور نہ

Marfat.com

آنے کی پرواہ نہ رکھو۔ کہاں گرے گی اور کہاں پڑے گی کا فکر دل سے نکال ڈالو کیونکہ تم اپنے رب کے قرب اور حضوری میں ہو گے۔

اگر اتفاقاً کسی مجلس میں منافق علماء کے ساتھ کوئی صدیق بیٹھ جائے تو اس کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ کسی طرح وہاں سے نکلے۔ اولیاء اللہ کے چہروں میں خاص علامتیں ہیں اور ریاکاروں، منافقوں، دجالوں، بدعتیوں اور اللہ اور رسول کے دشمنوں کے چہروں اور کلام میں خاص علامتیں ہیں۔ وہ صدیقوں سے اس طرح بھاگتے ہیں جیسے شیر سے خوف کھا کر بھاگتے ہیں۔ فرشتے ان کو صدیقوں اور صالحین سے دور کرتے ہیں منافق عام کے نزدیک بڑا لیکن صدیقوں کے نزدیک ذلیل۔ صدیق اللہ کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے آنکھ۔ چاند اور آفتاب کے نور کے ساتھ نہیں۔ اور یہ نورِ خاص اللہ تعالیٰ نے خاص اُسی کو عطا فرمایا ہے۔ حکم کی مضبوطی اور یقین کے بعد کتاب اللہ اور سنت پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے اس پر انعام کیا گیا ہے۔

بیٹا! اپنے امر میں فکر کرو۔ اور اپنے نفس میں جو چیز نہیں اُسے ثابت کرو۔ تم نہ صادق ہو نہ صدیق، محب ہو نہ موافق۔ نہ راضی بہ رضا نہ عارف، تم معرفت الٰہی کا دعویٰ کرتے ہو۔ مجھے بتاؤ اس کی معرفت کی علامت کیا ہے اولیاء اللہ اور انبیاء کے نائبوں کی کیا علامت ہے۔ تمہارا

Marfat.com

گمان ہے کہ جو کچھ بھی دعویٰ کرو اس کو تسلیم کر لیا جائے۔ شہادت طلب نہ کی جائے اور مدعی کے دینار کو کسوٹی پر نہ پرکھا جائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تصدیق کی تو آپ پر سب مال قربان کر کے آپ غریب بن کر فقر میں شریک ہو گئے۔ گودڑی سلاخوں سے سی ڈالی ظاہر و باطن سے آپ کے موافق ہو گئے۔ اور تم جھوٹے! نیک لوگوں کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ان سے اپنے دینا چھپاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ان کی قربت اور مصاحبت نصیب ہو۔ عقل کرو یہ جھوٹی محبت ہے۔ محبت والا اپنے محبوب سے کوئی چیز نہیں چھپاتا اور اس کو ہر چیز پر اختیار دے دیتا ہے۔

مومن اور اس کی صفات

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:۔

ہر مومن کے لئے تمام احوال میں تین صفات کا ہونا لازم ہے پہلی یہ کہ "اوامر" یعنی احکام ربانی کی تعمیل کرے۔ دوسری یہ کہ "نواہی" یعنی محرمات و ممنوعات سے بچے اور تیسری یہ کہ مشیت الٰہی اور تقدیر پر راضی رہے پس مومن کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ کسی بھی وقت

Marfat.com

ان تینوں صفات کی پیروی سے غافل نہ ہو۔ اور اس کا دل ان کے ارادہ ونیت کو لازمی قرار دے۔ وہ نفس کو ہمیشہ ان کی تلقین کرے اور تمام احوال میں اپنے اعضائے جسمانی کو اُن کا پابند و مکلف بنائے۔

ہر مومن اللہ تعالےٰ کے اوامر و نواہی اور دستور شریعت کے تحت اشیاء کو قبول کرنے اور انہیں استعمال میں لانے وقت توقف اور تفتیش کے لئے مکلف ہے ہو سکتا ہے اُن میں کی کوئی چیز حرام اور مشکوک و مشتبہ ہو جیسا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

(مومن قبول اشیاء میں تحقیق کرنے والا اور منافق بلا تامل جلد لے لینے والا ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن چیزوں کے استعمال میں احتیاط و توقف کرنے والا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً فرمایا کہ جو چیز تمہیں شک و شبہ میں ڈالے اُسے چھوڑ دے اور جو چیز شک میں نہ ڈالے اُسے اختیار کر لے نیز مومن احکام شرعیت کے اتباع و احترام میں استعمال کی جانے والی تمام اشیاء میں توقف، تفتیش سے کام لیتا ہے اور تقویٰ کے خلاف کوئی چیز گوارا نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ شریعت اور امر باطن اُس کے جواز و قبولیت کا حکم نہ دیں اور اگر مومن حالت ولایت اور ابدالیت میں ہے تو براہِ راست علم و فعل الٰہی بلکہ ہر شئے کے قبول و رد کا حکم صادر کرے گا۔ اور

Marfat.com

حالت ابدالیت فنائے محض کی حالت کا نام ہے۔ جہاں صرف اللہ تعالیٰ کی مشیت ہی ہر حالت میں حکم صادر فرماتی ہے۔

پس جب امر باطن یا علم ربانی مومن کو کسی چیز کے استعمال و قبولیت سے منع نہ کرے تو وہ اس کو لے لیتا ہے اور اگر ممانعت کر دے تو وہ اُس چیز کو ترک کر دیتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ط اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ (یوسف : ۲۴)

"ہم نے (یوسف علیہ السلام) کو ہر معصیت سے محفوظ و مامون رکھا کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہیں"

پس مومن حلال و حرام کے لئے مکلف اور پابند کر دیا گیا ہے حرام اور مشکوک اشیاء سے روکا گیا ہے اور صراط المستقیم اس کے لئے آسان کر دی گئی ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے

ایماندار دنیا میں بادشاہ اور آخرت میں بھی بادشاہ ہے عبادت کا عامل اور گناہ کا تارک ہے۔ حکومت اور محفل میں اللہ تعالیٰ کی توحید پر قائم ہے۔ اُس نے دنیا سے ناراض ہو کر اس کو طلاق دے دی ہے اور وہ اُس کے پیچھے پیچھے پکارنے والی ہے۔

بیٹا! اپنا کھانا اور پانی لو! مگر ایماندار کہتا ہے میں نہ کھاؤں گا

Marfat.com

یہاں تک کہ آخرت کے دروازے پر پھر آؤں ہو سکتا ہے کھانے میں زہر ہو
مائی! جو کچھ تیرے پاس ہے پھینک دے تاکہ آخرت کا داروغہ آئے اور
تیرے کھانے کی تفتیش کرے۔ اسے چکھے سونگھے تب اُس کے ہاتھ سے
کھاؤ۔ آخرت آکر تمہیں اپنے پاس لے جائے گی۔ اپنا کھانا کھائے گی۔
تم اسی حال میں ہوگے اور غیرتِ خداوندی کا ہاتھ تیرے تسبیح والے مغز
ہاتھ کو پکڑ لے گا اور فرمائے گا کہ میرے غیر کے ہاں ٹھہرنے کا کیا مقصد ہے

بیٹا! پرہیزگاری اور پابندی شریعت لازم سمجھو۔ نفس۔ حرص شیطان
اور بُروں کی صحبت سے بچتے رہو۔ ایماندار اُن کے جہاد میں اپنے سر سے
خود نہیں اُتارتا اور تلوار کو میان میں نہیں ڈالتا۔ اپنے گھوڑے کی پشت
زین سے برہنہ نہیں کرتا۔ جب خواب غلبہ کرے تو اولیاء اللہ کی طرح
ہے کہ جن کی خوراک فاقہ۔ خاموش رہنا اور صرف حکم ربانی سے کلام کرنا
ہے۔ یہی اُن کے لئے مقدر ہے۔

کنج تنہائی میں پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تمہیں نافرمانی اور بد چلنی
سے نجات نصیب ہو۔ مراقبہ میں بیٹھو کہ تمہاری طرف خدائے تعالیٰ کی نظرِ کرم
کی یاد دلائے اور اس کے لئے تمہیں نفس۔ حرص۔ شیطان اور محاربہ کی
سخت ضرورت ہے۔

تم پر افسوس! زبانی مسلمان ہو مگر دل سے نہیں۔ بات چیت مسلمانوں

Marfat.com

والی عمل کافروں جیسے۔ محفل میں مسلمان گوشۂ تنہائی میں کافر۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ نماز۔ روزہ اور نیکی کے کاموں میں اگر تمہاری مراد ذاتِ ربانی نہیں تو تم پکے منافق ہو۔ اللہ تعالیٰ سے بہت دور۔ بارگاہِ الٰہی میں اپنے تمام اعمال اقوال اور گندے مقاصد سے توبہ کرو۔

بیٹا! اللہ تعالیٰ کی مصنوعات کو دیکھ کر اللہ کا پتہ لگالو۔ بنے ہوئے میں فکر کرنے سے بنانے والا مل جائے گا۔ ایمان والے عارف کامل کی دو آنکھیں ظاہر میں اور دو باطن میں ہیں ظاہری آنکھوں سے زمین کی پیداوار دیکھتا ہے اور باطنی آنکھوں سے اُن چیزوں کا نظارہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر پیدا کی ہیں۔ پھر اس کے قلب سے حجاب اُٹھا دیئے جاتے ہیں۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا بلا تشبیہ و بغیر کیفیت مشاہدہ کرتا ہے اور مقرب و محبوب ہو جاتا ہے اور محبوب سے تو کوئی راز چھپا نہیں رہتا۔ جو قلب مخلوق، نفس، طبع، حرص اور شیطان سے خالی ہو اُس سے حجاب اُٹھا دیئے جاتے ہیں اس کے ہاتھ سے زمین کے خزانوں کی کنجیاں گر پڑتی ہیں اور اس کے نزدیک ہیرے اور پتھر میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ عقل مند بنو۔ اور میرے بیان کو سوچ میں نہایت اہم کلام کرتا ہوں۔ اس کے جوہر اور باطن میں معنی خیز نصیحت ہے۔

Marfat.com

ریاکار کا کپڑا ستھرا اور دل گندہ ہے معمولی چیزوں میں زہد کرتا ہے اور کسبِ خیر میں سستی اختیار کرتا ہے۔ دین کے ذریعہ کھاتا ہے پرہیز بالکل نہیں کرتا۔ صریح حرام کھاتا ہے اس کی کرتوتِ بد عام سے پوشیدہ اور خاص پر ظاہر ہے اُس کا زہد اور عبادت ظاہری ہے اس کا ظاہر آباد اور باطن برباد ہے۔

بچہ! افسوس! اللہ کی عبادت قلب سے ہے قالب سے نہیں عبادت قلب باطن اور معنی سے تعلق رکھتی ہے۔ جو شخص توحید کے ہاتھ سے مخلوق کو زہد کے ہاتھ سے دنیا کو اور رغبت کے ہاتھ سے ماسوا اللہ کو فنا کر دیتا ہے اُسے کامل نجات اور خلاصی نصیب ہو جاتی ہے۔ تم پر لازم ہے موت سے پہلے اپنے نفسوں اور خواہشات کو مار ڈالو۔ عام موت سے پہلے خاص موت کے ساتھ ضرور مر جاؤ۔

بیٹا! حکم اور علم پر عمل کرو۔ قَالُوْا بَلٰی کا عہد نہ بھول اپنے نفس، حرص، شیطان۔ عادت اور دنیا سے جہاد کر۔ اللہ کی مدد سے ناامید نہ ہو۔ ثابت قدم رہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ (المائدہ: ۵۶)

"خبردار! اللہ کا گروہ ہی غالب ہے"

Marfat.com

نیز فرمایا۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: ۱۹)

"اور جو لوگ ہمارے لئے جہاد کرتے ہیں ہم یقیناً انہیں اپنے رستوں پر چلائیں گے۔"

علم والو! نادانوں! حاضرو! غائبو! اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔ اپنے دلوں کے ساتھ اس کو دیکھو۔ اُس کے سامنے انکساری کرو۔ اس کی قدر کے ٹھوکروں کے نیچے اپنے نفسوں کو ڈال دو۔ اور اس کی ضربیں نعمتوں پر شکر کے ساتھ برداشت کرو۔ اس کی عبادت میں رات دن ایک کر ڈالو جب تم اس پر قادر ہو جاؤ گے تو دنیا و عقبیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاؤ گے۔

مجھے تو طالب عقبیٰ اور طالب مولیٰ کے دیکھنے کی محبت ہے۔ مگر طالب دنیا اور مخلوق اور نفس و حرص کو میں کیا کروں۔ سوائے اس امر کے کہ مجھے اس کے علاج سے محبت ہے کیونکہ وہ بیمار ہے اور بیمار پر طبیب کے سوا کون صبر کرتا ہے۔

بیٹا! اللہ تبارک و تعالیٰ جس بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو مؤدب بنا کر بدعادت چھڑا دیتا ہے اور جس سے برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ لامحالہ دنیا و آخرت تباہ ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی نے مرض اور علاج پیدا کئے ہیں۔ گناہ مرض ہے اور عبادت اس کی دوا، ظلم بیماری ہے اور عدل اس کا علاج خطا بیماری ہے مگر صواب اس کا علاج۔ اللہ کی نافرمانی بیماری ہے اور گناہوں سے توبہ دوا ہے۔ تمام علاج اس حالت میں مکمل ہے کہ جب اپنے دل کو خلقت سے جدا کر کے خالصاً رب سے ملا دو۔ اور اس کو ایسا ملیٹ کر دو کہ وہ آسمان میں پہنچے اور تمہاری روح اور مکان زمین پر ہو۔

جس کسی نے اللہ تعالیٰ کے محب کو دیکھا تو اُس نے ایسے شخص کو دیکھا جس نے اپنے دل سے اللہ کو دیکھا اور اپنے باطن سے اللہ تعالےٰ کے قریب ہوا۔ ہمارا پاک پروردگار موجود مبصر ہے اُسے وجدِ دنیا میں دل کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور قیامت کو سر کی آنکھوں سے دیکھے گا۔ اس کی محبت والے اُسی سے راضی ہیں دوسرے سے نہیں۔

جب تو اللہ کو یاد کرے تو محب ہے اور جب اللہ کو اپنا ذکر کرتے ہوئے سنے تو محبوب ہے۔ جب تو زبان سے ذکر کرے تو تو یہ کرنے والا ہے اور جب تُو قلب سے ذکر کرے تو سالک ہے لیکن جب تو باطن سے ذکر کرے تو عارف ہے تجھ پر لازم ہے کہ ہر قسم کی بُرائی کو ترک کر کے صالحین کی صحبت اختیار کرے۔ ورنہ جب تک تیرے لقمے اور لباس میں ادل بدل ہے اِن کی صحبت سے پرہیز کر۔ کیونکہ اُن

Marfat.com

کی صحبت میں تیرا فساد ان کی اصلاح پر غالب آئے گا۔ غرور کو ترک کر۔ غیر سے محبت نہ رکھ۔ غیر کی صحبت سے اجتناب کر غیر کی طرف نسبت نہ کر تجھ پر تیری اپنی شامت ہے۔

جو شخص اللہ کے ساتھ ہے وہ کسی سے کسی بھی حالت میں بالکل نہیں گھبراتا۔ نہ جن، نہ انسان اور نہ دین کی دوسری چیزوں درندوں اور موذیوں سے بلکہ مخلوقات کی کسی بھی چیز سے نہیں ڈرتا بلکہ اللہ سے ہی ڈرتا ہے ایسے شخص اللہ سے واقف ہیں اور اس کے افعال سے راضی ہیں ہر طرح کی سلامتی راضی بہ رضائے الٰہی میں اور کوتاہی امید اور دنیا سے بے رغبتی میں ہے۔ اگر تمہیں اپنے نفسوں میں ضعف ایمان نظر آئے تو اُمید کوتاہ کرو اور موت کو بکثرت یاد کرو۔

انسان طاعت سے مقرب اور محبوب ہوتا ہے اور گناہ سے قابل نفرت اور دور کیا جاتا ہے۔ طاعت سے اُنس اور گناہ سے وحشت ہوتی ہے کیونکہ جس نے بُرا کیا وحشت میں پڑا۔ شریعت کی تابعداری سے بھلائی نصیب ہوتی ہے۔ جس کی تمام حالتوں میں شرع رفیق نہیں تو وہ برباد ہونے والوں کے ساتھ برباد ہے۔ عمل کر اور مشقت اُٹھا عمل پر بھروسہ نہ کر کیونکہ عمل پر بھروسہ کرنے والا خود پسند اور مغرور بن جاتا ہے۔

Marfat.com

ایک قوم دنیا اور آخرت کے درمیان کھڑی ہے۔ اگر تو زاہد ہے
تو دنیا اور آخرت کے درمیان قائم ہے۔ اگر تُو خوفِ خدا رکھنے والا
ہے تو بہشت اور دوزخ کے درمیان قائم ہے اگر تو عارف ہے تو مخلوق
اور خالق کے درمیان قائم ہے ایک مرتبہ خالق اور دوسری مرتبہ مخلوق
کو دیکھتا ہے۔

محبّان خدا ملاقاتِ ربّانی کے منتظر ہیں۔ ہر وقت اُسی کی تمنا کرتے
ہیں۔ موت سے نہیں ڈرتے۔ کیونکہ وہ محبوب سے ملاقات کرانے
والی ہے۔ جدا ہو جا پہلے اس کے کہ جُدا کیا جائے۔ رخصت ہو جا پہلے
اس کے کہ رخصت کیا جائے۔ الگ ہو جا پہلے اس کے کہ تیرا اہل و عیال
اور سب مخلوق تجھ سے الگ کیے جب قبر میں رکھا جائے گا تو تجھے کوئی نفع نہ
دے سکیں گے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اَلدُّنْیَا
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ (دنیا ایمان دار کے لئے قید خانہ ہے) قیدی جیل خانہ
میں کیسے خوش ہوتے ہیں کوئی خوشی نہیں۔ لیکن بظاہر اُن کے چہرے
پر خوشی مگر دل غمناک ہیں۔ ظاہر میں خوش لیکن باطن میں آفات کاٹے
کھا رہے ہیں۔ ایماندار کے زخموں پر کپڑے کے نیچے پٹی بندھی ہوئی
ہے۔ اپنے زخموں کو تبسّم کے ذریعہ چھپاتا ہے۔ اسی لئے ایسے شخص

Marfat.com

پر اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے اور فرشتے اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے ہیں
ایماندار دنیا میں غریب اور زاہد آخرت میں غریب اور طالب مولیٰ ماسوا اللہ میں غریب ہے۔ ایماندار کے لئے دُنیا قید خانہ ہے۔ اگرچہ رزق اور مکان کی فراخی ہو۔ اور اس کا اہل مال اور مرتبہ میں خوش اور اُس کے آس پاس ہنستا کیوں نہ پھرے۔ وہ باعتبار باطن قید خانہ میں ہے۔ اُس کے چہرے پر خوشی اور دل میں غم ہے دنیا کو پہچانتا اور اس کو دل سے طلاق دی۔ پہلے ایک طلاق دی۔ کیونکہ وہ ممکنات کی الٹا پلٹی سے دُور گیا۔ وہ اسی حال میں تھا کہ اُس پر آخرت نے اپنا دروازہ کھول دیا خوبصورت چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ظاہر ہوئی اُس نے دنیا کو ایک اور طلاق دی۔ اور آخرت اُس سے بغل گیر ہو گئی پھر دنیا کو تیسری طلاق دے کر آخرت کے ساتھ رہنے سہنے لگا۔ وہ آخرت کے ساتھ ہی تھا کہ حق تعالیٰ کا نور چمکا اور اُس نے آخرت کو بھی طلاق دے دی ایماندار سے دنیا نے پوچھا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اُسے جواب دیا کہ مجھے تجھ سے اچھی مل گئی۔ پھر آخرت نے پوچھا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اُس نے جواب دیا کہ تو تو پیدا اور صورت والی ہے لیکن حق تعالےٰ کی غیر ہے۔ لہذا تجھے کیوں نہ چھوڑتا ایسی حالت میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت ثابت ہو جاتی ہے اور وہ ماسوا اللہ تبارک و تعالیٰ سب سے آزاد ہو جاتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلعم ارشاد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

لَا رَاحَةَ لِمُؤْمِنٍ مِّنْ دُوْنِ لِقَاءِ رَبِّهٖ

(اللہ کی ملاقات کے سوا ایماندار کے لئے راحت نہیں)

مومن پر دنیا چمکی اس کا ارادہ اور طلب کی۔ جب اُس کا دل دنیا سے پُر ہوگیا اور دنیا نے بھی چاہا کہ اس کی مالک ہو جائے تو مومن نے اس کو طلاق دے کر طلب آخرت کی۔ یہاں تک کہ وہ بھی مل گئی۔ اس کا دل اس سے بھی لبریز ہوگیا۔ خوف الٰہی اور آخرت کی پابندی سے ڈرا۔ تو اُن کے فرائض ادا کر کے اُسے بھی طلاق دے دی اور اُسے دنیا کے ایک کونے میں بٹھا دیا اور خود اللہ تعالیٰ کے دروازے کے سامنے خیمہ لگا کر بیٹھ گیا۔ اور اس کی دہلیز سے تکیہ لگایا اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملت کا تابعدار ہوا۔

جب اللہ تبارک و تعالیٰ کی دہلیز پہ سہارا محکم ہو جاتا ہے اور اس کی معرفت حاصل کر کے طالب صادق ہو جاتا ہے تو دروازہ کھل جاتا ہے اور اس کے قلب کو داخل ہونے کا اذن مل جاتا ہے خدا کے حضور اپنے حال کی خبر اور جو کچھ دنیا اور آخرت میں بیتی ہے عرض کرتا ہے۔ حالانکہ بندے سے زیادہ اس کے حالات کا علم اللہ کو ہوتا ہے۔ اللہ اس کو قریب کرتا اور اس سے اُنس اور بات

Marfat.com

کرتا ہے اور اپنی رضا کی خلعت مرحمت فرماتا ہے اور اُسے اپنے علم اور حکمت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اَنَا اَعْرِفُکُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّکُمْ لَہٗ خَوْفًا

(میں تم سب سے زیادہ اللہ کا عارف ہوں اور تم سب سے زیادہ اُس سے خوف رکھنے والا ہوں)

اللہ تعالےٰ اپنے دوستوں کو آزماتا ہے تاکہ اُن کو صفائی عنایت کرلے۔ وہ ہمیشہ تغیّر اور تبدل سے خوف کے مقام پر کھڑے ہیں، ڈرتے ہیں اگرچہ حالتِ امن میں ہوں۔ کانپتے ہیں اگرچہ اُنہیں سکون عنایت کیا گیا ہو۔ اپنے نفسوں پر ایک ذرّے اور ایک رائی کے دانے اور ذراسی بھول اور تھوڑی سی غفلت پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ جب اُنہیں سکون حاصل ہوتا ہے تو پرواز کرتے ہیں۔ جب غنی کرتا ہے تو محتاج ہوتے ہیں امن دیتا ہے تو خوف کھاتے ہیں۔ عطا کرتا ہے تو رُکتے ہیں ہنساتا ہے تو روتے ہیں۔ خوش کرتا ہے تو غم کرتے ہیں۔ دوسروں کی اُلٹا پلٹی اور بُرے انجام سے خوف کھاتے ہیں۔

تھوڑے علم والے! سمجھ پیدا کر۔ پھر گوشہ نشین بن۔ اولیاء اللہ! پہلے سمجھ اور پھر باطنوں کے ساتھ مخلوق سے الگ ہوتے ہیں۔ اُن کے

Marfat.com

ظاہر مخلوق کے ساتھ اُن کی اصلاح کے لئے اور باطن حق تعالیٰ کے ساتھ اس کی خدمت اور صحبت میں ہیں اُن کے دل تمام چیزوں سے الگ، اور جدا ہیں - اُن کا ظاہری شغل حکم کی مضبوطی ہے - میلے کپڑے کی بُو دور کرتے ہیں - اس کو دھوتے اور صاف کرتے ہیں - پھٹے کپڑے سیتے اور پیوند لگاتے ہیں - یہ لوگ مخلوق کے سردار ہیں - ان میں سے ایک ذرّہ اُس پہاڑ کی طرح ہے -

تیرا دل مردہ ! اور تیری صحبت بھی مردہ دلوں کے ساتھ ہے زندہ دلوں کی شریفوں اور ابدالوں کی صحبت اختیار کرو - تم قبر ہو اور اپنے جیسی قبر کے پاس آتے ہو - مردہ ہو اور اپنے جیسے مردہ کے پاس جاتے ہو - تم مصیبت کے مارے ہو اور تمہارا رہبر بھی مصیبت کا مارا ہے - اندھے کو اندھا گھسیٹتا ہے - ایمان ویقین والوں کی صحبت اختیار کرو اُن کے کلام پر صبر اور اُسے قبول کرو - اے خدا ! ہماری غذا اپنا ذکر اور ہماری غذا اپنا قرب بنا -

فرشتے

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا -

مخلوق تین قسم کی ہے فرشتے - شیطان اور انسان - فرشتے تو بالکل خیر ہیں شیطان محض شرارت اور انسان ملا جُلا - خیر اور شر کا مرکب - اگر نیکی غالب ہوتی

Marfat.com

ہے تو فرشتوں سے مل جاتا ہے اور اگر بدی غالب ہوتی ہے تو شیطان سے مل جاتا ہے

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو سب سے الگ کر کے اپنا بنانا چاہتا ہے تو پہلے اس کو بنی آدم سے وحشت ہوتی ہے اور اُسے درندوں۔ وحشیوں اور جنوں کے ساتھ اُنس ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب آدمیت کی وحشت جنوں اور درندوں کے اُنس سے چلی جاتی ہے۔ تو مختلف صورتوں کے فرشتوں کے ساتھ اس کو انس ہوتا ہے۔ اُن کی کلام کو جنگلوں میدانوں اور دریاؤں میں سُنتا ہے۔ یہاں تک کہ جب اُن کے کلام سے مانوس ہوتا ہے اور ان کی صورتوں کے دیدار کا مشتاق ہوتا ہے تو اس بندے اور فرشتوں کے درمیان سے حجاب اُٹھ جاتا ہے۔ اللہ کی مخلوق میں فرشتوں کے کلام سے اور کسی کا کلام لذیذ نہیں اور خوبصورتی میں کوئی اِن جیسا خوبصورت نہیں

اللہ کا ولی جب خوب باادب ہوتا ہے تو فرشتوں کی صفات سے متصف ہوتا ہے کوئی قلب کامل فرشتہ نہیں ہوتا مگر حق تعالیٰ اس کا والی ہوتا ہے۔ اس کی شہوات و خواہشات کو مار کر اُس کو پھر زندہ کرتا ہے

جب دل صفا ہوتا ہے تو فرشتوں سے اُنس حاصل کرتا ہے اور خلوت میں اُن کے ساتھ بات چیت کرتا ہے حق سے غائب باشرع اور دین سے غائب! نفس۔ دنیا اور حرص کے ساتھ قائم! مخلوق کے عابد! حق کو بھلانے والے اللہ کی ملاقات بالکل حق ہے۔

Marfat.com

فرشتوں کی خوراک اللہ کا ذکر سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ ہے اور خاص بندگانِ خدا کی بھی یہی خوراک ہے تمہیں ان باتوں کے سننے سے کیا فائدہ۔ تم میں سے اکثر ابلیس کی آنکھ کی ٹھنڈک اور اُس کے بندے ہیں اُس کی اور تمہاری کوئی قدر نہیں۔ اپنے دل کے قدموں کے ساتھ حق تعالیٰ کی طرف بڑھو۔ اس سے دعا کرو کہ جن باتوں سے وہ راضی ہے تمہیں بتا دے اور اس کی بارگاہ میں دعا کرو کہ وہ تمہیں اپنا خادم بنا لے

بیٹا! جب تو ایمان مضبوط کر لے گا تو معرفت نصیب ہو گی۔ پھر تو علم اور اپنے اور مخلوق سے فنا کے میدان میں پہنچے گا۔ اور تو اپنے اور مخلوق کے وجود سے الگ ہو کر اللہ کے ساتھ وجود قائم کرے گا۔ اس وقت تیرا خدم و حشم ہو جائے گا۔ حفاظت خدمت کرے گی۔ غیرت احاطہ کرے گی۔ اور توفیق تیرے سامنے گردن جھکائے گی۔ فرشتے ارد گرد چلیں گے اور روحیں تیرے پاس آ کر سلام کریں گی۔ حق تعالیٰ تیرے ساتھ مخلوق پر فخر کرے گا اس کی رحمت کی نظریں تمہیں سیراب کریں گی اور اس کا قرب اور انس تمہیں اپنی طرف کھینچے گا۔

اولیاء اللہ کے کلام کی ضرورت ہے اُن کی نیند ڈوبے ہوئے کی نیند ہے اُن کا کھانا بیماروں کا کھانا ہے وہ اسی حال پر رہتے ہیں یہاں تک کہ موت کا وقت آ جائے۔ وہ فرشتوں کے مشابہ ہیں۔ کہ

Marfat.com

جن کے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ؕ

"امر الٰہی میں نافرمانی نہیں کرتے اور جو اُنہیں امر ہوتا ہے کرتے ہیں" (التحریم : ۶)

ان کو فرشتوں سے تشبیہ دی گئی ہے حالانکہ وہ ان سے بڑھ کر ہیں کیونکہ فرشتے اُن کے خادم ہیں۔

بیٹا! اپنی زبانوں کے ظاہری اور باطنی الفاظ کو روکو کیونکہ فرشتے تم پر محافظ ہیں۔ جو تمہارے ظاہر کی نگہبانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ باطنوں کو نگاہ رکھتا ہے۔ مکان اور محل بنانے والے! دنیا کی عمارت میں عمر کھونے والے اِتباعِ سنت کے سوا کوئی عمارت نہ بنا۔

بیٹا! اولیاء اللہ سب احوال میں اللہ سے ڈرتے ہیں۔ جو کچھ اُن کے پاس ہے دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل تھرتھراتے ہیں خوف کرتے ہیں کہ ان پر دھوکہ سے مواخذہ ہو جائے اور ڈرتے ہیں کہ ان کا ایمان ان کے لئے عاریت نہ ہو۔ خداوند تعالےٰ ان کو دنیا میں نائب اور خلیفہ بناتا ہے ان کے قلب میں ایمان کے قدم پختہ کرتا اور اُن کے ایمان کے سر پر معرفت کا تاج رکھتا ہے۔ قدر ان کی خادم۔ انسان عین اور فرشتے اُن کے سامنے دست بستہ حاضر رہتے ہیں۔ اللہ کے فرامین ان کے قلوب اور باطن کی طرف آتے ہیں ہر ایک ان میں سے مستقل بادشاہ

Marfat.com

ہے۔ وہ اپنا لشکر زمین میں پھیلاتا ہے تاکہ مخلوق کی اصلاح ہو اور ابلیس کا عمل دخل ٹوٹ جائے۔

بیٹا! تم پر فرشتے مؤکل ہیں جو تمہارے افعال کا شمار رکھتے ہیں تم میں سے ہر ایک کے ساتھ قیامت کے دن فرشتے ہوں گے۔ جو دنیا میں تمہارے ساتھ مؤکل تھے تمہاری ہر نیکی اور بدی لکھی ہوئی ان کے پاس کتاب میں موجود ہوگی ہر کتاب کی درازی حدِ نگاہ کے برابر ہوگی۔ ان کے پڑھنے کی تکلیف اُن کو دی جائے گی۔ اور وہ پڑھیں گے۔ اگر دنیا میں نیکی نہیں کی تو لکھی ہوئی نہ ہوگی۔ اور وہ نہ پڑھے گا۔ چونکہ دنیا حکمت کا گھر اور آخرت قدرت کا گھر ہے۔ دنیا آلات اور اسباب کی محتاج ہے۔ آخرت میں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر تم میں سے کوئی شخص کتاب کی تحریر سے انکار کرے گا تو اُس کے اعضاء تحریر کی تصدیق کے لئے بول اُٹھیں گے۔ ہر ایک عضو نے جو دنیا میں عمل کئے ہیں اُن پر الگ الگ بول اُٹھیں گے تمہاری پیدائش ایک بہت اہم امر کے لئے ہے۔ اور تم اُس سے بے بہرہ ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (المومنون: ۱۱۶)

"کیا تمہارا گمان ہے کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم نے ہماری طرف رجوع نہیں کرنا"

Marfat.com

شیطان

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا :۔

میں نے ایک دفعہ خواب میں ملعون و راندۂ درگاہِ ایزدی شیطان کو دیکھا اور اس کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ لیکن وہ بولا، آپ مجھے کس بنا پر قتل کرتے ہیں۔ اور میرا گناہ کیا ہے؟ اگر مشیت الٰہی کے تحت میری تقدیر میں شر تھا، تو میں اس خیر کی صورت کو بدلنے اور منقلب کرنے کی قوت و توفیق نہ رکھتا۔ اور اگر میری تقدیر میں خیر تھا، تو یہ میرے اختیار سے باہر ہے کہ اُسے شر میں بدل دوں۔ پس جب میں مشیت ربانی کے تحت عاجز و بے بس ہوں، تو مجھے لعنت و ملامت یا مجھ پر کسی قسم کا تشدد کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟ اس کی شکل مخنثوں کی سی تھی۔ اور کلام نرم و پست تھا۔ چہرہ لمبا۔ ناک لمبی۔ ٹھوڑی کے نیچے چند بال اور صورت نہایت ہی حقیر گویا وہ ایک خائف و منفعل شخص کی طرح میرے سامنے خفت سے مسکرا رہا تھا

اگرچہ خیر و شر دونوں اس دنیا میں موجود ہیں اور انسان کے کردار و عمل میں ان دونوں چیزوں کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ تمام اعمالِ خیر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں اور تمام اعمالِ شر شیطان اور نفس انسانی کے پیدا کردہ ہیں۔ پس خیر کو تو سراسر ذاتِ ربانی کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے لیکن شر کو کسی حیثیت

Marfat.com

سے بھی اُس کی ذاتِ اقدس سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ شر نہ تو اس کی ذات میں ہے اور نہ اس کی جانب سے ہے۔ بلکہ یہ نفسِ امارہ کی پیدا کردہ شے ہے

بیٹا! شیطان کے جھانسے سے دھوکے میں نہ آ۔ نفس کے تیروں سے شکست نہ کھا کیونکہ وہ تجھے تیر مارتا ہی رہے گا۔ شیطان جن! تجھ پر شیطان انسان کے ذریعہ قدرت پاتا ہے۔ وہ نفس اور تیرے ہمنشین ہیں۔ ان دشمنوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اللہ سے فریاد کر۔ اور اُس سے مدد مانگ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے ابلیس سے دریافت کیا کہ مخلوق میں تجھے کون پیارا ہے؟ جواب دیا کہ ایمان والا جو بخیل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے بُرا کون معلوم ہوتا ہے؟ جواب دیا کہ بدکار سخی۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ ایسے کیوں؟ شیطان نے جواب دیا کہ ایماندار بخیل سے مجھے اُمید ہے کہ اس کا بخل گناہ میں مبتلا کر دے گا اور سخی فاسق کے بارے میں مجھے خوف ہے کہ اس کی سخاوت سے اس کے گناہ نہ مٹ جائیں

اے قوم! شیطان کے مکر و فریب سے اپنی شرمگاہوں کو بچاتے رہو اپنے رب کا امر بجا لاؤ۔ اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابعدار رہو گنہگار رب سے جاہل ہو کر نافرمان ہوا۔ اور شیطان کے تابع اور موافق بنا۔ اگر اللہ سے واقف ہوتا تو نافرمانی نہ کرتا۔ اگر اپنے نفس کو پہچانتا اور جانتا کہ وہ بدی کا حکم کرتا ہے تو اس کی مخالفت کرتا۔ ابلیس اور اس کے مددگاروں کی صحبت سے اجتناب کرو شیطان کے مددگار نفس۔ دنیا۔

Marfat.com

حرص، ہوس اور بُرے ہمنشین ہیں۔ سب سے پرہیز کر کیونکہ یہ سب تیرے دشمن ہیں۔ اور اللہ کے سوا تیرا کوئی بھی محبوب نہیں۔ کیونکہ اللہ تجھے تیرے لئے چاہتا ہے اور غیر تجھے اپنے لئے چاہتا ہے۔

شیطان اور حرص اور بُرے دوست تمہارے دشمن ہیں ان سے بچو تاکہ تمہیں تباہی میں نہ ڈالیں۔ علم سیکھ اور سمجھ کہ اُن سے چھٹکارا کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے اور پھر تُو جان لے گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کیسے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جاہل کی عبادت مقبول نہیں۔

دنیا تاریکی اور علم اس میں نور ہے جس کو علم نہیں وہ تاریکی میں مارا مارا پھرتا ہے اور اصلاح سے زیادہ فساد کرتا ہے علم کے مدعی! اپنے نفس، حرص اور شیطان سے نہ لے۔ اپنے وجود۔ ریاکاری اور نفاق سے نہ لے۔ تیری ظاہری ترک اور باطنی رغبت سے یہ زہد بیکار ہے تجھے اس پر عذاب ہوگا

جس کے دل میں نفاق ہے وہ ایماندار سے نفرت رکھتا ہے لہذا کافروں۔ منافقوں اور شیطانوں کے بغض اور ان کی زبانوں کی بدی کا کوئی فکر نہیں کیونکہ یہ انسانوں میں کے شیطان ہیں۔ ایماندار یقین والا۔ عارف اپنے دل۔ باطن اور معنی کے لحاظ سے مخلوق سے الگ ہوتا ہے

انبیاء علیہم السلام کے جانے کے بعد کوئی ہم میں سے معصوم نہیں نفس مطمئنہ اور حرص مغلوب۔ طبیعت کا جوش ٹھنڈا اور شیطان قید ہو جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ کوئی چیز نہیں لگتی۔ وہ گھومتا ہے مگر پاتا کچھ بھی نہیں

Marfat.com

بیٹا تیرے خطرات شیطانی۔ عادت حرص اور دنیا سے ہیں تیرا فکر وہی ہے جو تجھے غم میں مبتلا کرے۔ تیرے خطرات تیرے فکر کی جنس سے ہیں۔ جب تیرے پاس اللہ اور اس کا ذکر ہوگا تو ضرور تیرا دل اس کی قربت سے پُر ہوگا اور تیرے پاس سے شیطان۔ حرص اور دنیا کے خطرات بھاگ جائیں گے۔ لہٰذا صادق کے لئے لازم ہے کہ تمام خطرات کو دفع کرکے صرف حق تعالیٰ کے خطرے پر ٹھہرے۔

بیٹا! تیرے نفاق۔ فصاحت۔ خوش بیانی۔ زرد چہرے۔ تیرے پیوند لگے ہوئے لباس اور کندھوں کو سمیٹنے سے حق تعالیٰ کی طرف سے تیرے ہاتھ کچھ نہ لگے گا۔ یہ سب کچھ تیرے شیطان۔ نفس اور مخلوق کے ساتھ شرک ہے اور ان کے ساتھ دنیا کی طلب سے ہے۔ حضرت ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جب کبھی کوئی کرامت آتی تو آپ فرماتے کہ یہ دھوکا ہے یا شیطان ہے۔ اور ہمیشہ اسی حال پر رہے۔

تجھ پر افسوس! تو حلد باز ہے اور حلد باز کے ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔

اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالثَّانِيْ مِنَ الرَّحْمٰنِ

(حلدی شیطان سے اور دیر رحمٰن سے ہے)

جلدی کرے گا تو شیطان کے ساتھ اور اس کے لشکر میں سے ہوگا۔ اگر ٹھہرا اور ثابت قدم رہا۔ صبر کیا اور ادب کیا تو رحمٰن کے ساتھ اور اس کے لشکر میں سے ہوگا۔ صدق اللہ کا بلاوا ہے اور جھوٹ شیطان کا بلاوا

Marfat.com

حق الگ چیز ہے اور باطل الگ چیز اور یہ دونوں ہر ایک مومن پر ظاہر ہیں۔ جو اپنے ایمان کے نور سے دیکھتا ہے تو شیطان۔ حرص۔ نفس۔ دنیا اور خواہشات کا قیدی ہے۔ تیرا دل قید ہے اور تو بے خبر ہے۔

بیٹا! پہلی صف میں کھڑا ہو کیونکہ وہ بہادر مردوں کی جگہ اور آخری صف سے الگ ہو کیونکہ وہ نامرادوں کی جگہ ہے۔ نفس سے خدمت لے اور اس کو عزلت کا عادی بنا۔ جتنا وہ اٹھاتا ہے اٹھانے دے اس کو مسکرا کر دانتوں اور آنکھوں کی سفیدی نہ دکھا کیونکہ وہ بُرا غلام ہے مزدوروں کے سوا کام نہیں کرتا۔ اس کا پیٹ نہ بھرتا وقتیکہ جان سے کہ سیر ہو کر سرکشی نہ کرے گا۔

دین و دنیا

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:۔
حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهٖ خَيْرًا فَقَّهَهٗ فِي الدِّيْنِ وَ بَصَّرَهٗ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ

(جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندے کو بھلائی دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے دین میں سمجھ اور اس کے نفس کے عیبوں پر نگاہ عنایت فرماتا ہے)

Marfat.com

دین کی سمجھ نفس کی معرفت کے باعث ہے جس نے رب کو پہچانا اُس نے تمام دُنیا کو پہچان لیا۔ اسی سے اللہ کی عبادت درست اور شرک سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت تک تیرے لئے نجات نہیں جب تک کہ تُو شرک سے باز نہ آئے۔ دین کو اپنی خواہشات پر آخرت کو دنیا پر۔ خالق کو مخلوق پر مقدم سمجھنا ہی تیری بقا کا موجب ہے۔

دین کے اعتقادی اور عملی تقاضوں کو دنیاوی خواہشات و ترغیبات سے مقدم رکھو۔ دنیاوی امور میں منہمک ہو کر احکام خدا کو بھولنا ہلاکت ہے ہاں دینی فرائض ادا کرنے کے بعد جو وقت تمہارے پاس بچے! سے خوشی سے اپنے جائز دنیوی اور معاشی تقاضوں میں صرف کرو۔ بالفاظ دیگر دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ تمام فرائض کو اُن کے واجبات سمیت اچھی طرح ادا کرو۔ اور اسوۂ حسنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل میں کوتاہی نہ کرو۔

اگر تم نے دنیاوی اشغال میں محو ہو کر آخرت سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہوگا اور عاقبت تم سے زائل ہو جائے گی جو شخص بھی اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس کی عزت و توقیر کرتے ہیں اور جو شخص اس کی نافرمانی کرتا ہے تو پھر لازم ہے کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس سے نفرت کرے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ (آل عمران: ۱۵۱)

Marfat.com

"تم میں سے بعض ایسے ہیں جو صرف دنیا کے پرستار ہیں اور بعض
ایسے ہیں جو آخرت ہی کو چاہتے ہیں"

پھر ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرۃ: ۲۰۱)

"(لوگوں میں سے وہ بھی صاحب حکمت و فراست ہیں) جو کہتے ہیں
اے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی سعادت و راست بازی عطا فرما
اور آخرت میں بھی سعادت، بخشش اور فلاح و بہبود عطا فرما اور
ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا"

اس لئے دنیا کے امور و مشاغل میں پھنس کر اپنی عاقبت سے غافل
و بے خبر ہو جانا ایمان اور اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ پس عقبیٰ کی تمام
سعادتیں حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس کو رحم و کرم کی نظر سے دیکھو اور
نفسِ امارہ سے گزر کر نفسِ مطمئنہ کے حصول کے لئے مخلصانہ کوشش
کرو۔ نفسِ مطمئنہ کے حصول کا اہم ترین ذریعہ یہ ہے کہ شیطانی وساوس اور
بُرے دوستوں سے بے تعلق ہو کر اور کنارہ کش رہ کر ذکرِ الٰہی میں مشغول
ہو جاؤ۔ لغویات اور خواہشات سے اجتناب کر کے کتاب و سنت کی پیروی
کرو۔ صراطِ مستقیم پانے کے لئے قرآن پاک کی آیات میں مسلسل غور و فکر

Marfat.com

اور تدبر کرو کتاب وسنت کی گہرائیوں کو پانے کے بعد ان پر عمل پیرا ہو جاؤ محض مناظرہ وجدال اور قیل وقال ہی میں نہ الجھے رہو کیونکہ اس سے عقلی گمراہ ہوتی ہے اور انسان راہ حق کو نہیں پا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ (الحشر: ۷)

"ہمارا رسول جو احکام تمہارے پاس لایا ہے اُن کو قبول کرلو۔ اُن پر عمل پیرا ہو جاؤ اور جن چیزوں سے تمہیں منع کرتا ہے اُنہیں چھوڑ دو اور اللہ کا تقویٰ کرو"

اس لئے مسلمان پر لازم ہے کہ توحید اور سنت کی پیروی کرے۔ اسی طرح شرک و بدعت سے پرہیز لازم ہے بدعت یہی ہے کہ اپنے پاس سے ناپسندیدہ چیزیں ایجاد کرکے دین و شریعت سے منسوب کر دی جائیں اور ان کی پیروی کو اسلام کی پیروی سمجھا جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

وَرَهْبَانِيَّةَ ن ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ (الحدید: ۲۷)

"اور رہبانیت انہوں نے خود نکالی۔ ہم نے اُسے ان پر لازم نہیں کیا۔ ہاں اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے (نکالا) لیکن اس کی نگہداشت نہ کر سکے۔ جو اس کی نگہداشت کا حق تھا"

Marfat.com

پس ظاہر ہُوا کہ ہر وہ عقیدہ یا عمل جس کی الہامی کتب اور شریعت میں کوئی سند نہ ہو۔ بدعت ہے اور اختراعِ نفس ہے اور اس کی پیروی میں گمراہی ہے۔ راہ راست سے روگردانی ہے حالانکہ بدعت کی ضد سنت ہے اور سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا وہ دستورالعمل ہے جسے اللہ تعالیٰ "اسوۂ حسنہ" سے موسوم کرتے ہوئے فرماتا ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔ (الاحزاب: ۲۱)

"جو شخص اللہ کی رضا چاہے اور روزِ حشر نجات کا آرزومند ہو اس کے لئے رسول اللہ کا طریقِ عمل ایک اسوۂ حسنہ یعنی ایک مثالی سیرت ہے"

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

تَفَرَّغُوْا مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

(اپنی پوری طاقت کے ساتھ دنیا کے فکروں سے فارغ ہو جاؤ)

بیٹا! جس عمل سے ارادہ معاوضہ کا رکھو وہ تمہارے لئے ہے۔ اور جس عمل سے تصور رضائے الٰہی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جب عمل کر کے عوض طلب کرو تو تمہاری جزا مخلوق کے پاس ہے اور جب عمل خالص اللہ کے واسطے ہو تو اس کی جزا قربِ ربانی اور دیدارِ الٰہی ہے

Marfat.com

یاد رکھو اعمال اس نیت سے نہ کرو کہ تمہیں ان کا معاوضہ ملے۔ ذات الٰہی کے سامنے یہ دنیا و آخرت کیا وقعت رکھتی ہیں۔ نعمت کی جستجو نہ کرو نعمت والے کو ڈھونڈو۔ مکان بنانے سے نیک پڑوسی کی طلب کرو۔ اللہ ہر ایک چیز سے پہلے ہے اور ہر چیز کا بنانے والا ہے۔

موت کی یاد آفات پر صبر، ہر حالت میں توکل علی اللہ۔ جب یہ تینوں خصلتیں تم پر ختم ہو جائیں۔ تمہارے پاس فرشتہ موت کا ذکر کریگا اور تمہاری دنیا سے بے رغبتی ظاہر ہو گی۔ خدائے تعالیٰ سے جو تمہاری اُمیدیں وابستہ ہیں اُن میں صبر کے ساتھ کامیاب ہو جاؤ گے۔ توکل کے ذریعہ دل سے تمام چیزیں نکل کر رب کے ساتھ تمہارا تعلق قائم ہو جائے گا۔ دنیا و آخرت اور ماسوا اللہ سب کا خیال جاتا رہے گا۔ پورب۔ پچھم۔ دکھن۔ اُتر۔ نیچے اوپر غرضیکہ ہر طرف سے راحت، حمایت اور حفاظت خداوندی میں آ جاؤ گے۔ مخلوقات میں سے کوئی بھی تمہیں ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ خوف کے دروازے اور اطراف بند کر دئے جائیں گے اور تم اس گروہ پاک میں شامل ہو جاؤ گے جس کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ (الحجر: ۴۲)

"میرے خاص بندوں پر تیرا زور نہ چلے گا۔"

بیٹا! دنیاوی تفکرات سے خالی ہو سکتے ہو تو ہو جاؤ۔ ورنہ اپنے دل

Marfat.com

کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ کر اُس کا دامنِ رحمت پکڑ لو۔ تاکہ دنیا کا فکر تمہارے دل سے نکل جائے۔ وہ ہر چیز پہ قادر ہے۔ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ سب کچھ اُس کے قبضۂ قدرت میں ہے اسی کے در کے ہو رہو اور دعا مانگو کہ وہ تمہارے دل کو غیر سے خالی کر دے۔ ایمان معرفت۔ علم اور غیر سے بے پرواہ کر کے اُسے پُر کر ڈالے اور دعا کرو کہ تمہیں یقین عنایت فرمائے۔ تمہارے دل کو اپنا اُنس عطا کرے اور تمہارے اعضاء کو اپنی عبادت میں لگائے رکھے۔ سب کچھ اُسی سے مانگو غیر سے سوال نہ کرو۔ اپنے جیسے بندوں کے سامنے کیوں ذلیل ہوتے ہو۔ غیر کو چھوڑ کر خدا ہی سے طلب کرو۔ اور اپنا معاملہ اُسی کے ساتھ رکھو اس میں کسی دوسرے کا تعلق نہ ہونے پائے۔

نفس، ہوس اور مجسم حرص! پرائی عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھتا ہے پھر کہتا ہے کہ مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ تو جھوٹا ہے۔ تیری بات شرع اور عقل کے مطابق نہیں۔ آگ پر آگ اور ایندھن پر ایندھن جمع کرتا ہے۔ ضرور تیرے دین اور ایمان کا گھر بھڑک اُٹھے گا۔ تو خود اندھا ہے دوسروں کی آنکھیں کیسے بنائے گا۔ خود گونگا ہے اوروں کو تعلیم کیا دے گا۔ جاہل دین کو کیسے قائم کرے گا۔ جو دربان نہیں وہ لوگوں کو شاہی دروازے کی طرف کیسے لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ۔ اس کی قدرت۔ قرب۔ مخلوق اور علم سے سراسر بے بہرہ ہے۔

Marfat.com

بیٹا! صانع حقیقی اللہ تعالیٰ اور وہی تصرّف کرنے والا ہے۔ جس شخص نے یہ حقیقت سمجھ لی اُس نے آلات کی قید سے خلاصی پائی۔ مخلوق جو سب کی سب آلات ہے اس میں تصرّف کرنے والے کو دیکھ لیتا ہے۔ خلقت کے ساتھ رہنا نفرت، تکلیف اور مشقت ہے۔ لیکن خالق کا قرب حاصل کرنا خوشی۔ راحت اور نعمت ہے۔

مسکین اپنی جان پر گریہ کر۔ تیرا بیٹا مر جائے تو تم پر قیامت آ جاتی ہے دین مرے تو پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی گریہ کرتا ہے لیکن فرشتے تم پر تیرے دین کے سرمایہ کے خسارے کو دیکھ کر روتے ہیں۔ تمہیں عقل نہیں۔ اگر عقل ہوتی تو اپنے دین کے ضائع ہونے پر روتا۔ علم جس پر عمل نہ کیا جائے عقل جس سے نفع نہ اُٹھایا جائے اور زندگی جس سے مفاد نہ ہو ایسے مکان کی طرح ہے کہ جس میں رہائش نہیں۔ بیداری کے پانی سے اپنا چہرہ دھو ڈال پھر دیکھ تو مسلمان ہے یا کافر۔ ایمان والا ہے یا منافق۔ توحید والا ہے یا مشرک۔ ریاکار ہے یا مخلص۔ اللہ کے موافق ہے یا مخالف۔ گریہ وزاری کر یہاں تک کہ تیرے ساتھ گریہ وزاری کی جائے۔ اپنی مصیبت میں بیٹھ یہاں تک کہ تیرے پاس بیٹھا جائے۔ تم حجاب میں ہو۔ تمہارے پاس کسی قسم کی بھلائی نہیں۔

دین کی سمجھ نفس کی معرفت کے باعث ہے جس نے رب کو پہچانا اُس نے

Marfat.com

تمام مخلوقات کو پہچان لیا۔ اسی سے اللہ کی بندگی میں اخلاص اور شرک سے آزادی نصیب ہوتی ہے خواہشات کو دبا دو۔ دنیا کو عقبیٰ پر اور مخلوق کو خالق پر مقدم سمجھنا تیری ہلاکت کا موجب ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

دُنیا آخرت کی کھیتی ہے

ایمان کا تخم دل اور بدن کی زمین میں ڈال۔ اس میں نیک اعمال کا ہل جوت اور خلوص کا پانی ڈال کر سینچ اگر دل کی زمین میں نرمی۔ شفقت اور رحمت ہے تو تخم اُگے گا لیکن اگر دل کی زمین سخت موٹی اور شور ہے تو یہ زمین بنجر ہے

بیٹا! تو دنیا کی زراعت میں مشغول ہے آخرت کی زراعت نہیں کرتا۔ کیا تو نہیں جانتا طالب دنیا آخرت میں نجات نہیں پائے گا۔ اگر آخرت کو چاہتے ہو تو دنیا کو ترک کر دو۔ اور اگر اللہ کو چاہتے ہو تو نفسانی خواہشات کو ترک کر دو اور مخلوق کی خدمت کرو۔

ایک شرک باطنی ہے اور ایک ظاہری۔ شرک ظاہری بُت پرستی ہے اور شرک باطنی خلقت پر بھروسہ رکھنا۔ اور اُن سے نفع و نقصان کی اُمید رکھنا۔ لیکن مخلوق میں سے ایسے بھی ہیں کہ جن کے ہاتھ میں دنیا ہے لیکن اس سے پیار نہیں کرتے۔ وہ دنیا کے مالک ہیں خادم نہیں۔ دنیا اُن کو چاہتی ہے اور

Marfat.com

وہ نہیں چاہتے۔ دنیا اُن کے پیچھے دوڑتی ہے اور وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتے۔ اُس سے خدمت لیتے ہیں اُس کی خدمت نہیں کرتے۔ وہ دنیا سے جدا ہوتے ہیں لیکن دنیا اُن سے جُدا نہیں ہوتی۔

اس زمانے میں ایک انجیر کے بدلے دین بکتا ہے۔ وداعِ اُمید اور قوتِ حرص کا زمانہ ہے۔ کوشش کر کہ ایسے لوگوں میں شمار نہ ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (الفرقان ۲۳)

"ہم نے اُن کو ان کے عملوں کی طرف بڑھایا تو ان کا عمل پراگندہ غبار کر دیا"

جس عمل سے غیر اللہ مراد ہے وہ پراگندہِ غبار کی طرح ہے۔

تجھ پر افسوس! اگر تیرا نام عام لوگوں پر مخفی ہے تو خاص سے نہیں چھپ سکتا۔ گنوار پر تیرا طمع مخفی ہے صراف سے نہیں۔ جاہل سے چھپ سکتا ہے عالم سے نہیں۔ عمل کرو تو اخلاص سے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جس کام میں فائدہ نہیں اس کو چھوڑ دو۔ اپنے نفس کو مغلوب کرو تاکہ اُس پر سوار ہو کر دنیا کے میدان طے کرتا ہوا آخرت میں پہنچے۔

اللہ تعالیٰ کی ارادت کے مدعی! اور نفس پر قائم! تُو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ نفس اور حق جمع نہیں ہوتے۔ دُنیا اور آخرت جمع نہیں ہوتے جو شخص اپنے نفس کے ساتھ قائم ہے وہ اللہ کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتا۔

Marfat.com

جو دنیا پر ٹھہرا وہ آخرت کے ساتھ نہ ٹھہرے گا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے دنیا سے محبت کی اُس نے آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت سے محبت کی اُس نے دنیا کو نقصان پہنچایا)

تیرے لئے توحید کیسے صحیح ہو حالانکہ تیرا دل حُبِ دنیا سے معمور ہے کیا تُو نے حضرت نبی اکرم صلعم کا ارشاد نہیں سُنا۔

حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

(دنیا کی محبت ہر ایک گناہ کا سر ہے)

جب تو ابتدا میں حد سے بڑھنے والا طالب ہے اور سالک ہے تو دنیا کی محبت تیرے حق میں ہر ایک خطا کا سر ہے۔ جب تیرے قلب کا باطن انتہا کو پہنچے اور اللہ کے قرب سے واصل ہو جائے تو تیرا دنیا کا نصیب تیرے لئے محجوب بنا دیا جائے گا۔ اور غیر کا نصیب تیرے لئے قابلِ نفرت کر دیا جائیگا۔ تو اپنے نصیب پر قناعت کرے گا۔ اور غیر کی طرف متوجہ نہ ہوگا۔ اس حال میں کہ تیرا دل اللہ کے حضور میں قائم ہوگا۔ دنیا میں تصرف کریگا جیسے اہل جنت جنت میں تصرّف کریں گے جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے جاری ہوگا۔ تجھے پسند ہوگا۔ کیونکہ تیرا ارادہ اسکے ارادے کیساتھ اور تیرا اختیار اسکے اختیار کے ساتھ اور تیری چال اسکی تقدیر کے موافق ہوگی۔ ماسوا اللہ کے کل علاقے تیرے دل سے کٹ جائیں گے تجھ سے دنیا اور آخرت دور ہو جائے گی۔ اپنے نصیبوں کا حصول اُن کی محبت کے باعث کریگا اپنی محبت سے نہیں

Marfat.com

بیٹا! یہ لوگ جنہوں نے دنیا میں دنیا کے لئے زندگی بسر کی۔ قیامت کے دن اُن میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اگر تجھے ضرور ہی مخلوق سے معاشرت کرنی ہے تو پرہیزگاروں، زاہدوں، عارفوں اور عاملوں کے ساتھ زندگی بسر کر جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے مرید اور مراد ہیں۔ ایسے شخص کے ساتھ زندگی بسر کر جو تجھ سے مخلوق کو لے اور خالق کو دے۔ تجھ سے گمراہی دور کرکے صراط المستقیم پر گامزن کرے۔

اعتقاد کے ضعیف! نہ تیرے پاس دنیا ہے اور نہ ہی آخرت۔ اس کا باعث اللہ تعالیٰ سے گستاخی۔ ولیوں اور ابدالوں پر جو انبیاء علیہ الصلوٰۃ کے نائب ہیں جھوٹی تہمت ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہ الصلوٰۃ کے مقام پر قائم فرمایا اُن کو وہی عنایت کیا جو نبیوں اور صدیقوں کو عنایت فرمایا۔ اُن کے اعمال اور علوم ان کے سپرد کئے۔ اُن کو اُن کے نفسوں اور خواہشات سے فنا کیا اور اپنے ساتھ وجود عنایت کیا۔ اپنے سامنے کھڑا کیا۔ ماسوا اللہ ان کے دل پاک ہیں۔ دنیا۔ آخرت اور مخلوقات ان کے سامنے ہے۔ اُن کو اپنی قدرت دکھائی اور اپنا عمل سکھایا اور اللہ ہی نے اُن کو قوت بخشی ہے۔

بیٹا! اگر تیرے پاس علم کا ثمرہ ہوتا اور برکت ہوتی تو اپنے نفس کی خواہشات اور لذات کے لئے بادشاہوں کے دروازوں پر مارا مارا نہ

Marfat.com

پھرتا۔ عالم کے ایسے پاؤں نہیں کہ مخلوق کے دروازوں کی طرف دوڑے۔ اور زاہد کے ایسے ہاتھ نہیں کہ اُن کے ساتھ لوگوں کے مال لے۔ اور اللہ کے محبّ کی ایسی آنکھ نہیں کہ اُس کے ساتھ غیر کو دیکھے۔ محب جو محبت میں صادق ہے اگر اس کو ساری مخلوق بھی ملے تو اس کی طرف آنکھ نہ کھولے گا وہ محبوب کے غیر کی طرف آنکھ نہ اُٹھائے گا۔

دُنیا و آخرت

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

بیٹا! تو آخرت سے فارغ اور دنیا سے ملوث ہے۔ تیرا حال اور اولیاء اللہ اور صالحین سے تیرا فرق ان کی صحبت سے روگردانی اور اپنی رائے کے ساتھ بے پروائی مجھے غمناک کرتی ہے۔

تجھ پر افسوس! اس دنیا میں گذشتہ مخلوق کی آفتوں اور مصیبتوں سے کیوں عبرت حاصل نہیں کرتا۔ دنیا سے نجات طلب کر۔ اس کا لباس اُتار کر بھاگ جا۔ نفس کا لباس اُتار اور اللہ کے دروازے کی طرف رجوع کر۔ اگر تُو نفس سے علیٰحدہ ہوگیا تو سب ماسوا اللہ کے الگ ہوگیا۔ اگر ماسوا نفس کے تابع ہے تو اپنے نفس سے دُور ہے۔ دنیا کی حرص کو چھوڑ۔ جہاں تک ہو سکے دنیا کے ذکروں سے فارغ ہو جا

Marfat.com

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

تَخَوَّغُوْا مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ

(حتی المقدور دنیا کے فکروں سے فارغ ہو جاؤ)

دنیا سے جاہل! اگر تُو اسے پہچانتا تو کبھی طلب نہ کرتا اگر تیرے پاس آتی ہے تو مشقت میں ڈالتی ہے اور اگر جاتی ہے تو حسرت چھوڑ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ ۲۱۶)

"ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز سے نفرت کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز سے محبت کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بُری ہو اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

بیٹا! جب دنیا کی کوئی چیز ملے اور تمہارا دل گھٹے اس کو ترک کر دو مشکل تو یہ ہے کہ تمہارے پاس دل ہی نہیں تم مجسم حرص اور نفس اور خواہش ہو۔ دل والوں کے پاس بیٹھو تاکہ تمہیں بھی دل مل جائے۔ تم نے سب کچھ ناچیز کے بدلے خرید لیا ہے اور ناچیز کو سب کچھ سونپ دیا ہے آخرت کے عوض دنیا کو خریدا اور دنیا کے بدلے آخرت کو فروخت کر دیا ہے۔ تم

Marfat.com

حرص در حرص۔ نیست در نیست۔ جہل در جہل ہو۔ چوپائیوں کی طرح چرتے ہو۔ نہ جستجو نہ حساب کا اندیشہ۔ نہ سوال نہ نیت۔ نہ امر نہ فعل کا کھٹکا۔ ایماندار شرعی حلال کھاتا ہے۔ اور صاحب ولایت کو قلبی حیثیت سے کھانے یا نہ کھانے پر امر یا نہی ہوتا ہے اور ابدال کسی چیز کا فکر نہیں کرتا۔

دنیا کا بازار عنقریب بند ہو جائے گا۔ خلقت کو دیکھنے کے دروازے بند کر کے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے دروازے کھولو۔ دلوں کو صاف اور باطن کو نزدیک کر کے اسباب اور کمائی کے دروازے بند کرو۔ دنیا کے ساتھ اپنے نفسوں کو اور آخرت کے ساتھ اپنے دلوں کو اور مولیٰ کے ساتھ اپنے باطنوں کو بٹھائے رکھو۔

دنیا کے طالب! دنیا کے پیارے! میرے پاس آ تاکہ میں تجھ پر اُس کے عیب ظاہر کروں۔ اور اللہ تعالیٰ کا راستہ بتاؤں اور ان لوگوں سے ملاؤں جو صرف ذات الٰہی کو چاہتے ہیں۔ تم حرف حرص پر کھڑے ہو۔ جو کچھ میں کہتا ہوں سنو اور اس پر عمل کرو اور عمل میں اخلاص پیدا کرو عیب میری بات سمجھ لوگے۔ اور عمل پر قوت ہو جاؤ گے تو مقام علیین میں اُٹھائے جاؤ گے۔

بیٹا! دنیا اور آخرت کو ملا کر ایک ہی ٹکانے لگا دو۔ اور دونوں جہاں سے فارغ ہو کر مالک کی طرف یکسوئی اختیار کرو۔ تمہارے

Marfat.com

دل میں دُنیا اور آخرت کی محبت نہ رہے۔ ہر چیز کو ترک کر کے صرف خدا کی طرف بڑھو۔ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی قید میں مت پھنسو اور ان نفسانی معبودوں سے پیچھا چھوڑاؤ۔ جب تمہیں ان پر قدرت حاصل ہو جائے تو دنیا نفس کے واسطے۔ آخرت قلب کے واسطے اور مُحِبِّ مولیٰ باطن کے واسطے رہنے دو۔

بیٹا! نفس۔ حرص۔ دنیا اور آخرت کا پیچھا نہ کرو۔ صرف مولیٰ ہی کے ہو رہو۔ تمہارے ہاتھ ایسا خزانہ لگے گا کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ایسی ہدایت حاصل ہوگی کہ جس کے بعد گمراہ نہ ہوگے۔ گناہوں سے توبہ کر کے ذاتِ خداوندی کی طرف بھاگ چلو۔ جب توبہ کرو۔ تو زبان اور دل دونوں سے توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ خزانہ خداوندی کا دل ہے گناہوں کا لباس خالص توبہ اور حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ سے شرمسار ہو کر اتار ڈالو۔ کیونکہ توبہ خالص دل کا فعل ہے۔

اے قوم! انسان کے واسطے دنیا باوجود اللہ آخرت معمار ہے جب غیرت الٰہی جوش میں آتی ہے تو اُن میں اور آخرت میں حائل ہو جاتی ہے آخرت کی جگہ خاص الخاص لعنات نصیب ہوتے ہیں۔ اس وقت نہ دنیا کی اور نہ آخرت کی حاجت باقی رہتی ہے

بیٹا! خالق کا شکوہ مخلوق سے نہ کرو بلکہ خالق ہی سے کرو۔ اُسی

Marfat.com

نے سب اندازے لگائے ہیں، غیر نے نہیں۔ راز الٰہی مصائب۔ بیماری اور صدقہ کا چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے داہنے ہاتھ سے صدقہ دو تو بائیں کو پتہ نہ چلے۔ دنیا کے دریا سے ہوشیار رہو کیونکہ اس میں بہت خلقت ڈوب چکی ہے۔ سوائے توحید والوں کے کسی نے اس سے نجات نہیں پائی۔

بدبخت! میں دیکھتا ہوں تو خلقت کو راضی اور خالق کو ناراض کرتا ہے دنیا کی عمارت بنا کر آخرت کو خراب کرتا ہے تو عنقریب پکڑا جائے گا تمہیں وہ پکڑے گا جس کی گرفت نہایت سخت اور دردناک ہے اس کی گرفت کے کئی رنگ ہیں۔ تمہیں تیری ولایت سے جدا کر دے۔ بیماری و ذلت فقر میں مبتلا کر دے۔ سختیوں۔ غموں اور فکروں کو تم پر مسلط کر دے۔ مخلوق کی زبان اور ہاتھوں کو تم پر دراز کرا دے۔ تیرے نقصان پر تمام خلقت کو اُبھار دے۔ سونے والے! بیدار ہو جا۔ اے اللہ! ہم کو اپنے ساتھ اور اپنے لئے بیدار کر۔

جو شخص خلقت کے ہاتھ سے دنیا کے جھپٹنے کی حرص کرتا ہے ایک فضول تنکے پر دین کو فروخت کر کے باقی کے عوض فانی کو مول لیتا ہے یقیناً ایسے شخص کے ہاتھ نہ دنیا لگتی ہے نہ آخرت۔

تم پر افسوس! تم دنیا کے عوض آخرت کو کیسے خراب کرتے ہو۔ اپنے

Marfat.com

نفس کی خواہش اور شیطان اور مخلوق کی اطاعت کرکے اپنے خالق و مالک کی
تابعداری کیسے فاسد کرتے ہو۔ غیر کے پاس شکایت کرکے اپنے تقویٰ کو
کیوں ضائع کرتے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کا حافظ
و ناصر ہے اُن سے بدی کو روکنے والا۔ ان کو تعلیم دینے والا اور اُن کو
اپنی معرفت عنایت کرنے والا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ارشاد فرماتے ہیں " جب بندہ اپنے دروازوں کو بند کرکے اُن کی
چکیں چھوڑتا ہے۔ اور خلقت سے چھپ کر خلوت میں اللہ تعالیٰ کے
گناہ کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم! دیکھنے والوں
میں سے تم نے مجھ کو بہت کمزور سمجھا"

تجھ پر افسوس! اپنی حالت مجھ سے چھپاتے ہو حالانکہ وہ چھپتی نہیں
مجھ پر ظاہر کرتے ہو کہ طالب آخرت ہو۔ حالانکہ تم طالب دنیا ہو۔
تمہارے دل کی حرص تمہاری پیشانی پر لکھی ہوئی ہے۔ تمہارا باطن تمہارے
ظاہر سے واضح ہے۔ تمہارے ہاتھ کا دینار کھوٹا ہے۔ اس میں ایک رتی
سونا اور باقی کھوٹ ہے۔ اس کا کھوٹ مجھ سے مت چھپاؤ۔ میں نے
ایسے بہت دیکھے ہیں۔ یہ دینار مجھے سونپ دو اور اس پر مجھے پورا اختیار
دو تاکہ بھٹی چڑھا کر سونا الگ کروں اور کھوٹ کو پھینک دوں۔

بنی آدم! دنیا اور آخرت میں جو کچھ بھی ہے تمہارے لیے پیدا کیا

Marfat.com

گیا ہے۔ تمہارا شکر۔ تقویٰ۔ عبادت اور خدمات کہاں ہیں۔ عمل بغیر مقصد و روح کرتے ہوئے تم تھکتے نہیں۔ یاد رکھو اعمال کی روح اخلاص ہے

تجھ پر افسوس! تیری عمر گذر رہی ہے اور تجھے خبر تک نہیں آخرت سے اعراض اور دنیا پر توجہ کب تک۔ تیرا رزق غیر نے نہیں کھایا۔ تیرے بہشت اور دوزخ کے مکان میں غیر نے نہیں لینا تجھے غفلت نے گھیرا اور خواہش نے قید کیا ہے۔ تیرا سارا فکر کھانے۔ پینے۔ خواب۔ نکاح اور اغراض پوری کرنے میں ہے۔ تیرا فکر کافروں اور منافقوں کا فکر ہے حلال یا حرام سے پیٹ بھرنے کے بعد تیرے دل میں کیا ہے۔

اے قوم! دنیا چل چلاؤ اور عمریں فنا ہو رہی ہیں اور آخرت قریب ہے تم نے اس کا کیا فکر کیا ہے۔ بلکہ تم دنیا اور اس کے جمع کرنے کی فکر میں لگے ہو اور اللہ کی نعمتوں کے دشمن ہو۔ اگر اس سے بدی پہنچے تو ظاہر کرتے ہو اور نیکی پہنچے تو چھپاتے ہو۔ لیکن اگر نعمتوں کو چھپاؤ گے اور ان کی ناشکری کرو گے تو تم سے اللہ تعالیٰ نعمتیں چھین لے گا۔

یہ دنیا بازار ہے۔ ایک گھڑی کے بعد اس میں کوئی نہ رہے گا۔ رات کو سب بازار والے چلے جائیں گے۔ کوشش کرو اس بازار میں وہ چیز بیچو اور وہی چیز خریدو جس سے قیامت کے بازار آخرت میں نفع حاصل ہو کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید۔ عمل میں اخلاص

Marfat.com

یہی وہاں کا زادِ راہ ہے اور وہی تمہارے پاس کم ہے۔

کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور عمل

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

بیٹا! تم دنیا میں ہمیشہ کی زندگی اور حصولِ خواہشات کیواسطے پیدا نہیں کئے گئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مکروہات پیش آتے ہیں اُن میں تبدیلی کرو۔ تم نے صرف کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ زبان سے پڑھ کر سمجھ لیا ہے کہ عبادتِ الٰہی سے عہدہ برآ ہو گئے ہو۔ یہ تمہارے واسطے کچھ بھی مفید نہیں۔ یہاں تک کہ تم اُس کے ساتھ ایمان اور عمل کو نہ ملاؤ۔ صرف کلمہ شریف کا پڑھنا تم سے قبول نہ کیا جائے گا اور نہ تمہیں نفع دیگا چہ جائیکہ گناہ۔ نافرمانی اور اللہ سے مخالفت اور اس پر اصرار اور ترکِ نماز روزہ۔ صدقہ اور نیکی کے کاموں سے روگردانی جیسے ناشائستہ اعمال تم سے سرزد ہوتے رہیں۔ کلمہ شریف کی دونوں شہادتیں تمہیں کس بات کا نفع دیں گی۔ جب تم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر مدعی بنے تو تم سے تصدیق دعویٰ کے واسطے گواہ طلب کئے جائیں گے۔ تم جانتے ہو کہ گواہ کون ہیں؟ حکم کا مان لینا اور جس چیز سے منع کیا ہے اس سے رُک جانا آفتوں پر صبر اور تقدیرِ الٰہی کو تسلیم کر لینا۔ اور جب تم ان اعمال پر بھی کاربند ہو جاؤ گے

Marfat.com

تو اخلاص ریائی کے بغیر قبول نہ کئے جاؤ گے۔ قول بغیر عمل کے اور عمل بغیر اخلاص اور اتباعِ شریعت کے مقبول نہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اَضْعِفُوا شَیَاطِیْنَکُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَضْعُفُ بِھَا کَمَا یَضْعِفُ اَحَدُکُمْ بَعِیْرَہٗ بِکَثْرَۃِ رُکُوْبِہٖ وَشَیْلِ اَحْمَالِہٖ عَلَیْہِ ۝

(اپنے شیطانوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے ذلیل کرو۔ کیونکہ شیطان اس سے ذلیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی شریر اونٹ کو کثرت سواری اور کثرت بوجھ سے ذلیل کرتا ہے)

اے قوم! اپنے شیطانوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اخلاص کے ساتھ ذلیل کرو۔ صرف زبانی جمع خرچ نہ کرو۔ انسانی اور جنی شیطانوں کو توحید جلا دیتی ہے کیونکہ وہ شیطانوں کے لئے آگ اور توحید والوں کے لئے نور ہے زبان سے کلمہ شریف کیسے پڑھتے ہو حالانکہ تمہارے دل اُس سے متاثر نہیں ہوتے جس چیز پر بھروسہ و اعتماد کرو اس کے ساتھ اللہ کا سہارا پکڑو۔ دلی شکریہ کے بغیر زبانی توحید نافع نہیں۔ جسم کی صفائی دل کی نجاست کے ساتھ فضول ہے توحید والا۔

Marfat.com

اپنے شیطان کو لاغر کرتا ہے اور مشرک کو اس کا شیطان لاغر کرتا ہے
تمام اقوال اور افعال کی جان اخلاص ہے اس لئے وہ دل جو اخلاص
سے خالی ہو بمنزلہ پوست بے مغز کے ہے۔ اور چھلکا تو صرف جلانے
ہی کے کام آتا ہے۔

بیٹا! زبان کی سوجھ بوجھ قلبی عمل کے سوا حق تعالیٰ کی طرف ایک
قدم بھی نہ بڑھنے دے گی۔ سیر دل کی سیر ہے۔ قربت باطن کی قربت
ہے۔ عمل معنی کا عمل ہے اس کے ساتھ شرعی حدود کی حفاظت اعضاء
سے ہونی چاہیئے اور اللہ کے بندوں کی تواضع صرف اسی کے لئے کرو۔
جو شخص اپنے نفس کو قوی بناتا ہے سمجھ لے کہ اس کی قوت لاغر ہے۔
جس نے خلقت کے دکھاوے کے لئے عمل کئے۔ اس کے عمل اکارت
ہیں۔ حقیقی عمل تو خلوت ہی میں ہوتے ہیں۔ کثرت سے وہی فرائض
ادا کئے جاتے ہیں (نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ) کہ جن کا اظہار
لازمی ہے۔ جب تم نے بنیاد ہی کمزور رکھی ہے تو اس پر وسیع اور مضبوط
عمارت کیسے بناؤ گے۔ اوپر کی منزلیں اُدھیڑ ہی اُدھیڑ مضبوط کر سکے تو لیکن
بنیاد کی کمزوری کا کیا علاج کرو گے۔ اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص
ہے جس کے پاس توحید اور اخلاص نہیں اس کے عمل کچھ نہیں۔ توحید
اور اخلاص کے ساتھ اپنے عمل کی بنیاد مستحکم کرو۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ

Marfat.com

کی حفاظت اور قوت کے ساتھ اعمال کی عمارت بناؤ۔ اصلی معمار توحید کا ہاتھ ہے۔ شرک اور نفاق کا نہیں حقیقی توحید والا وہی ہے کہ جس کے اعمال کا چاند بلند ہو کر روشنی کرے۔

تم پر افسوس! حافظِ قرآن ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد کرتے ہو مگر اُن پر عمل نہیں کرتے۔ کس چیز کے لالچ نے تمہیں ایسا کرنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ لوگوں کو حکم کرتے ہو خود عمل نہیں کرتے۔ اُن کو منع کرتے ہو۔ لیکن خود نہیں رُکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (الصف: ۳)

"اللہ کے نزدیک یہ سخت بیزاری کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں"

کہہ کر کیوں عمل نہیں کرتے۔ اور بے شرم بنتے ہو۔ کیوں ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور ایمان نہیں لاتے۔

جب بنی اسرائیل نے توریت پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل پتھر سے بدل دیئے اور اپنے دروازے سے دھکیل دیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم والو! یہی حال تمہارا ہوگا۔ اگر تم نے قرآن پر عمل نہ کیا اور اس کے احکام کو نہ مانا تو تمہارے دل مسخ ہو جائیں گے اور بارگاہِ ایزدی

Marfat.com

سے دھکیل دیئے جاؤ گے اُن لوگوں میں سے نہ ہو جانا جن کو اللہ تعالےٰ نے رد کر دیا۔ اگر تم نے اُسے مخلوق کے لئے پڑھا تو عمل مخلوق کے لئے ہے اور اگر اللہ کے لئے پڑھا تو عمل اللہ کے لئے ہے اگر دنیا کے لئے سیکھا تو عمل دنیا کے لئے ہے اور اگر آخرت کے لئے سیکھا تو عمل آخرت کے لئے ہے کیونکہ شاخوں کی بنیاد جڑھوں پر ہے جو برتن میں ہے سو ہی ٹپکے گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ برتن میں رال بھر کر تو اس میں سے عرقِ گلاب ٹپکانے کی کوشش کرے۔

دنیا اور آخرت میں جنت کی چابی کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اپنے سے اور غیر سے اور کل ماسوای اللہ سے حدود شرع کی حفاظت کرتے ہوئے فنا ہو جاؤ۔ اولیاء اللہ کا جنت اللہ کا قرب ہے اور دوزخ اللہ سے دوری۔

بیٹا! عبادت ہے تو اخلاص نہیں۔ تم اور تمہاری عبادت جہنم کے لائق ہے۔ عمل بغیر اخلاص بے فائدہ ہیں۔ پھر مشقت کی کیا ضرورت ہے۔ تم اُن لوگوں سے ہو کہ جو عمل کر کے ناحق مصیبت اٹھاتے ہیں۔ دنیا میں عمل اور قیامت میں دوزخ کی مصیبت۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کی عبادت جہالت سے کرے گا وہ اصلاح کم اور فساد زیادہ کرے گا۔ اس لئے جاہل کی

Marfat.com

عبادت کسی چیز کے برابر نہیں۔ وہ بالکل سیاہی اور اندھیرے میں ہے۔ اور علم بغیر عمل کے درست نہیں اور عمل بغیر اخلاص کے نافع نہیں جس عمل میں اخلاص نہیں فضول ہے اگر تجھے علم ہے اور تو نے عمل نہ کیا تو یہ علم تیرے خلاف حجت ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جاہل ایک مرتبہ اور عالم سات مرتبہ عذاب پائے گا۔ جاہل کو اس لئے کہ اُس نے علم نہ سیکھا اور عالم کو اس لئے کہ اُس نے اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ علم پڑھو۔ اس پر عمل کرو اور دوسروں کو ہدایت کرو۔ کیونکہ وہ سب تیرے لئے بھلائی کا ذخیرہ ہے جب تم نے کوئی علم کا کلمہ سُنا اور اس پر عمل کیا اور دوسرے کو بھی اس کی ہدایت کی تو تمہارے لئے دو ثواب ہیں۔ ایک ثواب علم اور دوسرا ثواب ہدایت دنیا تاریک اور علم اس میں نور ہے جس کو علم نہیں وہ اس تاریکی میں مارا مارا پھرا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔

مَنْ عَبَدَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی جَھْلٍ کَانَ مَا یُفْسِدُ اَکْثَرَ مِمَّا یُصْلِحُ

(جو شخص عبادت الٰہی جہالت سے کرے تو وہ فساد بہت کریگا اور اصلاح تھوڑی) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے سوا نجات نہیں ہے۔

Marfat.com

جو شخص اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ جاہل ہے اگرچہ علم کے حفظ اور اس کے معانی و مطالب پر عمل میں پکا ہو۔ علم کا بغیر عمل کے پڑھنا مخلوق کی طرف رد کرتا ہے لیکن علم کے ساتھ عمل حق تعالیٰ کی طرف پہنچاتا ہے اور دنیا میں زاہد بناتا ہے۔ ظاہر کی زینت سے روک کر باطن کی زینت کا اہتمام کرتا ہے۔

ریاکار! تو مخلوق اور دنیا کا بندہ ہے اُن کے دکھاوے کے لئے عمل کرتا ہے حق تعالیٰ نے بھی تجھے اپنی رحمت سے بھلا دیا ہے تو اپنے عمل آخرت کے لئے ظاہر کرتا ہے حالانکہ تیرا عمل اور ارادہ دنیا کے لئے ہے۔ تو قرآن پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کیا عمل کرے یہی دنیا بغیر آخرت کے ہے۔ پھر اس رستے پر روگردانی کرتا ہے۔ عقلمندی ادب سیکھ۔ تو یہ کر اور گونگا بن جا۔ تجھے نہ اللہ کی خبر نہ انبیا کی خبر اور نہ ہی اولیاء کی خبر ہے نہ اپنے علم کی اور نہ اُس کی مخلوق کی خبر ہے تو یہ اور خاموشی کو لازم پکڑ۔ موت میں فکر کر اور قبر میں اٹھائے جانے کا فکر کر۔ علم کو جان اور اللہ کے ساتھ عمل کر تاکہ تجھے نور عطا ہو کہ جس سے دنیا اور آخرت میں روشنی حاصل کرے۔

تجھ پر افسوس! تمہارے پاس صرف اسلام کا نام ہے کہ جو فائدہ نہ دے گا۔ تم ظاہری شرطوں پر عمل کرتے ہو۔ باطنی پر نہیں

Marfat.com

تمہارا عمل کسی چیز کے برابر بھی نہیں - اسلام ظاہر ہے اور ایمان اس کی قوت اس کے بعد اللہ کی معرفت اور پھر اللہ کا قرب۔

لوگو! اسلام روتا ہے اور فریاد کرتا ہے اس کا ہاتھ سر پر ہے اس کو بدکاروں۔ فاسقوں گمراہ اور اہل بدعت سے شکایت ہے جو فریب کا جامہ پہن کر ایسی چیز کا دعویٰ کرتے ہیں جو اُن میں موجود نہیں پہلے لوگوں کی طرف نگاہ کر گویا وہ امر کرنے والے منع کرنے والے اور محض کھانے اور پینے والے نہ تھے۔ تیرے دل کو کس چیز نے سخت کر دیا ہے۔ کُتا اپنے مالک کے شکار۔ زراعت اور چوپائیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ مالک کو دیکھ کر دُم ہلاتا ہے اور وہ اُسے شام کو ایک نوالا یا چند نوالے کھلاتا ہے۔ لیکن تُو اللہ کی نعمتوں کو کھاتا اور اُن سے سیر ہوتا ہے۔ لیکن تُو مالک کا حق ادا نہیں کرتا نہ اُس کا شکر ادا کرتا ہے بلکہ حدود سے تجاوز کرتا ہے۔ تمہارا قول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا دعویٰ ہے۔ اللہ پر توکل اور پختگی اور غیر کو دل سے توڑنا یہ گواہ ہیں۔

جھوٹو! سچ بولو۔ مالک سے بھاگنے والو! رجوع کرو۔ اپنے دلوں سے اللہ کے دروازے کا قصد کرو۔

Marfat.com

دُعا

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔
اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المؤمن: ۶۰)

"مجھے پکارو میں تمہاری دُعا) قبول کروں گا۔

پھر فرماتا ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝ (الانشراح: ۷،۸)

سو جب تو فارغ ہو (نماز سے) تو اپنے رب کی طرف (دعا سے) مائل ہو

پھر فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ: ۱۸۶)

"اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو بے شک میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کو جب وہ مجھے پکارتا ہے قبول کرتا ہوں"

اصحابؓ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا ہم لوگ اپنی دعا میں زیادتی کریں۔ فرمایا "خداوند تعالےٰ

Marfat.com

قبولیت میں زیادتی فرما دے گا۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بندہ بارگاہِ کبریائی میں دعا کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے۔"

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم دعا کرتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور ان کی سنت کی پیروی نہ کی۔ تم نے قرآن سیکھا مگر اس پر عمل نہ کیا۔ خدا کی نعمت کھائی لیکن شکر یہ ادا نہ کیا۔ بہشت کو پہچانا مگر طلب نہ کیا۔ آگ کو پہچانا لیکن اُس سے نہ ڈرے۔ شیطان کو پہچانا مگر اُس سے جنگ نہ کی بلکہ اس کی موافقت۔ موت کو پہچانا لیکن اس کے واسطے مستعد اور آمادہ نہ ہوئے۔ زمین کے اندر مردوں کو دفن کیا مگر ذرا عبرت حاصل نہ کی اور اپنے عیب تو چھوڑ دیئے مگر دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول ہو گئے۔

توحید فرض ہے طلبِ حلال فرض ہے۔ ضروری علم کی طلب فرض ہے اور عمل پر معاوضے کی ترک فضل ہے۔ بدکاروں اور منافقوں سے بھاگو۔ صالحین اور صدیقوں سے میل جول رکھو۔ اگر تم صالح و منافق میں فرق کرنے میں دقت محسوس کرو تو رات کو اُٹھو۔ دو رکعت نفل ادا کرو۔ پھر بارگاہ ایزدی میں دعا مانگو۔ اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے صالحین کی طرف میری رہبری فرما۔

Marfat.com

ایسا شخص ظاہر فرما کہ جو تیری طرف میری رہبری کرے۔ تیرے طعام سے کھلائے۔ تیرے شربت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے پلائے۔ اور میری آنکھ میں تیرے قرب کا سرمہ لگائے جس چیز کا وہ خود مشاہدہ کرتا ہے مجھے بھی اس کی خبر دے

اے اللہ! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج۔ امام اُمت۔ حاکم اور رعیت کی حفاظت کر۔ نیکی کے کام۔ کی الفت ان کے دلوں میں ڈال۔ ایک دوسرے سے خرابت دور کر۔ اے اللہ! تو ہمارے باطنوں کا عالم ہے ان کو سنوار دے ہماری حاجتیں تجھے معلوم ہیں اُن کو پورا کر دے۔ ہمارے گناہوں سے تجھے علم ہے ان کو معاف فرما۔ ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔ ممنوع چیز ہمیں نہ دکھا۔ جس چیز کا حکم ہے اُس سے الگ نہ کر۔ اپنا ذکر نہ بھلا غیر کا محتاج نہ کر اور ہمیں غافلوں میں شامل نہ کر۔ اے اللہ! ہمارے دل میں نیکی ڈال اور ہمیں ہمارے نفسوں کی خواہشات سے بچا۔ غیر سے چھڑا کر اپنے میں مشغول رکھ۔ جو چیز تجھ سے علیحدہ کرنے والی ہے۔ اس کو علیحدہ کر دے اپنے ذکر۔ شکر اور حسن عبادت کو ہمارے دل میں ڈال

اے خالق! ہمیں اپنی طرف واپس بُلا اور ہمیں اپنے دروازے پر کھڑا کر۔ ہمیں اپنے لئے اپنے اندر اپنے ساتھ کر لے۔ اپنی خدمت میں ہم سے راضی ہو۔ ہمارا لین دین اپنے لئے کر۔ ہمارے باطن غیر سے پاک کر۔ جہاں سے منع کیا ہے وہاں ہمیں نہ دیکھ۔ اور جہاں کا حکم کیا ہے۔ وہاں سے

Marfat.com

دیکھ۔ ہمارے ظاہر کو گناہوں سے اور باطن کو شرک سے آلودہ ہمارے نفسوں سے الگ کر کے اپنی طرف بُلا۔ ہمیں غیر سے علیحدہ کر۔ اپنے ساتھ غنی کر۔ غفلت سے بیدار کر۔ تیری ہی طاعت اور مناجات کا ارادہ کریں۔ اپنے قرب سے ہمارے دلوں اور باطنوں کو لذّت عنایت فرما ہم میں اور ہمارے گناہوں میں دوری کر دے۔ جیسے تُو نے آسمان و زمین میں دوری کی۔ ہمیں اپنی اطاعت کے قریب کر جیسے آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کو قریب کیا ہے۔ ہم میں اور اس چیز میں دوری کر دے جس سے تجھے نفرت ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ (الرحمٰن - ۲۹)

"ہر آن وہ نئی شان میں ہے"

اے قوم! اس کی قدرت کے اندازے پر اس سے دعا کرو قدرت کے اعتبار سے مانگو۔ حکمت کے اعتبار سے نہیں اس کے علم کی حیثیت پر سوال کرو۔ اپنے علم کی حیثیت پر سوال کرو۔ اپنے علم کی حیثیت سے نہیں اپنے دلوں اور باطنوں کے ساتھ دعا کرو۔ زبانی بکواس سے نہیں۔ اپنے علم اور قدرت سے بڑھ کر سوال کرو اور تمام چیزوں سے افلاس کے قدم پر اُس کے سامنے کھڑے رہو۔

Marfat.com

اللہ سے دعا کرو کہ تمہیں حال اور اپنے پاس مقام عنایت فرمائے جب عنایت فرمائے اُس سے اُس کے چھپانے کی دعا کرو۔ اور اس سے کسی چیز کے اظہار کی خواہش نہ کرو۔ اگر اللہ اور اپنے درمیان اظہار راز کی خواہش کروگے تو یہ تمہاری ہلاکت کا باعث ہوگی۔

بیٹا! دعا عبادت ہے اور اس کے شغل میں راحت ہے۔ دعا ڈوبتے کے لئے سہارا اور قیدی کے لئے روزن ہے۔ یہاں تک کہ قید سے نجات پائے۔ عقلمند بنو! تم دعا کو ترک کرکے اچھا نہیں کرتے اور نہ اچھی طرح دعا ہی مانگتے ہو۔ ہر ایک چیز نیت۔ عقل اور علم والے کی اتباع کی محتاج ہے۔

یہ رزق کیا چیز ہے ہر گھڑی اللہ تعالےٰ سے اپنے کھانے۔ پینے لباس۔ نکاح اور رزق کی زیادتی کے لئے سوال کرتا ہے یہ چیز تم کم ہوتی ہے۔ جس چیز کا تمہیں حکم ہوا ہے اس میں مشغول ہو جاؤ۔ اور جس چیز سے منع کیا ہے۔ رُک جاؤ۔ جس چیز نے آنا ہے اس کا شغل نہ کرو کیونکہ اُس کے آنے کا اللہ ضامن ہے۔

اولیاء اللہ ایسے حال پر پہنچتے ہیں کہ اُن کو دعا اور سوال کی حاجت ہی نہیں رہتی۔ منافع کے حصول اور ضرر کے دفعیہ کے لئے بھی سوال نہیں کرتے جب اُن کے دلوں کو امر ہوتا ہے تو دعا کرتے ہیں گاہے اپنے لئے

Marfat.com

اللہ کا ہے مخلوق کے لئے اس حال میں کہ اُس سے غائب ہوتے ہیں۔
بیٹا! اولیاء اللہ رات اور دن اللہ کی عبادت میں ایک کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ خوف اور دہشت کے قدم پر ہیں۔ اللہ کے علم اور اپنی عاقبت سے ناواقف ہو کر غم اور رنج اور تنگی کر کے عبادت میں رات اور دن کر ڈالتے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور دوسری سب عبادتوں میں ہمیشگی کرتے ہیں۔ اپنے دلوں اور زبانوں سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے اور بندے بھی ہیں وہ اُستاد ہیں اور یہ اُن کے شیخ۔ سردار۔ امیر اور بادشاہ ہیں۔ اس طرح دعا کرتے ہیں۔ سب حمد اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے غم کو دنیا ہی میں آخرت سے پہلے دور کیا۔ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے! کہ ہم کو دنیا۔ آخرت اور مخلوق میں کس طرح مشغول رکھا۔ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے! کہ جس نے ہم کو اپنے نفس کے لئے برگزیدہ کیا اور اپنے قرب کے لئے اختیار کیا۔ اور ہم سے الگ ہونے کا رنج دور کیا۔ اور غیر کے شغل سے نجات بخشی سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے! کہ جس نے سب سے الگ ہو کر ہمیں اپنا بنا لیا۔

إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ

(بے شک ہمارا رب بخشنے والا اور شکر قبول کرنیوالا ہے)

Marfat.com

علم اور عبادت

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

جاہل! علم سیکھو جو عبادت بغیر علم کے ہو اُس میں بھلائی نہیں ہے علم سیکھو اور عمل کرو۔ تاکہ تم دنیا اور آخرت میں نجات پاؤ۔ اگر حصولِ علم اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے صبر نہیں کرتے تو نجات کیسے حاصل کروگے علم کے تمام حقوق پورے کروگے تو وہ بھی تمہیں نفع پہنچائیگا۔

کسی عالمؒ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ آپ نے یہ علم کس طرح حاصل کیا۔ انہوں نے فرمایا کوّے کے سویرے اُٹھنے اونٹ کے صبر خنزیر کی حرص اور کُتّے کی خوشامد سے حاصل کیا۔ اس طرح کہ میں صبح سویرے ہی اُٹھ کر علماء کے دروازے پر پہنچتا جیسے علی الصبح کوّا اُٹھ کر جاتا ہے۔ اور علماء کی خدمت کے بوجھ کو اس طرح صبر سے برداشت کرتا جیسے اونٹ اپنے بوجھ کو صبر سے برداشت کرتا ہے۔ اور میں طلب علم پر ایسا حریص ہوتا جیسے کہ کھانے کی چیز پر خنزیر حرص کرتا ہے اور میں علماء کی خوشامد ایسے ہی کرتا جیسے کُتّا اپنے مالک کے دروازے پر کھانے کے لئے چاپلوسی کرتا ہے۔

Marfat.com

علم کے طالب! اس عالم کا کلام سن اور اس پر عمل پیرا ہو۔ اگر تو علم اور نجات کا مشتاق ہے۔ یاد رکھو علم زندگی اور جہالت موت ہے جو عالم اپنے علم کا عامل اور عمل میں مخلص ہوتا ہے۔ تعلیم دینے پر صابر ہوتا ہے۔ ایسے عالم کے لئے موت نہیں۔ کیونکہ جب وہ مرتا ہے تو اپنے رب سے جا ملتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ اُس کو حیاتِ ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔

بیٹا! اللہ تعالیٰ کی عبادت و ذکر میں اخلاص ہی توحید کی روح اور قبولیت کی بنیاد ہے۔ پروردگار کی اطاعت کرو۔ اس کی شریعت مطہرہ کا احترام کرو۔ اس کی ذات کی طرف کسی قسم کے ظلم و زیادتی کو منسوب نہ کرو۔ اس کے اوامر اپنے مناسب اوقات پر صادر ہوتے ہیں اور اس کی مشیت کے تحت ان کی تعمیل ہوتی ہے۔

ربِّ کائنات کی طرف کسی بھی نقص و کمزوری یا ظلم و ناانصافی کو منسوب کرنا کفر ہے۔ اس کے احکام و افعال میں قطعاً کوئی تضاد نہیں اس کا کوئی بھی حکم اور فعل بے مقصد اور عبث نہیں۔ اس لئے اس کی عبادت اخلاص اور محویت سے کرنی چاہیئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ

Marfat.com

يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرۃ : ۱۸۶)

"اے پیغمبرؐ! جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں کہ اللہ کہاں ہے تو ان سے کہئے کہ میں اُن سے بہت ہی قریب ہوں۔ اور جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے، تو میں اس کی التجا کو قبول کرتا ہوں پس میرے بندوں کو چاہیئے کہ مجھ پر بھروسہ رکھیں تاکہ وہ صراط المستقیم کو پالیں"۔

پھر ارشاد فرمایا۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط (المومن:۶۰)

"تم میری بارگاہ میں التجا کرو۔ میں تمہاری ضرورت تمہیں عطا کرونگا"

حدیثِ قدسی میں مسلمانوں کے لئے طریق عبادت کا تعین ان الفاظ میں فرمایا۔ "تم اپنے پروردگار کی عبادت ایسی یکسوئی اور محویت و انابت سے کرو کہ تم اس کی ذات کا مشاہدہ کر رہے ہو اور اگر تم جذب و محویت کا یہ رتبہ نہ پا سکو تو کم از کم یہ یقین ضرور رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ لہٰذا آداب عبادت میں تم سے کوئی نقص صادر نہ ہو"۔ اخلاص کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ تم اپنی حاجات غیر اللہ کے پاس نہ لے جاؤ بلکہ اپنی ہر ضرورت کے لئے ربِ واحد کے حضور التجا کرو۔

Marfat.com

بیٹا! تمہارا علم تمہیں پکارتا ہے اگر مجھ پر عمل نہ کروگے تو میں تمہارے خلاف حجت ہوں اگر عمل کروگے تو تمہارے موافق سند ہوں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "علم عمل کو آواز دیتا ہے۔ اگر عمل سن لے تو بہتر ورنہ چل دیتا ہے برکت اُٹھ جاتی ہے۔ عالم کی محنت اکارت جاتی ہے۔ خدا کے پاس تمہاری شفاعت نہ کریگا۔ ضرورت کے وقت اس کی آمد رُک جاتی ہے پوست بلا مغز رہنے کے باعث تم سے الگ چل دیا کیونکہ علم کا جوہر عمل ہے"

علم عمل کے ساتھ عالم کائنات کے قریب تر کر دیتا ہے۔ جب اس حکم پر عمل کروگے جو علم اوّل ہے تو دوسرے علم کا چشمہ پھوٹ نکلے گا۔ تمہارے پاس دو علموں کے دو چشمے پھوٹ نکلیں گے۔ تمہارے قلب میں حکم اور علم ظاہر و باطن کا بھر دیا جائے گا۔ اس وقت تم پر اس مال کی زکوٰۃ فرض ہے۔ اس سے احباب اور مریدوں کی غم خواری کرو۔ علم کی زکوٰۃ تو یہی ہے کہ اس کا درس عام کر دیا جائے اور حق تعالیٰ کی طرف مخلوق کو دعوت دی جائے۔

بیٹا! تمہارا دین چار چیزوں سے جاتا ہے۔ (۱) جن چیزوں کا علم ہے اس پر عمل نہیں کرتے (۲) جن پر عمل کرتے ہو اُن کو جانتے نہیں (۳) جن کو جانتے نہیں اُن کو سیکھتے نہیں (۴) اور سیکھنے والوں

Marfat.com

کو منع کرتے ہو کہ نہ سیکھو۔

غافلو! غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ تمہارا دل اللہ کی طرف ایک قدم چلتا ہے لیکن اس کی محبت تمہاری طرف کئی قدم بڑھتی ہے اُس کو اپنی محبت والوں کی ملاقات کا ان سے بھی زیادہ اشتیاق ہے وہ جب کسی بندے سے کوئی خدمت لینا چاہتا ہے تو اُس کے لئے تیار کر دیتا ہے۔ اس حقیقت کا تعلق باطن سے ہے ظاہر سے نہیں۔

علم کے متلاشی! تم نے عمل نہ کیا اور اپنی تمام عمر کتابیں پڑھ کر اُن کو یاد کر کے ضائع کر دی۔ تمہیں کیا نفع پہنچا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

یَقُولُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِلْاَنْبِیَاءِ وَالْعُلَمَاءِ اَنْتُمْ کُنْتُمْ رِعَاۃُ لِخَلْقِیْ فَمَا صَنَعْتُمْ فِیْ رَعَایَاکُمْ

(اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انبیاء اور علماء کو فرمائے گا۔ تم میری مخلوق کے نگہبان تھے۔ تم نے اپنی رعیت کا کیا بنایا)

اے قوم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے نصیحت حاصل کرو اور آپؐ کے فرمان کو مانو۔ تمہارے دل کس چیز نے سخت کر دیے ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ (عالم الانبیاء کے وارث ہیں)

Marfat.com

تجھ پر افسوس! یہ مقام صرف علم سے حاصل نہیں ہوتا۔ جیسے دعویٰ بغیر گواہ کے نافع نہیں۔ اسی طرح علم بغیر عمل کے قبول نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

یَھْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَہٗ وَاِلَّا اِرْتَحَلَ

(علم عمل کو بلاتا ہے۔ عمل آگیا تو بہتر ورنہ علم کوچ کر جاتا ہے اس کی برکت کوچ کر جاتی ہے)

علم پڑھ کر عمل ترک کرنے والو! تم شعر کو عبادت۔ فصاحت اور بلاغت سے مزین کرتے ہو۔ حالانکہ علم پر عمل اور اخلاص ندارد۔ اگر دل مہذب ہو تو اعضاء بھی مہذب ہو جائیں۔ کیونکہ دل اعضاء کا بادشاہ ہے۔ بادشاہ باتمیز ہو تو رعیت بھی باتمیز ہوتی ہے۔ علم صرف چھلکا اور عمل مغز ہے۔ چھلکے کی حفاظت مغز کی حفاظت کے لئے ہے۔ علم گیا کیونکہ اس پر عمل کا نہ ہونا علم کا جانا ہے۔ عمل کے بغیر علم کا درس اور حفاظت کیا نفع دے گی۔ علم والے! اگر تو دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو علم پر عمل کر اور لوگوں کو سکھ

تجھ پر افسوس! علم کے بغیر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور بغ علم زاہد بن کر پھرتا۔ اور بغیر علم دنیا کو حاصل کرتا ہے۔ یہ حجاب حجاب اور عذاب در عذاب ہے بھلائی کو برائی سے تمیز نہیں کر

Marfat.com

اپنے نفع اور نقصان کو نہیں پہچانتا۔ دشمن اور دوست کی شناخت نہیں کرتا ..... یہ سب وبال اسی امر کا ہے کہ تو اللہ کے حکم سے بے عمل ہے اور مرشدانِ باعلم و باعمل کی خدمت ترک دی ہے۔

بیٹا! قول پر عمل ہی واصل بخدا کرتا ہے جو شخص بھی واصل ہوا علم ہی سے ہوا۔ زاہد اپنے دل اور جسم کو علم ہی کے ذریعہ واصل بخدا کرتا ہے۔ بغیر علم کے زہد کرنے والا دنیا کو اپنے ہاتھ سے نکالتا ہے لیکن زاہد جو اپنے زہد میں خالص ہو دنیا کو دل سے نکالتا ہے۔ یہ زہد کوئی صنعت نہیں کہ جس کو بنا لو۔ کوئی چیز نہیں کہ ہاتھ میں پکڑ لو۔ بلکہ اس کے لئے مراتب ہیں۔ بزرگوں کی اقوال اور افعال میں پیروی کرو۔ جب ان کے تابعدار ہو جاؤ گے۔ تو جو انہوں نے حاصل کیا ہے تمہیں بھی حاصل ہو جائے گا۔ اولیاء اللہ کے قول۔ خلوت۔ کثرت علم عمل۔ صورت اور معانی میں چلو گے اِن جیسے روزے اور ان جیسی نماز پڑھو گے۔ ان جیسا لینا اور ان جیسی ترک کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ ایک نور عنایت فرمائے گا۔ جس سے اپنے نفس اور غیر کو دیکھو گے۔ وہ نور تمہیں تمہارے اور خلقت کے عیب بتائے گا۔ اس وقت تم اپنے نفس اور خلقت سب میں زاہد ہو جاؤ گے۔ قربت کے انوار تمہارے

Marfat.com

قلب پر وارد ہوں گے۔ تم ایمان اور یقین والے عالم اور عارف ہو جاؤ گے۔ اور تمہیں قربِ خداوندی نصیب ہو گا۔

اہل اللہ اور اُن کی صحبت اور محبّت

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

غیر اللہ کی محبت شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت توحید کی اساس لیکن اللہ تعالیٰ کی محبّت بھی اہل اللہ کی محبّت اور صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک موّحد اور مخلص ولی اللہ خداوند تعالیٰ کی زمین میں اس کا نائب اور خلیفہ ہے وہ حاصلِ تخلیق اور روحِ کائنات ہے مخلوقات اس کے وجود پر ناز کرتی ہیں۔ اور ہر شے اس کے روحانی فیوض و برکات کے لئے دعائیں مانگتی ہے۔ اس کا قلب و دماغ علومِ ربّانی اور انوارِ قدسیہ کا امانت دار بنایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنا قرب عطا کر کے برگزیدگی عطا فرمائی ہے اور اس کے ساتھ اُسے اپنے کلام کے معانی و مطالب سمجھنے کے لئے شرحِ صدر عنایت فرمایا ہے۔ اُسے علم کلام اللہ عطا فرما کر اور آیات کے حقائق و معانی سے آگاہ فرما کر نسلِ انسانی کی رہنمائی اور باطنی و روحانی تزکیہ و اصلاح کے لئے معین فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

Marfat.com

کے لئے معین کیا گیا ہے۔ وہ نفس کی کدورت اور عقل و خرد کی گمراہی
و کج بینی کو دور کر کے بندگانِ خدا کو صراط المستقیم پر لے آتا ہے۔
پس یہی شخص نائب ربانی اور خلیفۃ اللہ فی الارض ہے۔ یہی سیدہ بنی آدم
میں تخلیق کائنات کی غایت و انتہا ہے وہ سیرت نبوی کا تابع توحید
الٰہی کا محافظ اور نسل آدم کا نجات دہندہ ہے۔ لہٰذا میں تمہیں نصیحت
کرتا ہوں کہ ایسے سیدہ کی صحبت و محبت کو لازم پکڑو اور اس کے
روحانی فیوض و برکات سے استفادہ کرو۔ کیونکہ یہ سیدہ تیرے قلب و
دماغ کی کدورتوں کو دھو کر انہیں عشقِ الٰہی اور نورِ توحید سے روشن و منور
کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب و محبت کے لئے حبیب تو ایسے شخص کی
- - - - - - - - - - - - - - - قربت و محبت اختیار کرے گا
تو پھر تجھ پر واجب ہو جائے گا کہ مشرک اور فاسق و فاجر لوگوں کی صحبت
سے قطعی پرہیز کرے۔ ورنہ جو علم تجھے اہل اللہ سے حاصل ہو گا وہ بکدر
اور زائل ہو جائے گا۔ میں نے تمہارے لئے مفید اور مضر دونوں طرح
کے لوگوں کا امتیاز کر دیا ہے۔ آگے پیروی کرنا تمہارا کام ہے۔ میں کہتا ہوں
کہ اللہ کی محبت کے لئے اہل اللہ کی صحبت کا التزام ضروری ہے
مخلوق میں سے بہت کم لوگ ہیں جن کے دلوں کی طرف اطلاع
بھیجی جاتی ہے اور ان کی طرف خاص کلمات ڈالے جاتے ہیں کہ وہ

Marfat.com

بھلائی کو پہچانیں اور اس پر ٹھہرائے جائیں۔ اس طرح کیوں نہ ہو کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال اور افعال میں متابعت پر ہیں جو آنحضرتؐ کی طرف ظاہری وحی ہوئی اور اُن کے دلوں کی طرف باطنی وحی ہوتی ہے۔ کیونکہ آپؐ کے وارث ہیں اور جن باتوں کا آپ نے حکم دیا ہے ان کے تابعدار ہیں اگر تم بھی چاہتے ہو کہ یہ متابعت تمہارے لئے صحیح ہو جائے تو موت کو بکثرت یاد کرو۔ کیونکہ اس کا ذکر نفس، شیطان اور حرص اور ترک دنیا پر امداد کرتا ہے۔

اللہ والوں سے لپٹ جاؤ اُن کے نزدیک دیوانے دنیا کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وہ بیماروں کا علاج کرتے ہیں اور ڈوبے ہوؤں کو نجات دیتے ہیں۔ اور اہل عذاب پر رحمت کرتے ہیں۔ اللہ والوں کو پہچانو تو اُن کی صحبت میں رہو۔ اور اگر تو اُن کو نہ پہچان سکے تو اپنے نفس پر روتے رہو۔ جو لوگ راضی برضا ہیں اُن کے چہروں پر خوشی و شادمانی ہوتی ہے۔

بیٹا! تحریک الٰہی پر اولیاء اللہ دنیا میں کلام کرتے ہیں جیسے قیامت کے روز سب اعضاء امر الٰہی سے کلام کریں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان میں قوتِ کلام پیدا کرتا ہے ان کو اس طرح بلاتا ہے جیسے جمادات بولتے ہیں۔ ان کے واسطے گویائی کے اسباب مہیا کر دیتا

Marfat.com

ہے جب کسی امر خاص پر اُن کو بلانا مقصود ہوتا ہے۔ تو انہیں قوتِ گویائی عنایت فرماتا ہے جب خالق نے چاہا کہ خلقت کو عذاب سے ڈرائے اور رحمت کی خوش خبری سُنائے تو اتمام حجت کے واسطے نبیوں اور رسولوں کو قوتِ گویائی بخشی۔ جب اس گروہ پاک کو اپنی طرف بُلا لیا تو اُن کے قائم مقام عالم با عمل پیدا کیے اور ان میں قوت گویائی پیدا فرمائی تاکہ انبیاء کے نائب بن کر اصلاح خلق کریں۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ

(عالم انبیاء کے وارث ہیں)

اے یارکار! مومن سے بچتا رہ۔ اپنے گناہوں کی نجات میں لتھڑ کر اُس کے پاس نہ جا۔ کیونکہ وہ نورِ ربانی سے جو کچھ تم میں ہے دیکھ لے گا۔ تیرا شرک اور نفاق اس پر کھل جائے گا۔ تیری رسوائیاں اور ذلتیں اور تیرے بد عمل جو تیرے جامے کے نیچے پوشیدہ ہیں وہ سب دیکھ لے گا۔ تو مجسم حرص ہے۔ حرص والوں کے ساتھ ملا جلا رہتا ہے

اللہ والوں کے کاموں میں خوشامد نہیں وہی مراد پانے والے ہیں جو یقین والے خدا پرست، اخلاص مند اور آزمائش الٰہی اور آفات میں صابر و شاکر اس کے احسان اور انعامات پر شکر گزار۔ اپنی زبانوں سے، پھر

Marfat.com

خالص باطن سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ خلقت سے تکلیفیں اٹھا کر اُس کے سامنے مسکراتے ہیں۔ ان کے نزدیک دنیا کے بادشاہ نااہل، اہل زمین مردہ، بیمار اور تنگدست ہیں۔ اُن کے خیال میں بہشت خراب دوزخ کی آگ سرد۔ زمین و آسمان نابود و ویران۔ ان کی توجہ ہر طرف سے ہٹ کر صرف ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے جبتک وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اللہ ان کا ذکر کرتا ہے یہاں تک کہ یادِ الٰہی سے وہ تمام عیوب سے پاک ہو جاتے ہیں۔ غیر سے گم ہو کر اُن کی ہستی ذاتِ ربانی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ (البقرۃ، ۱۵۲)

"تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکریہ ادا کرو ناشکر گزار نہ بنو"

اولیاء اللہ خلقت کے حساب سے گونگے، بہرے اور اندھے ہیں جب اُن کے دل خدا کے پاس ہوتے ہیں تو غیر اللہ کی سنتے ہی نہیں اور نہ غیر اللہ کو دیکھتے ہیں۔ ان کو قربت بلا تکلف نصیب ہے ہیبت ان پر طاری ہوتی ہے اور محبوب کے پاس محبت میں جکڑے رہتے ہیں ان کی حالت جلال اور جمال کے درمیان ہوتی ہے۔ دائیں اور بائیں نہیں جھکتے۔ حکم اور علم ان کے خادم اور فضل ان کی غذا ہے اور بوئے محبت اُنہیں تر و تازہ رکھتی ہے۔ اپنے شغل کے باعث

Marfat.com

مخلوق کا کلام نہیں سنتے۔ غرض اُن میں اور عام خلقت میں زمین آسمان کا فرق ہے خلقت کو امرِ الٰہی کی دعوت دیتے ہیں۔ اور جن باتوں سے خدا نے روکا ہے اُن سے منع کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور حقیقی وارث ہیں ان کا مشغلہ خلقت کو دروازہ حق پر پہنچانا ہے اور الٰہی محبت اُن پر ختم کرتا ہے۔ اللہ ہی کے لئے محبت کرتے ہیں اور اللہ ہی کے لئے نفرت کرتے ہیں ان کا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔

منافق، مخلوق اور اسباب پرست! حق تعالیٰ کو بھولنے والے تم چاہتے ہو کہ باوجود ان بد خصائل کے یہ دولت تمہارے ہاتھ میں آجائے۔ تمہاری خدا کے حضور کوئی وقعت و عزت و قدر نہیں۔ مسلمان بنو۔ پھر توبہ کرو۔ پھر علم پڑھو۔ نیک اعمال کرو اور اخلاص پیدا کرو۔ ورنہ ہدایت نہ پاؤ گے۔

اولیاء اللہ خدا کے حضور باادب رہتے ہیں کسی قسم کی بے جا حرکت نہیں کرتے جب تک اُن کے دلوں کو صریح حکم نہ آجائے وہ ایک قدم اُٹھانے کے بھی روادار نہیں۔ مباح چیزیں نہیں کھاتے یہاں تک کہ کپڑا نہیں پہنتے نکاح نہیں کرتے اپنے اسباب استعمال نہیں کرتے مگر خدا کے اذن سے جو اُن کے قلوب پر بذریعہ الہام وارد ہوتا ہے۔ وہ اس ذات کے ساتھ قائم ہیں جو دلوں اور نگاہوں کو پلٹنے والی ہے۔

Marfat.com

بیٹا! حرص نہ کر تُو اندھا ہے۔ ایسے کی تلاش کر جو تیرا رہبر بنے۔ تُو بے خبر ہے باخبر کی جستجو کر۔ جب ملے تو اُس سے لپٹ جا۔ اس کی رائے اور فرمان کو قبول کر۔ اُس سے رستہ کا نشان دریافت کر۔ جب راستہ مل جائے تو ٹھہر کر اطمینان کر تاکہ تمہیں اس کی حقیقت اور معرفت نصیب ہو۔ اس وقت تمام بھولے بھٹکے تمہارے پاس آکر سہارا لیں گے۔ اور فقیروں اور مسکینوں کے لئے تمہارے پاس خوان تیار رہے گا۔ رازِ الٰہی کی حفاظت اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا جوانمردی کی نشان ہے۔

نادان! نادانوں کی صحبت میں بیٹھتے ہو۔ ان کی نادانی تم میں بھی اثر کرتی ہے۔ احمق کی صحبت خسارے کی صحبت ہے۔ ایمان والوں یقین والوں۔ عالم باعملوں کی صحبت میں بیٹھو۔ ایمان والوں کے حالات ان کے برتاؤ میں کیا ہی اچھے ہیں۔ انہوں نے مجاہدہ سے اپنے نفسوں اور خواہشوں کو مغلوب کر لیا ہے

اندھے! تو نجات والے کو دیکھتا ہے مگر سر کی آنکھ سے قلب باطن اور ایمان کی آنکھ سے نہیں دیکھتا۔ ایمان تو تیرے پاس ہے ہی نہیں تو نگاہ کہاں سے لائے گا۔ جس سے نجات والے کو دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝ (الحج : ۴۶)

"وہ آنکھوں کو اندھا نہیں کرتا لیکن دل جو سینوں میں ہیں اُن کو اندھا کر دیتا ہے"

کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے

مَنْ لَمْ يَرَى الْمُفْلِحَ لَا يُفْلِحُ

(جو شخص نجات والے کو نہ دیکھے نجات نہیں پاتا)

بیٹا! صالحین کی تواضع اللہ کی تواضع ہے صالحین وہ ہیں جو پرہیزگار، خدا سے خوف کرنے والے، عالم باعمل اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب والے ہیں لیکن جس دل میں دنیا کی محبت ہے وہ اللہ سے محجوب ہے جس دل میں آخرت کی محبت ہے قرب الٰہی سے دور ہے۔

اے قوم! تم دنیا کے پیچھے دوڑتے ہو تاکہ تمہیں کچھ دے اور دنیا اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی ہے تاکہ ان سے کچھ لے اور اُن کے سامنے اس حال میں کھڑی ہوتی ہے کہ اس کا سر ہیچ کو لے کھاتا ہے اولیاء اللہ نے اپنے اعمال سے اعراض کیا اور اپنی سب نیکیاں بھلا دیں اور ان پر عوض طلب نہ کیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بہشت میں اُتارا اس میں اُن کے لئے مشقت اور نہ کسی طرح کی مصیبت ہے۔ نہ جدائی

Marfat.com

وکمزوری ہے۔ اور نہ محنت ہے نہ کسب ہے۔

اہل بدعت

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

اہل[1] بدعت کی شناخت یہ ہے کہ وہ صحابہؓ کی غیبت کرتا ہو اور اور سفیان بن عیینہ رضؒ نے فرمایا کہ جو شخص صحابہؓ کے بارے میں بے جا بحث کرے گا وہ بندۂ نفس بدعتی اور گمراہ ہے۔

پس صحابہ کرامؓ میں جو اختلاف واقع ہوا اُس سے ہمیں محفوظ رہنا لازم ہے اور ان کو بُرا کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ ان کی صفاتِ حمیدہ وخصائل نیک کا بیان کرنا مناسب ہے۔ اور ان کے افعال خدا کو سپرد کرنا لازم ہے وہ ہی احکم الحاکمین ہے۔ کیونکہ ان اصحابؓ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(الحشر: ۱۰)

اور وہ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں ہمارے رب ہماری مغفرت

---

[1] غنیۃ الطالبین باب در امامت محدثہ کی خصلت

فرما اور ہمارے بھائیوں کی جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں اُن کے لئے جو ایمان لائے حسد پیدا نہ ہونے دے اے ہمارے رب تو مہربان رحم کرنے والا ہے "

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

(البقرۃ: ۱۴۲)

"یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی ان کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا اور تم سے اس کے متعلق باز پرس نہ ہوگی جو وہ کرتے تھے "

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے اصحابؓ کا ذکر کیا جائے تو تم کو خاموش رہنا چاہئے اور پھر فرمایا کہ ہمارے اصحابؓ میں اگر کوئی اختلاف واقع ہو اس میں تمہیں بحث نہ کرنا چاہیئے اگر تم میں سے کوئی شخص کوہ احد کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو اُن کے ایک مُد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ نصف مُد کے برابر بھی نہ ہوگا

حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا "وہ شخص خوش ہو جس نے مجھے دیکھا اور فرمایا کہ ہمارے اصحابؓ کو بُرا مت کہو اور جس کسی نے ہمارے اصحابؓ کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت ہے"

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالےٰ نے مجھے برگزیدہ فرمایا اور میرے واسطے میرے یاروں کو برگزیدہ فرمایا۔ اور ان کو میرا مددگار بنایا اور بعض کے ساتھ میرا رشتہ بنایا۔ اور آخر زمانے میں ایک گروہ پیدا ہوگا جو صحابہ کرامؓ کا رتبہ کم کرے گا "خبردار! ..... وہ رحمت پروردگار سے محروم ہیں۔"

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اہل بدر پر نہایت ہی مہربانی ظاہر فرمائی ہے اُن کے حق میں ارشاد فرمایا "جو چاہو کرو ہم نے تمہیں بخش دیا ہے"

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم میں سے جس کسی نے ان کو اپنا پیشوا بنایا اس نے راہ راست اختیار کی"

بیٹا! ہر مومن کو چاہیئے کہ آیات و احادیث ظاہری

Marfat.com

معنوں سے خدا اور رسول کی پیروی کرے اور اپنے آپ کو غور و تعمق اور تاویلات و مباحثات میں نہ پھنسائے ایسا نہ ہو کہ اُس کی فکرِ بیجا اُسے بدعتی اور گمراہ بنا کر ہلاکت میں ڈالے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیروی کرو اور بدعت نہ کرو تمہیں فقط پیروی کرنے کو کہا گیا ہے۔ اس سے زیادہ کرنے کی تم سے خواہش نہیں۔

اے قوم! سنت و جماعت کی پیروی کرو۔ سنت وہ راہ ہے کہ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے۔ اور جماعت وہ ہے کہ جس بات پر چاروں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے زمانہ خلافت میں اتفاق کیا۔ اور وہ راہ راست دکھانے والے تھے۔ کیونکہ اُنہیں راہ راست دکھائی گئی تھی اُن پر اللہ تبارک تعالیٰ کی رحمت ہو۔

یہی وہ جماعتِ افضل ہے جس کا ذکرِ خیر اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے یہ وہ بزرگ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دو قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ حق تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ

Marfat.com

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا تفہ (سورہ الحجرات : ۲۹)

"محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت نرم دل ہیں۔ تو انہیں رکوع اور سجدہ کرتے دیکھے گا"

اور ان سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے وعدہ فرمایا :۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ (النور : ۵۵)

"اللہ نے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسا انہیں خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے اور وہ اُن کے لئے ان کے دین میں جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور وہ ان کے لئے ان کے خوف کو امن و راحت سے بدل دے گا"

Marfat.com

نفس

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:۔

بیٹا! اگر نجات چاہتے ہو تو اپنے نفس اور خواہشات کے خلاف کرو۔ اللہ کی اطاعت و تابعداری اختیار کرو۔ گناہ کے بارے میں اپنے نفس کے خلاف کرو۔ نفس خلقت کی معرفت سے حجاب ہے۔ اور خلقت اللہ تعالیٰ کی معرفت سے حجاب کرنے والی ہے۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ ہے آخرت کو نہ پہچانے گا اور جب تک آخرت کے ساتھ ہے رب آخرت کو نہ پہچانے گا مالک اور مملوک ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ نفس بدی کا حکم کرنے والا ہے اور یہی اس کی عادت ہے۔ اس کو آہستہ آہستہ درست کرو تاکہ نفس اور قلب کا ایک ہی امر ہو جائے۔ ہر حالت میں اس سے مجاہدہ کرو۔

نفس کو مجاہدہ سے گلا دو۔ کیونکہ جب وہ فنا ہو جائے گا تو قلب کے ساتھ مطمئن ہو گا۔ پھر قلب باطن کے ساتھ اور باطن حق کے ساتھ مطمئن ہو جائے گا۔ لہٰذا سب کا مشرب ایک ہی گھاٹ ہو گا۔ جب نفس کامل طور پر گل جائے تو اس کو تمہارے قلب سے آواز آئے گی۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ (النساء: ۲۹)

Marfat.com

"اپنے نفسوں کو قتل کرو کیونکہ اللہ تم پر مہربان ہے"

یہ خطاب اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اس حال میں کہ نفس کدورتوں سے پاک ہو اور اس کی خواہشات زائل ہو کر ذکر اور اطاعت الٰہی سے قلب تر و تازہ ہو جائے۔ جب تک نفس کے لیے یہ مقام حاصل نہ ہو جائے۔ باوجود اس کی کدورتوں اور شہوات کے اس کو قرب الٰہی میں لانے کی طمع کس طرح کرو گے۔ حالانکہ نجاستوں سے وہ ابھی تک پاک ہوا ہی نہیں۔ اس کو مالک کا قرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کی خواہشات کو فنا کر دو تاکہ تمہارے حسب ارادہ تمہاری اطاعت کرے حضور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اسْمُكَ غَدًا"

(جب صبح ہو تو اپنے نفس سے شام کی بات نہ کرو اور جب شام ہو تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کرو۔ کیونکہ تجھے پتہ نہیں ہے کہ کل کو تیرا کیا نام ہوگا)

تو اس پر غیر سے زیادہ مہربان ہے۔ حالانکہ خود تو نے ہی اسے ضائع کر دیا ہے۔ امید اور حرص سے اسے باز رکھ موت اور مراقبہ الٰہی کا ذکر کر۔ صدیقوں کے انفاس اور کلمات سے اس کا علاج کر۔ رات اور دن حق تعالیٰ کا ذکر سنا نفس کو ہدایت کرو کہ تیرا ہی کسب تیرے لیے مفید اور تیرا ہی کسب

Marfat.com

تیرے لیے وبال ہے۔

تیرا دوست وہی ہے جو تجھے منع کرے اور دشمن ہے وہ تجھے بہکائے۔ میں تجھے خلقت کے پاس دیکھتا ہوں۔ خالق کے پاس نہیں۔ نفس اور مخلوق کا حق ادا کرتا ہوں، لیکن خالق کا حق گراتا ہوں۔ اللہ کو نعمتیں اور غیر کا شکر۔ تجھے یہ نعمتیں کس نے عطا فرمائیں۔ کیا غیر نے دی ہیں کہ تو اس کا شکر اور عبادت کرتا ہے۔ اگر تو جانتا ہے کہ تمام نعمتیں جو تیرے پاس ہیں اللہ ہی کی ہیں تو اس کا شکر کہاں؟ اگر تو جانتا ہے کہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے تو امر بجا لانے اور نہی سے باز رہنے میں اس کی عبادت کہاں ہے؟ اس کی بلا پر صبر کہاں ہے۔ اپنے نفس سے مجاہدہ کرتا کہ ہدایت پائے۔

بیٹا! اپنے نفس کو خود نصیحت کر میرا اور غیر کا محتاج نہ ہو۔ میرا وعظ تیرے ظاہر پر اور تیرا وعظ تیرے باطن پر اثر کرتا ہے۔ اپنے نفس کو ہمیشہ موت کے ذکر سے نصیحت کر۔ اسباب اور علاقوں سے الگ ہو کر مالکوں کے مالک پیدا کرنے والے نہایت ہی بلند و بزرگ کے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ اسی کی رحمت و شفقت کے دامن کے ساتھ لپٹ جاؤ۔ غیر کی صحبت سے اجتناب کرو۔ کیونکہ وہ اللہ سے حجاب ہے۔ جب تم سے کوئی میرے ہاتھ پر بیعت ہوتا ہے تو میں اس سے خوش ہوتا ہوں اور جب میں کسی کو نصیحت کروں اور وہ نہ مانے تو غمناک ہوتا ہوں۔ ایمان والا میرے قریب ہوتا ہے

Marfat.com

اور منافق مجھ سے بھاگتا ہے۔

بیٹا! اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام کی پیروی اور افعال کا احترام کرتے ہوئے اپنی نفسانی خواہشات و لذات کو فنا کر دو۔ کیونکہ اس عمل سے تیرے دل میں علم الٰہی کا ظرف حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ تعلق باللہ کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہے کہ تم فاسق و غافل مخلوق سے قطع تعلق کر دو اور اپنی نفسانی خواہشات سے فنا ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ تم نفع و نقصان۔ خیر و شر۔ اسباب دنیوی اور جد و جہد کے تمام امور کے متعلق اپنی ذات پر بھروسہ کرنے کی بجائے ان کو کلی طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو اور صرف اسی کو قاضی الحاجات سمجھو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو مختار کل نہ سمجھنا اور اپنے نفس پر بھروسہ کرنا ہی تو شرک ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی ماضی میں بھی بندہ کا ہر امور میں کفیل رہا۔ حال میں بھی وہی کفیل ہے اور مستقبل میں بھی وہی کفیل رہے گا۔ اس کی یہ نگرانی و ذمہ داری اس وقت بھی تھی جب تم شکم مادر میں تھے۔ پھر ماں کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھے اور اب بھی ہے۔

بیٹا! نفسانی خواہشات کی نفی پر ہی خداوند تعالیٰ کا حکم نافذ ہوگا۔ حکم صادر ہوتے ہی تیرے اعضاء ساکن و غیر متحرک ہو جائیں گے۔ قلب مطمئن ہو جائے گا سینہ فراخ اور کشادہ ہو جائے گا۔ چہرہ منور اور پُر نور ہو جائے گا۔ تعلق باللہ کی روحانی قوت پا کر تو کائنات کی تمام چیزوں سے بے نیاز ہو جائے گا۔ غرضہ

Marfat.com

ہستی میں دستِ قدرت تمہیں پھرائے گا۔ زبانِ قدرت تمہیں پکارے گی اور ہدایات دے گی۔ تجلیاتِ الٰہی تمہیں چیزوں کی ماہیت دکھائیں گی خلعت نورانی تمہیں لباس معرفت پہنائے گا۔ پروردگارِ عالم خود تمہیں علم سکھائے گا۔ اور اس علم و عرفانِ ربانی کی برکت سے تمہیں سلفِ صالحین اور برگزیدہ عارفین کے مقامات پر پہنچایا جائے گا۔ پھر تو مخلوقات سے کنارہ کش اللہ علیحدہ ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ تم میں ذاتی خواہش و ارادہ باقی نہ رہیں گے۔ تو بشریت کے تقاضوں سے پاک و صاف ہو جائے گا۔ اور تیرا دل توحید کا شناسا ہو کر رضائے الٰہی کے سوا کسی چیز کو ہرگز قبول نہ کرے گا۔

فرشتوں کے علاوہ خواہش و ارادہ سے کوئی معصوم نہیں۔ فرشتے ارادہ سے پاک اور انبیائے کرام خواہشاتِ نفس سے آزاد و محفوظ رکھے گئے ہیں۔ لیکن باقی مخلوق مثلاً جن اور انسان ارادہ اور خواہشاتِ نفسانی سے معصوم نہیں۔ نوعِ انسانی میں سے خدا کے برگزیدہ بندے مثلاً اولیا اور ابدال ارادہ و خواہش نفس سے محفوظ تو یقیناً ہیں لیکن ان سے ارادہ و خواہش کی طرف کسی طرف مائل ہو جانا عین ممکن ہے۔ لیکن خدائے برتر اپنی رحمتِ شاملہ سے انہیں بیداری میں لغزش سے روشناس کرا دیتا ہے اور وہ بروقت تذکر کر کے تلافی مافات کر لیتے ہیں۔ بہرکیف نفس امارہ کی خواہشات سے انحراف ہی توحید کی تکمیل ہے۔

Marfat.com

بیٹا پہلے آپ حالات درست کرو پھر دوسرے کی طرف توجہ کرو۔ تم پر لازم ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح سے پہلے دوسروں کو وعظ و نصیحت نہ سناؤ۔ کیونکہ تم میں ابھی بہت سے عیب باقی ہیں۔ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ افسوس ہے خود غرق ہو رہے ہو دوسرے کو کیسے بچاؤ گے۔ خود اندھے ہو اوروں کے رہبر کیسے بنو گے۔ رہبر بننا تو آنکھ والے کا کام ہے۔ دریا میں ڈوبتے کو تو چالاک تیراک ہی بچا سکتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف عاجز کامل ہی رجوع کرا سکتا ہے۔ جو شخص خود گم ہے وہ دوسروں کی کیا رہبری کرے گا۔

تم پر افسوس! زبان سے پرہیزگاری جتاتے ہی اور دل گنہگار ہے۔ زبانی شکریہ ادا کرتے ہو۔ لیکن دل ناشکر گزار ہے۔ بندۂ خدا ہونے کا دعویٰ اور غیر کی تابعداری اگر تم سچے مسلمان ہو تو اللہ ہی کے لیے دوستی اور دشمنی رکھو۔

پکا مسلمان اپنے نفس اور شیطان اور خواہش کی پیروی نہیں کرتا۔ شیطان کو پہچانتا بھی نہیں کہ اس کی تابعداری کرے۔ دنیا کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کے سامنے ذلیل ہو بلکہ وہ تو اس کو ناکارہ سمجھتا ہے۔ آخرت کی طلب کرتا ہے اور اس کے حصول کے بعد اس کو بھی ترک کر کے اپنے مالک حقیقی سے جا ملتا ہے۔ ہر وقت اسی کی عبادت اور اسی کے حصول کی جستجو میں مشغول رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

Marfat.com

حُنَفَاءَ (البَیِّنَة: ۵)

"اس کو تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی عبادت کو خالص دیندار ہر چیز سے بے رخ ہو کر کریں"!

افسوس! تمہارا نفس نفاق والا جھوٹا، ناشکر گزار، گنہگار، بت پرست تمہاری اور اس کی کیسے بن آئے۔ اس کے خلاف کرو۔ موافقت نہ کرو۔ اس کو پابند کرو آزاد نہ چھوڑو۔ اس کو قید کرو اور جو مشقت کا کام اس سے لینا چاہتے ہو ضرور لو۔ عبادت کے ذریعہ سے اس کو کچل ڈالو۔ بہر حال خواہش نفسانی پر سوار ہو جاؤ اور وہ تم پر سوار نہ ہو جائے۔ طمع کا سا مقدمت دشمن کیونکہ وہ بمنزلہ طفلِ شیر خوار ہے۔ جس کو کچھ بھی عقل نہیں۔ تم طفل مکتب کی بات مان کر اُس کے شاگرد کیسے بن سکتے ہو۔ شیطان تمہارا اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے تم کس طرح اُس کی طرف مائل ہو گئے اور اس کی بات مانو گے حالانکہ تمہارے اور شیطان کے درمیان قدیمی عداوت ہے۔ اس پر بھروسہ نہ کرو وہ تو تمہارے والدین کا قاتل ہے۔ جب تم پر قدرت پائے گا جیسے اُن کو قتل کیا ہے تمہیں بھی کر دے گا۔ پرہیزگاری کو اپنا ہتھیار بنالے۔ اللہ کی توحید اور اس کے مراقبہ خلوت میں پرہیز اور صدق اور مدد الٰہی کا لشکر تیار کر کیوں کہ یہ ہتھیار اور خود شیطان کو شکستِ فاش دے کر اس کی جمعیت کٹی کر دیں گے۔ اور اس کے لشکر کو تتر بتر کر دیں گے۔ تم شیطان

Marfat.com

کو کیسے نہ شکست دو گے جبکہ اللہ تعالیٰ تمہارا پشت پناہ ہے۔

اپنے نفس کو بے لگام نہ چھوڑو۔ اگر تم اس پر سواری نہ کرو گے تو وہ سوار ہو جائے گا۔ اگر تم نہ پچھاڑو گے تو وہ تم کو پچھاڑ دے گا اور اگر تمہارا نفس اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تمہاری تابعداری نہ کرے اس کی بھوک پیاس ذلت و برہنگی اور خلوت کے کوڑوں سے ایسی خاطر کرو کہ تابع ہو جائے۔ اس کا کوئی غمخوار نہ رہے۔ اور اس کی کمر پر سے اس وقت تک چابک نہ اٹھائیں جب تک یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ وہ ہر حالت میں خدائے تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے گا۔ حالتِ اطمینان میں بھی اس کو طعن و تشنیع کرتے رہو۔ یہاں تک کہ نفس میں بالکل انکساری آجائے۔

نفس کے بیمارو! اپنے نفس طبیب کے سپرد کرو۔ جو کچھ وہ کرے اس پر تہمت نہ دھرو۔ وہ تمہارے نفسوں سے بھی زیادہ تم پر مہربان ہے۔ اس کے حضور سب سے زبان بن کر رہو۔ جھگڑا نہ کرو حالانکہ تم نے ساری بھلائی دنیا اور آخرت کی دیکھ لی ہے۔

تمہارا دل گناہوں سے پُر اور خلقت سے خوفناک امید رکھتا ہے۔ دنیا اور دنیا کی چیزوں سے پیار کرتا ہے۔ یہ سب دلوں کی نجاست ہے۔ لیکن جب تک تمہارا نفس نہ مر جائے۔ اور صدق کے دروازے پر لاش نہ اٹھائی جائے اس وقت تک تمہاری خلقت پر توجہ کی کوئی پرواہ نہیں۔ قربِ الٰہی کی

Marfat.com

دہشت ہی تمہیں ان سے الگ کر سکتی ہے۔ اور اسی سے تمہارے ایمان میں اخلاص پیدا ہو سکتا ہے۔

تجھ پر افسوس! خلقت سے خوف اور امید کر کے تو نے اپنے نفس کو قید کر رکھا ہے۔ ان زنجیروں کو پاؤں سے کاٹ ڈال تاکہ اللہ کی خدمت میں قائم ہو جائے۔ اور اللہ کے حضور مطمئن ہو جائے۔ اس کو دنیاوی خواہشات اور لذات سے بے رغبت کر۔ اگر سابقہ علم الٰہی میں ان چیزوں سے تجھے کچھ ملنا ہے تو تمہارے امر اور طلب کے بغیر بھی مل جائے گا۔

بیٹا! اپنے دل سے نفس کو نکال دے تاکہ تیرے پاس بھلائی آئے کیونکہ نفس ہی گندہ اور گندگی کی جڑ ہے۔ اس کے نکلنے کے بعد صفائی آئے گی۔ اپنی حالت کو بدلو تو بدلی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (الرعد ۱۱)

"اللہ تعالیٰ کسی قوم کے دکھ سکھ کو نہیں بدلتا یہاں تک کہ وہ خود نہ تبدیلی کریں"

لوگو سنو! فرزندان آدم سنو! برداشت کرنے والو سنو! بالغو! عاملو! اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی خیریں سنو! کیونکہ وہ سب سے سچا بات کرنے والا ہے۔ اپنے نفسوں سے نفرت والی چیزیں دور کرو۔ تاکہ ان سے جس چیز کو تم چاہتے ہو، عنایت فرمائے۔ دامنہ فراخ ہے۔ اے اہل زمانہ تمہارے پاس کیا ہے۔ اٹھو اور جہد کر کام کرو۔ جب تک رشتہ حیات کے دونوں سرے تمہارے ہاتھ میں ہیں

Marfat.com

غفلت نہ کرو۔ اللہ سے مدد مانگو۔ جس سے کہ تمہارے نفسوں کی اصلاح ہو جائے اللہ پر سوار ہو جاؤ ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائیں گے۔ وہ دنیا میں برائی کا حکم کرنے والے ہیں اور آخرت میں ملامت والے۔ جو چیز تمہیں اللہ سے روکے اُس سے بھاگو۔

اے قوم! اگر دنیا کی محبت ضرورت ہے تو تمہارے نفس دنیا کے دروازے پر اور دل آخرت کے دروازے پر اور باطن موٹے کے دروازے پر ہیں۔ یہاں تک کہ نفس کا قلب بن جائے اور جو مزا قلب نے لیا ہے نفس بھی حاصل کرے۔ اور قلب کا باطن بن جائے اور جو مزا باطن نے لیا ہے قلب بھی حاصل کرے اور باطن ذاتِ خداوندی میں فنا ہو جائے نہ مزا لے اور نہ مزا دیا جائے۔

اپنے نفس، خواہشات اور عادات کو ہمیشہ کے روزے۔ ہمیشہ کی نماز اور ہمیشہ کے صبر سے گلا ڈالو۔ جب بندے کے لیے اپنے نفس۔ خواہشات اور عادتوں کا گلا ناصحیح ہو جائے تو بلا مزاحمت وہ مولیٰ کے ساتھ باقی رہے گا۔

بیٹا! ایسے شخص کی صحبت میں رہو جو تمہارے نفس کے جہاد پر تمہاری مدد کرے ایسے شخص کی صحبت میں نہ بیٹھو جو تمہارے نفس کی مدد کرے۔ اگر تم جاہل، ریاکار حرص اور ہوس والے پیر کی صحبت میں رہو گے تو وہ تمہارے نفس کا مددگار ہوگا کامل مرشد دنیا کے لیے صحبت نہیں رکھتے بلکہ آخرت کے لیے صحبت رکھتے ہیں۔ اگر شیخ حرص اور ہوس کا بندہ ہے تو دنیا کے لیے مرید کرے گا۔ اگر اہلِ دل ہے تو آخرت کی صحبت کے لیے مرید کرے گا۔ اگر صاحبِ باطن ہے تو مولیٰ

Marfat.com

کے لیے مرید کرے گا۔

زبردستی پیر بننے والے! اور خواہ مخواہ کے مرشد! ہادیانِ کامل سے جو اپنے احوال میں مخلص ہیں مزاحمت کرنے والے! جب تک تو دنیا، نفس اور حرص کا طالب ہے تو بچہ ہے

اگر تجھے عقل ہوتی تو نفس کی خدمت سے منہ پھیر کر اپنے رب کی خدمت میں مشغول ہوتا۔ نفس تیرا دشمن ہے۔ بہتر ہے کہ اس کے جواب سے خاموش رہو اس کی بات کو دیوار سے دے مارو۔ اس کی بات اس طرح سن جیسے دیوانے بے عقل کی بات سنا کرتے ہیں۔ اس کی بات۔ لذات اور خواہشات کی طلب کی طرف متوجہ نہ ہو۔ نفس کی بات مانی تو تیری اور تیرے نفس کی ہلاکت ہوئی تیری اور تیرے نفس کی بہتری نفس کی مخالفت میں ہے۔

عمر کے بوڑھے عادت کے بچے! اپنی عادت کے پیچھے دنیا کی حرص کے پیچھے کب تک دوڑے گا۔ تو نے حرصِ دنیا ہی کو اپنا فکر بنا رکھا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ تیرا فکر وہی ہے جو تجھے فکرمند کرے۔ اگر تیری ڈوری آخرت کے ہاتھ ہے تو تو آخرت کا بندہ ہے اگر حرص کے ہاتھ ہے تو حرص کا بندہ ہے۔ اگر نفس کے ہاتھ ہے تو نفس کا بندہ ہے لہٰذا خیال رکھو کہ تمہاری ڈوری کس کے ہاتھ ہے تم میں سے اکثر دنیا کے بندے اور تھوڑے آدمی آخرت کے طالب اور بہت ہی تھوڑے رب دنیا و آخرت کے بندے ہیں۔

عقل مند بنو۔ تم اپنے اعمال کے ذریعے اللہ کو ناراض کرتے ہو۔ تمہارے

Marfat.com

اعمال اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتے۔ تاوقتیکہ اپنی خلوتوں اور سب احوال میں اخلاص نہ کرو۔ صدق۔ اخلاص اور خوف خدا ایسے خزانے ہیں جو کبھی فنا نہ ہوں گے۔ اللہ ہی سے امید رکھو اور سب احوال میں اسی کی طرف رجوع کرو۔

جو اپنے نفس کو پہچان لے وہ اپنے رب کے سامنے خاکسار بن جاتا ہے۔ اسی واسطے ارشاد ہوا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ عَرَفَ رَبَّهٗ (جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا) یہی نفس بندے اور رب کے درمیان حجاب ہے۔ جس شخص نے اپنے نفس کو پہچانا، اللہ اور مخلوق کا متواضع ہوا۔ اس کو پہچانا تو اُس سے خوف کیا۔

منافق! اللہ کو تُو ریاکاری اور بناوٹ سے کیسے پائے گا۔ تو اپنی عزت اور مخلوق کے دل میں اپنے قبول اور ہاتھ پر بوسہ دلانے کو پالتا ہے۔ تو اپنے نفس پر دنیا اور آخرت میں اور جس کی تو تربیت کرتا ہے اور اپنے اتباع کا امر کرتا ہے۔ شامت ہے۔ تو دکھلاوے والا دجّال لوگوں کے مال بٹانے والا ہے۔ اسی واسطے تیری دعا قبول نہیں اور نہ تجھے صدیقوں کے دل میں جگہ ہے۔ اللہ نے تجھ کو علم پر بہکا دیا ہے۔ ذرا ٹھہر جب غبار نکھر جائے گا۔ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ تیرے نیچے گھوڑا ہے یا گدھا۔ عقلمند ہو تم کسی چیز پر نہیں ہو۔ بیٹا! تو نے نفس کو معشوقہ بنا رکھا ہے۔ اگر تُو جانے کہ یہ تیرا دشمن اور قاتل

Marfat.com

ہے تو تجھے چاہیے تھا کہ اُس کی مخالفت کرتا اور اس کا کھانا پینا بند کر دیتا۔ اُسے اُتنا دیتا جتنا اس کا حق ہے۔

اے قوم! تمہارے نفس خود خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں اور تمہیں خبر تک نہیں۔ کیونکہ وہ امورِ الٰہی پر جبر کر کے اللہ کے منشار کے خلاف کرنا چاہتے ہیں اور شیطان راندۂ درگاہ سے پیار رکھتے ہیں۔ اللہ سے محبت نہیں رکھتے۔ قضائے الٰہی کے نزول کے وقت موافقت اور صبر نہیں کرتے بلکہ خلاف اور نزاع کرتے ہیں۔ تمہارے نفسوں کو اسلام کی خبر نہیں۔ صرف نام اسلام پر قناعت کر رکھی ہے یہ کچھ مفید نہیں اور نہ ہی اُس سے تم کچھ فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔

تسلیم و رضا

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

اس سلسلہ میں خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبۃ: ۱۰۰)

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی،

پھر فرمایا: يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ (التوبۃ: ۲۱)

Marfat.com

"ان کا رب ان کو بشارت دیتا ہے اپنی رحمت و رضا مندی کی"۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اُس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اپنے خدا کی ربوبیت سے راضی ہوا"۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا "کل بھلائی اللہ کے حکم پر راضی رہنے میں ہے۔ پس اگر تم راضی رہ سکو تو بہتر ورنہ صبر کرو"۔ اس لیے مومن کے لیے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس کے مقسوم میں کر دیا ہے۔ اس پر راضی رہے۔ اپنے متعلق خود فیصلہ کرنے سے اللہ کا فیصلہ بہتر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوق سے ان کی مصلحتیں پوشیدہ رکھی ہیں اور ان کو اپنی عبادت و بندگی پر مکلف بنایا ہے۔ جس سے مقصد احکام کا ادا کرنا اور ممنوعات سے رکنا ہے۔ تقدیر کے آگے سر جھکانا اور قضائے خداوندی پر ہر قسم کے نفع و نقصان پر راضی رہنا ہے۔ خالق کائنات نے انجام اور مصلحتوں کو اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے۔ اس لیے بندے کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے آقا کی اطاعت میں لگا رہے اور اس سے راضی رہے۔ جو خدا نے اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اس کو تحمل دے۔ یاد رکھو بندہ اپنے مقسوم کی خاطر جس قدر تقدیر کے مقابلہ میں تگ و دو کرے گا۔ جتنا بھی اپنی خواہشات کے درپے ہو گا اور جس قدر رضا بالقضا کو ترک کرے گا۔ اسی قدر دکھ میں رہے گا لیکن جو بندہ حکم خداوندی پر راضی رہتا ہے۔ سکھ میں رہتا ہے۔ اور جو تقدیر

Marfat.com

خداوندی پر ناراض رہتا ہے اس کا دکھ اور الم بڑھ جاتا ہے۔ حالانکہ دنیا میں
عناد ہی ہے جو مقسوم میں ہوتا ہے۔ جب تک انسان کی نفسانی خواہش حاکم
رہتی ہے وہ حکمِ قضا پر راضی نہیں ہوتا۔ کیونکہ نفسانی خواہش حق تعالیٰ سے روگردانی
پر مجبور رکھتی ہے۔ نتیجہ میں دکھ پر دکھ اور تکالیف بڑھتے رہتے ہیں۔

الغرض جب تک بندہ اپنے نفس میں طاقت و توفیق پاتا ہے۔ رد مصائب
و تکالیف میں خود ہی کوشاں رہتا ہے۔ لیکن بعد ازاں مخلوق سے مدد و نصرت
طلب کرتا ہے اور جب تک وہ مخلوق سے امداد و استعانت و حاجت روائی
پاتا ہے خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا اور جب مخلوقات سے بھی اس
کی مشکلکشائی اور حاجت روائی نہیں ہوتی تو پھر دعا و زاری کے ساتھ نہایت
عجز و انکساری کرتا ہوا بے اختیار خدا کے حضور گر پڑتا ہے اور اس پر ہر طرف
کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ بھی اس کی دعا کو جلد قبول نہیں
فرماتا اور اس کی حاجت روائی نہیں ہوتی تو وہ تمام اسباب ظاہری و مادی سے
ناامید ہو جاتا ہے۔ اس وقت بندہ پر قضا و قدر۔ افعال الٰہیہ اور توحید کے اسرار
منکشف ہوتے ہیں اور وہ اسباب و تعلقاتِ دنیوی سے فانی ہو جاتا ہے
اس درجۂ فنا فی التوحید کے بعد بندہ محض روح کے طور پر باقی رہ جاتا ہے۔ اس
مقام پر وہ صرف افعال الٰہیہ پر نظر رکھتا ہے۔ اور وہ کامل تسلیم و رضا کے ساتھ
صاحب یقین موحد بن جاتا ہے۔ پس یقین کے اس درجہ پر اس کا یہ ایمان ہو جاتا

Marfat.com

ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی فاعلِ حقیقی نہیں۔ اور اس کی ذاتِ واحد کے علاوہ کوئی ایسی ہستی نہیں جو حرکت یا سکون۔ بھلائی یا برائی۔ نفع یا نقصان۔ موت یا حیات عزت یا ذلت۔ دولتمندی یا محتاجی۔ صحت یا بیماری الغرض کوئی بھی چیز دینے یا نہ دینے کی مختار و مجاز ہو۔ پس ایسی حالت میں وہ بندہ قضا و قدر کے تحت وایہ کے ہاتھ میں ایک شیر خوار بچہ کی طرح۔ نمّال کے ہاتھ میں میت کی طرح اور چوگان سوار کے سامنے ایک گیند کی طرح ہو جاتا ہے اور اپنے تمام معاملاتِ زندگی کا غائبانہ کل صرف اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے۔

وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف۔ ایک وضع سے دوسری وضع کی طرف ایک فعل سے دوسرے فعل کی طرف پلٹا اور پھرایا جاتا ہے۔ اور اس کو اپنے یا غیر کے حق میں کسی حکم یا حرکت کی توفیق و قدرت باقی نہیں رہتی۔ اس وہ اپنے پروردگار کے ارادہ و فعل میں اپنے آپ سے غائب و نابود ہو جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے تو مشیّتِ ایزدی کے ساتھ۔ سنتا ہے تو مشیّت الٰہی کے ساتھ۔ بولتا ہے تو مشیّت ربانی کے ساتھ اور کوئی بات سمجھتا بھی ہے تو مشیّت حقانی کے ساتھ اب اس کا علم خدا کے علم سے ہوتا ہے اور اس کا کلام خدا کے کلام سے۔ وہ انہی کی نعمت سے نعمت یافتہ۔ اسی کے قرب سے نیک بخت۔ اسی کے جمالِ معنوی سے بزرگ و آراستہ۔ اسی کے ذکر سے صاحبِ سکون و اطمینان۔ اسی کی فکر سے صاحبِ فہم و فراست۔ اور دنیا و حقیقی میں اسی کے وعدوں سے

Marfat.com

خوش و خرم ہوتا۔ مقامِ تسلیم و رضا میں صرف اللہ تعالیٰ سے مانوس و مربوط ہوتا ہے اور اس کے سوا غیر سے گریزاں اور متوحش ہوتا ہے۔ وہ اسی کے قرب و وصل کی آرزو کرتا ہے اور اسی کی پناہ پکڑتا ہے۔ اُس کا رشتۂ عشق و محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط و مستحکم ہو جاتا ہے اور وہ ہر معاملہ میں صرف اسی پر توکل رکھتا ہے۔ وہ اسی کے نورِ معرفت سے ہدایت پاتا ہے اور اُسی کی صفاتِ عالیہ سے اپنے ظاہر و باطن کو آراستہ کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی کے عطا کردہ علمِ لدنی سے اسرارِ قدرت پر آگاہ ہوتا ہے اور اسی کی توفیق سے قدرت کے نادر اسرار کو اپنے سینے میں ضبط و محفوظ رکھتا ہے۔ اور پھر خاص اوقات میں اپنے منعمِ حقیقی کی تمام نعمتوں پر صرف اس کی حمد و ثنا کرتا اور تشکر بجا لاتا ہے۔

بیٹا! اللہ سے اُس کی رضا طلب کرو اور اس کی خوشنودی کے لیے نفسِ امارہ کی خواہشات کے اتباع سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ جو بھی رضائے الٰہی میں فنا ہوا حقیقی بقاء اُسی نے پائی۔ اپنی خواہشات اور اپنے ارادوں کو رضائے الٰہی کے لیے قربان کرنا ہی تو دنیا میں "راحتِ کبریٰ" اور "جنت المادی" ہے اور قربِ الٰہی حاصل کرنے کا سب سے پہلا اور بہترین ذریعہ ہے۔

جو شخص بھی رضائے الٰہی میں فنا ہوا اور نفسانی خواہشات اس کے احکام کی تعمیل میں چھوڑ دیں اُس پر دنیا و عقبیٰ میں ہر قسم کا عذاب حرام ہو گیا۔ جو کوئی بھی خدا کی رضا چاہتا ہے۔ تو لازم ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جو انعامات اور

Marfat.com

رزق اُسے عطا فرمائے اس پر اس کا شکر گزار ہو۔ اور باقی مخلوقات کے حقوق ہرگز تلف نہ کرے۔ کیونکہ حقوق العباد کا کسی طرح بھی غصب کرنا مشیت ایزدی کی نافرمانی ہے۔ اور صریحاً شرک ہے۔ اور رب کائنات کے نزدیک ناقابلِ معافی ہے

خدا کی رضا چاہنے والے! ذکر و عبادات میں اخلاص کو کامل صورت میں اختیار کرو۔ اخلاص صرف یہی نہیں کہ عبادات میں ریاکاری سے اجتناب کیا جائے اور ہر عبادت رضائے الٰہی کے لیے ہو بلکہ اخلاص کامل کا اہم تقاضا یہ ہے کہ کوئی بھی عبادت، خواہ وہ فرائض کی حیثیت رکھتی ہو یا نوافل کی اُسے بجالانے کے بعد اجر و ثواب یا معاوضہ کی خواہش نہ ہو۔ بلکہ عبادت کا مقصد صرف رضائے الٰہی اور طاعت احکام ربانی ہو۔ جیسا اولیاء اللہ۔ اہل اللہ اور صوفیاء نے توحید کی حقیقت و ماہیت کو پالیا وہ ہر ایسی عبادت کو شرک خیال کرتے ہیں جو اللہ سے معاوضہ اور اجر کی نیت سے کی جائے۔ ذکر و عبادت [illegible] صرف رضائے الٰہی کے لیے اجر و ثواب عطا فرمانا اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور مہربانی و عطا کا تقاضا ہے۔ اس لیے عبادات کے لیے اجر و جزا طلب کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ بندہ اس کے انعامات پر زیادہ سے زیادہ شکر بجا لائے۔ تاکہ اللہ کی جانب سے نعمتوں میں اضافہ ہو۔

جنت دو ہیں۔ ایک نقد ایک ادھار جس کا وعدہ ہے۔ نقد جنت دنیا میں ہے یعنی راضی برضائے الٰہی۔ اللہ تعالیٰ سے دل کا نزدیک ہونا اور اس سے

Marfat.com

سرگوشی کرتے رہنا۔ قلب اور ذات کے درمیان سے رکاوٹ کے پردوں کا اٹھ جانا جنت موعودہ ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کے واسطے وعدہ فرمایا ہے۔ جس دن ذاتِ ربانی کا دیدار بلا حجاب نصیب ہوگا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سب خیر اللہ کی طرف سے اور شر غیر کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو تو خیر ہے اور اس سے منہ موڑو تو شر۔

جو غصہ رضائے الٰہی کے لیے ہوتا ہے مستحسن ہے۔ اور جو غیر کے لیے ہو وہ برا ہے۔ ایمان والا اللہ کے لیے تیز ہے اپنے نفس کے لیے نہیں۔ اپنے دین کی امداد کے لیے تیز ہے۔ اپنے نفس کی مدد کے لیے نہیں۔ اللہ کی حدود میں سے کسی حد کو ٹوٹتے دیکھ کر غصہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ایماندار کے غصے کے ساتھ اللہ بھی غصے ہے اور اس کی رضا سے اللہ بھی راضی ہے۔ لیکن جو شخص بظاہر اللہ کے لیے غصہ ظاہر کرے اور باطن میں اپنے نفس کے لیے ایسا کرے تو وہ شخص منافق ہے۔

نادان! اللہ ہی کی رضا کے لیے علم پڑھ کر عمل کر۔ کیونکہ وہ تجھے ادب سکھائے گا۔ علم زندگی اور جہل موت ہے۔ صدیق جب علم مشترک سے فارغ ہوتا ہے تو خاص علم علیم قلوب اور اسرار میں داخل ہوتا ہے۔ جب اس علم میں قرار پاتا ہے تو اللہ کے دین کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ امر اور نہی کرتا ہے اور روکتا ہے اللہ کے اذن کے ساتھ مخلوق میں بادشاہ ہے۔ اللہ کے امر کا

Marfat.com

حکم دیتا ہے اور جس چیز سے منع کیا ہے اُس سے روکتا ہے۔ اللہ کے امر کے ساتھ لیتا ہے اور اللہ ہی کے امر کے ساتھ دیتا ہے۔ مخلوق کے ساتھ حکم میں اور خالق کے ساتھ علم میں ہے۔ حکم دروازے پر پاسبان ہے اور علم گھر کے اندر۔ حکم عام اور علم خاص ہے۔

بیٹا! جس ہوس کے اندر اور جس ہوس کے اوپر تو ہے اس کو ترک کر۔ اولیاء اللہ کی اُن کے اقوال اور افعال میں تابعداری کر۔ جھوٹے دعوے کے ساتھ اُن کے مرتبہ پر پہنچنے کی طلب نہ کر۔ جیسا انہوں نے بلا پر صبر کیا ہے تو بھی کر۔ اگر آزمائش خداوندی نہ ہوتی تو سب لوگ عابد اور زاہد بن جاتے۔ لیکن اُن پر بلائیں آتی ہیں تو صبر نہیں کرتے۔ مصائب دروازہ الٰہی اور ان کے درمیان حجاب ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اللہ کے لیے صبر نہ کرے۔ اس کے لیے عطائیں جب صبر اور رضا ہی نہ رہے تو یہ اللہ کی عبودیت سے خروج کے لیے سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میری قضا پر راضی نہیں اور میری بلا پر صابر نہیں اس کو چاہیے کہ میرے سوا کوئی اور معبود بنا لے۔ غیر کو چھوڑ کر اُسی کے ساتھ صبر کر۔

بیٹا! تو ہر وقت نفس۔ خواہش۔ دنیا۔ حرص اور لذت کے ساتھ ہے۔ تجھے ایک مچھر تجدید امر ایک زلزلہ غضبناک کر دیتا ہے۔ تیری خوشی نفس کی خوشی اور تیرا غصہ نفس کا غصہ ہے۔ لہٰذا تو اپنا ہی بندہ ہے۔ اور تیری لگام

Marfat.com

تیرے نفس کے ہاتھ ہے۔ تو اللہ کے بندوں میں سے کہاں ہے۔ جن کے لیے عبودیت ثابت ہے اور وہ ہر وقت راضی برضا الٰہی ہیں۔ اُن پر آفات نازل ہوتی ہیں۔ لیکن وہ صبر سے بیٹھے رہتے ہیں۔ جیسے پہاڑ اپنی جگہ پر قائم ہے مصائب اُن پر نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ انہیں صبر اور موافقت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ وہ جسموں کو مصائب کے لیے چھوڑ کر حق تعالیٰ کی طرف اپنے قلوب سے پرواز کرتے ہیں۔ اُن کی مثال ایسی ہے۔ جیسے خیمے لوگوں کے بغیر اور پنجرے پرندوں کے بغیر اُن کی ارواح اللہ کے پاس اور جسم اللہ ہی کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اُرِیْدُ فَصَبِّرْنِیْ عَلٰی مَا تُرِیْدُ (اے اللہ! اگر تو میرا ارادہ نہیں پورا کرتا تو اپنے ارادے پر صبر عنایت فرما)

بیٹا! راضی برضا رہنا جھگڑ کر دنیا حاصل کرنے سے بہتر ہے اس کی شیرینی صدیقوں کے دلوں میں دنیاوی لذات اور خواہشات سے کہیں اعلیٰ ہے اُن کے نزدیک تمام دنیا اور اس کی ہر شیریں ترین چیز سے راضی برضا الٰہی ہونا افضل ترین ہے۔ کیونکہ تمام احوال میں راضی برضا الٰہی ہونا زندگی کو بہتر بنانا ہے اگر تمہارا دل اللہ کے ساتھ انس رکھنے والا ہے تو تم مخلوق سے خالی جبر اگرچہ تم اپنے اہل اور قبیلے میں رہو۔ جب انس الٰہی تمہارے دل میں قرار

Marfat.com

پکڑے گا تو تمہارے وجود کی دیواروں کو گرا دے گا۔ اور بینائی کی آنکھ کھول دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور فعل نظر آئے گا۔ غیر کے سوا اس کے ساتھ راضی رہو گے۔ جس شخص کو شرع کی ملازمت کے ساتھ حالتوں میں سے کوئی حالت حاصل ہو جائے تو چاہیے کہ اس کے اوپر۔ نیچے۔ بقا اور فنا کی تمنا نہ کرے۔ اس کو رضا۔ موافقت اور عبودیت کی شرط حاصل ہو جائے گی۔

تجھ پر افسوس! جھوٹ نہ بول۔ راضی برضا کا دعویٰ کرتا ہے۔ حالانکہ ایک مچھر اور ایک پسو سے اور کسر شان سے پریشان ہو جاتا ہے۔

بیٹا! جو شخص اللہ سے راضی ہے وہ اپنے اور غیر کے بارے میں اللہ کے موافق ہے۔ اللہ کا محبوب ہے اور عارف ہے باقی عمر مراد کے راستہ پر اللہ کی مصاحبت میں گذارتا ہے۔ پہلے موافق بناتا ہے پھر قریب کرتا ہے اور اس کی حیرانی اور جدائی کی حالت میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اَنَا مَرْبُوْبُكَ (میں تیرا رب ہوں)

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کو اللہ کی قضا پر رضا حاصل ہو جائے۔ تو ہمیشہ موت کو یاد کرے۔ کیونکہ اس کا ذکر آفتوں اور مصیبتوں کو آسان کر دیتا ہے۔ اللہ کو اپنے نفس۔ مال اور اولاد پر تہمت نہ لگا بلکہ اس طرح کہا کر کہ میرا رب مجھ سے زیادہ میری مصلحت کو جانتا ہے۔ اس پر ہمیشگی کرنے سے رضا اور موافقت کی لذت آئے گی۔ تمام آفتیں اپنی شاخ اور بیخ سے دور ہو جائیں گی۔ اور ان

Marfat.com

کے عوض نعمتیں اور خوشیاں حاصل ہوں گی۔ جب بلا کی حالت میں رضا کے ساتھ موافقت اور لذت حاصل کرے گا تو ہر ایک مکان سے نعمتیں آئیں گی۔

بیٹا! مصائب کے آنے پر صبر کرو اور قضاوقدر پر رضا اور نعمتوں پر شکر کو واجب سمجھو۔ جب ایسا کرو گے تو رکاوٹیں دور ہو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت خالص ہو گی۔ تجھے ایسا خزانہ مرحمت ہو گا کہ جدھر بھی جاؤ گے پیچھے پیچھے چلے گا۔ جہاں جاؤ گے اور جہاں بھی اترو گے بے پرواہی ہو گی۔ کیونکہ تو جہاں گرے گا وہیں حاصل کرے گا۔ حکم۔ علم۔ قدر۔ انسان۔ جن اور فرشتے سب تیری خدمت کریں گے۔ ہر چیز تجھ سے ڈرے گی۔ کیونکہ تو خدا سے ڈرتا ہے اور ہر چیز تیری تابعداری کرے گی۔ کیونکہ تو خدا کا تابعدار ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ سے خوف نہیں کرتا اس کو ہر چیز کا خوف ہوتا ہے جو اللہ کی خدمت کرے ہر چیز اس کی خدمت کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں میں سے کسی کا ایک ذرہ بھر عمل بھی ضائع نہیں کرتا۔ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ (جیسا کرے گا ویسا ہی پائے گا)

اپنے آقا کی خدمت سے بھاگنے والے غلام! اپنی رائے کے ساتھ برگزیدہ انبیاء اور رسولوں اور صالحین کی رائے سے بے پرواہ! اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مخلوق پر اعتماد کرنے والے! کیا تم نے نہیں سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَلْمَخْذُوْلُ مَخْذُوْلٌ مَنْ کَانَ

Marfat.com

لَقَتْهُ بِسُخْطٍ مِثْلِهٖ (ملعون ہے جس کا اعتماد اپنے جیسی مخلوق پر ہے)

تجھ پر افسوس! ایک نقمہ تجھ کو غضبناک کرتا ہے۔ تجھ سے ایک دانہ ضائع ہو یا تیری بے عزتی ہو تو تیری قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ اور اللہ پر اعتراض کرتا ہے۔ اور تیرا غصہ بیوی اور بچے کی مار پر نکلتا ہے اور اپنے دین اور نبی کو گالی دیتا ہے۔ اگر تو عقلمند اور اہل بیداری اور مراقبے والوں سے ہوتا تو اللہ کے سامنے گونگا بن جاتا اور اس کے تمام افعال اپنے حق میں نعمت اور رحمت سمجھتا۔ اگر ٹھیرتا اور نزاع نہ کرتا تو شکر کرتا اور فکر نہ کرتا راضی رہتا اور غصہ نہ کرتا۔ خاموش رہتا اور شک نہ کرتا۔ تو تیرے لیے کہا جاتا۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۝ (الزمر: ۳۶)

کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟

مجاہدہ

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت)

Marfat.com

"جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے خود بتاتے ہیں"

حدیث ہے کہ رسول اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا "ظالم بادشاہ کے حضور حق گوئی افضل جہاد ہے" اور ابو علی وفاقؒ نے فرمایا "جس شخص نے اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے آراستہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو مشاہدہ کے ذریعہ بہتر بنا دیتا ہے"

جو کوئی اپنی ابتدا میں مجاہدہ نہ کرے وہ طریقت کی بو نہیں پا سکتا۔ ابو عثمان مغربیؒ نے فرمایا "جو شخص یہ خیال کرے کہ بغیر پابندیِ مجاہدہ اس پر طریقت کا کوئی اسرار کھل جائے یا اس کو کسی بات کا کشف ہو جائے وہ غلطی پر ہے"

ابو یزیدؒ نے فرمایا کہ میں بارہ برس تک اپنے نفس کے معاملہ میں لوہار رہا۔ پانچ سال تک دل کا آئینہ رہا۔ ایک سال آئینہ کے اندر کی چیزوں کو دیکھتا رہا تو میں نے دیکھا کہ ابھی میرے اندر ظاہری زنار ہے اس کو ختم کرنے کے لیے میں نے بارہ سال تک مجاہدہ کیا۔ پھر میں نے نظر کی تو اپنے آپ کو زنار پایا۔ اس کو توڑنے کے لیے میں نے پانچ سال تک عمل کیا کہ کسی طرح اس کو ختم کر دوں۔ اُس وقت مجھے کشف ہوا۔ اس کے بعد میں نے مخلوق کی جانب نظر کی تو اُسے مردہ پایا چنانچہ میں نے اُن پر چار تکبیر بطور جنازہ پڑھیں

حسن قزازؒ نے فرمایا کہ مجاہدہ کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔ فاقہ کے بغیر نہ کھائے۔ غلبۂ نیند کے بغیر نہ سوئے۔ اور بغیر ضرورت کے نہ بولے۔ ابراہیم ادہمؒ

Marfat.com

سنے فرمایا کہ بندہ جب تک چھ دروازوں سے نہ گزرے، صالحین کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ کہ اپنے اوپر نعمت کا دروازہ بند کرے اور سختی کا دروازہ کھول لے۔ اپنے لیے عزت کا دروازہ بند کرے اور ذلت کا دروازہ کھول لے۔ نیند کا دروازہ بند کرکے بیداری کا دروازہ کھول لے۔ آرام کا دروازہ بند کرکے دکھ کا دروازہ کھول لے۔ دولت کا دروازہ بند کرکے فقر کا دروازہ کھول لے اور امید کا دروازہ بند کرکے موت کی تیاری کا دروازہ کھول لے

عام لوگوں کا مجاہدہ اعمال کو پوری طرح انجام دینا ہے۔ لیکن خواص کا مجاہدہ احوال کی صفائی رکھنا ہے۔ کبھی بھوک اور پیاس برداشت کرنا اور بیدار رہنا آسان ہوتے ہیں اور بڑے کا علاج دشوار اور مشکل ہو جاتا ہے۔ مجاہدہ کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے نفس کی خلاف ورزی کرے۔ اور اپنے نفس کو پسندیدہ چیزوں۔ خواہشات اور لذتوں سے دور رکھے۔ اگر وہ خواہشات میں دبا رہا ہو تو خوف خداوندی اور تقویٰ کی لگام سے اُسے روکے۔

مراقبہ کے بغیر مجاہدہ کامل نہیں ہوتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھتا ہے۔ لیکن اگر تو اُسے نہیں دیکھتا تو بلاشبہ وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے" اس لیئے مراقبہ کا مطلب یہ ہے کہ بندہ یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اس پر مطلع ہے۔ اور اسی علم یعنی احساس کے ہمیشہ قائم رکھنے کا نام مراقبہ ہے۔ اور یہ مراقبہ ہی

Marfat.com

تمام نیکیوں اور بھلائیوں کی روح ہے۔

خدا کے دشمن ابلیس کی معرفت کیا ہے یہ تمک اللہ تعالیٰ نے ظاہر و باطن اطاعت اور معصیت سب میں اسی سے لڑنے اور جہاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بندوں کو جتلا دیا کہ ابلیس اللہ عزوجل کا۔ اس کے بندوں کا۔ اس کے انبیاء کا اس کے دوستوں کا اور خلیفۃ ارضی کا دشمن ہے۔ وہ ہر حال میں انسان کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس کی خواہش یہ نہیں کہ ابن آدم صرف ریاکاری، نافرمانی اور خود پسندی میں مبتلا ہو بلکہ اس کی خواہش ہے کہ وہ اسے بھی اپنے ساتھ جہنم میں لے جائے۔

حقیقت میں شیطان اللہ کا دشمن ہے تمام مخلوق سے پہلے اسی نے خداوند تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اسی نے تمام انبیاء صدیقین اور اولیاء اللہ کے برگزیدہ گروہ کا دشمن بنایا ہوا ہے کہ وہ یقین کرے کہ وہ جہاد عظیم میں مصروف ہے اور خدائے تعالیٰ کے قرب میں ہے اور قرب الٰہی ایسا مقام ہے جس کی فضیلت بیان نہیں کی جا سکتی۔ پس وہ ثابت قدم رہے اور نہ ڈگمگائے

اہل مجاہدہ و محاسبہ اور اولوالعزم حضرات نے دس خصائل کا خود اپنے لیے تجربہ کیا۔ جب مضبوطی سے حکم ربانی ان پر عامل ہو گئے تو بڑے بڑے مراتب انہیں نصیب ہوئے۔ بندہ خدا کی قسم نہ کھائے، چاہے سچ ہو یا جھوٹ عمداً ہو یا بھول جھوٹ سے پرہیز کرے۔ نہ مذاق میں جھوٹ بولے نہ

Marfat.com

سنجیدگی میں۔ جہاں تک ہو سکے بغیر کسی خاص عذر کے وعدہ خلافی نہ کرے مخلوق پر لعنت کرنے اور حقیر ترین چیز کو بھی دکھ پہنچانے سے اجتناب کرے۔ یہ نیکا اور مخلص بندوں کا طریق ہے۔ کسی کے لیے بھی بد دعا نہ کرے خواہ اُس نے ظلم ہی کیا ہو۔ اہلِ قبلہ میں سے کسی کے شرک، کفر اور نفاق پر قطعی شہادت نہ دے ظاہری اور باطنی گناہ کا محاسبہ کرے۔ اپنا بار کسی مخلوق پر نہ ڈالے بار جتنا ہو یا بڑا۔ بلکہ دوسروں کا بار خود سنبھالے۔ صرف خدا پر توکل اور بھروسہ رکھے۔ تواضع اختیار کرے۔ تواضع سے مرتبہ کی بزرگی میں مضبوطی آتی ہے۔

علم کے مدعی! اپنے نفس حرص اور شیطان کے ہاتھ سے نہ لے۔ اپنے وجود۔ ریاکاری اور نفاق کے ہاتھ سے نہ لے۔ تیرا ظاہر ترک اور باطن رغبت ہے۔ یہ زہد بے کار ہے۔ تمہیں اس پر عذاب ہوگا۔ حق تعالیٰ سے چھپاتا ہے۔ حالانکہ تیری خلوت۔ جلوت اور جو کچھ تیرے دل میں ہے۔ اس کا اُسے بخوبی علم ہے۔

اے قوم! اللہ ہی کی محبت طلب کرو۔ کیونکہ وہ ابتدا میں تجھے چاہتا ہے۔ تو مرید ہے اور وہ مراد اور انتہا میں تو مراد ہے اور وہ مرید ہے۔ بچہ بچپن کی حالت میں ماں کا طالب ہے اور جب بڑا ہو جائے تو ماں اس کی طالب ہو جاتی ہے اور وہ مطلوب۔ جب اللہ تعالیٰ تیرے صدق اور ارادہ کو جان لے گا تو وہ بھی ارادہ کرے گا۔ تیرے صدقِ محبت کو معلوم کر کے وہ بھی

Marfat.com

محبت کرے گا۔ تیرا قلب اور قربت خود اس کی طرف راہنمائی کریں گے۔

بیٹا! تمہیں نجات کیسے حاصل ہو گی۔ حالانکہ تو نے اپنے نفس۔ حرص خواہش اور شیطان سے اپنے دل کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ چھوڑا ہے۔ اس سے اجتناب کرو تاکہ تم چیزوں کو ویسی دیکھو جیسی کہ ہیں۔ اپنے نفس سے مجاہدہ کرکے اس کو مغلوب کرو۔ اور اپنے شیطان۔ حرص اور خواہش کو غیر باد کہو۔ جب تو ان سے علیحدگی اختیار کرے گا تو تیرے اور حق تعالیٰ کے درمیان حجاب اٹھ جائیں گے۔ اس وقت تو اللہ اور ماسوا کو بھی دیکھے گا۔ اپنے نفس اور غیر کو ملاحظہ کرے گا۔ اپنے عیوب کو دیکھ کر ان سے پرہیز کرے گا۔ غیر کے عیب دیکھ کر ان سے دور بھاگے گا۔ ایسی حالت میں تجھے قرب ربانی نصیب ہو گا ایسے انعامات نصیب ہوں گے، جنہیں آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ کانوں نے نہیں سنا اور نہ کبھی اس کا کسی انسان کے دل پر گذر ہوا ہو گا۔ تیرے دل اور باطن کی سماعت اور بینائی تیز ہو گی۔ قلب و باطن دونوں صحیح ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لباس صدق پہنائے گا۔ اور اپنی کرامت کا خلعت عطا فرمائے گا۔ اپنی ولایت کا ملک بنائے گا۔ نصرت۔ سلطنت اور ملک عنایت کرے گا تمام مخلوق تم سے خوش ہو گی۔ تمہیں اپنے دل کا نگہبان بنائے گی تیری خدمت کریں گے۔ تو انبیاء علیہ السلام کی ارواح کی زیارت کرے گا ان میں سے کوئی بھی پیغمبر تم پر مخفی نہ رہے گی۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد

Marfat.com

نہیں سنا۔

یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (المائدہ: ۵۴)

"اللہ کو اُن کی محبت ہے اور اُن کو اللہ کی محبت ہے"

اور حدیث قدسی میں ہے۔ وَاِنِّیْ اِلٰی لِقَائِکُمْ لَاَشْوَقُ (مجھے تمہاری ملاقات کا بہت شوق ہے)

اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی عبادت کے لیئے پیدا کیا ہے۔ کھیل کود میں وقت ضائع نہ کرو۔ وہ اپنی مصاحبت چاہتا ہے۔ لہٰذا غیر میں مشغول نہ ہو۔ اللہ کی محبت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

حضرت آدم علیہ السلام کا دل جب جنت کی محبت میں مشغول ہوا اور اسی میں رہنا پسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے جدا کیا۔ ان کا دل حوا علیہ السلام کی طرف مائل ہوا تو ان سے بھی جدا کر دیے گئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام سے پیار و محبت کی تو دونوں میں اللہ تعالیٰ نے جدائی کرا دی۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف مائل ہوئے تو سب پر ظاہر ہے کہ حضرت صدیقہؓ پر کیا کیا جھوٹ اور بہتان لگے اور چند ایام تک جدائی پڑی رہی اور دونوں نواسوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی طرف رغبت ہوئی تو ایک کو زہر دیا گیا اور دوسرے کو شہید

Marfat.com

کر دیا گیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی میں مشغول ہو اور غیر کو ترک کر دو۔ غیر سے الفت اور محبت نہ رکھو۔ خلقت کو اپنے دل سے جدا کر دو اور دل کو صرف اللہ ہی کے لیے خالی رکھو۔

بیٹا! اگر نجات چاہتے ہو تو نفس کے خلاف کرو۔ اپنے خالق کی موافقت کرو۔ نفس خلقت کی معرفت سے حجاب ہے اور خلقت اللہ تعالیٰ کی معرفت سے حجاب ہے۔ جب تک دنیا کے ساتھ ہے آخرت کو نہ پہچانے گا۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ ہے رب آخرت کو نہ پہچانے گا۔ مالک اور مملوک ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ نفس بدی کا حکم کرنے والا ہے۔ یہی اس کی عادت ہے۔ اس کو آہستہ آہستہ درست کرو۔ تاکہ نفس اور قلب کا ایک ہی امر ہو جائے۔ ہر حالت میں اس سے مجاہدہ کرو۔ نفس کو مجاہدہ سے گلا دو کیونکہ جب وہ گل کر فنا ہو جائے گا تو قلب کے ساتھ مطمئن ہو گا۔ پھر دل باطن کے ساتھ اور باطن حق کے ساتھ مطمئن ہو جائے گا۔

جب نفس کامل طور پر گل جائے گا تو اس کو قلب سے آواز آئے گی۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ (النساء: ۲۹)

"اپنے نفسوں کو قتل کرو کیونکہ اللہ تم پر مہربان ہے۔"

یہ خطاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اس حال میں کہ نفس کدورت سے پاک ہو۔ اور اس کی شرارت زائل ہو کر ذکر اور اطاعت الٰہی سے قلب

Marfat.com

تروتازہ ہو جائے۔

بیٹا! تو اس پر غیر سے زیادہ مہربان ہے۔ حالانکہ تُو نے ہی اسے ضائع کر دیا ہے۔ امید اور حرص کی کمی میں مجاہدہ کرو۔ موت اور مراقبہ الٰہی کا ذکر کرو۔ صدیقوں کے انفاس اور کلمات سے علاج کرو۔ رات اور دن ذکر الٰہی سنا کرو۔ کدورت دور کرو۔ نفس سے کہو کہ تمہارا ہی کسب تمہارے لیے مفید اور تمہارا ہی کسب تمہارے لیے وبال ہے۔

بیٹا! زہد کر اور دنیا سے منہ پھیر جلدی آرام پائے گا۔ اور جو دنیاوی نصیب ہے وہ تجھے ضرور ملتا رہے گا۔ تیرا نصیب یا عظمت، یا کرامت ملے گا۔ اپنے نفس اور حرص سے نہ کھا۔ کیونکہ یہ حجاب ہے اور دل کو اللہ سے روکتا ہے۔ مومن اپنے نفس کو اپنے نفس کے لیے نہ کھلاتا ہے۔ نہ پہناتا ہے اور نہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ بلکہ کھاتا ہے کہ اللہ کی طاعت پر قوت حاصل ہو۔ اس لیے کھاتا ہے کہ اُس کے ظاہری قدم اللہ کے لیے ثابت رہیں۔ شرع کے ساتھ کھاتا ہے خواہش کے ساتھ نہیں۔

بادشاہ اور رعیت۔ ظالم اور عادل۔ ریاکار اور مخلص یاد رکھیں کہ دنیا تھوڑی دیر کے لیے اور آخرت ہمیشہ تک ہے۔ اپنے مجاہدے اور زہد کے ساتھ ماسوا اللہ سے الگ ہو جاؤ۔ غیر اللہ سے دل کو صاف کرو۔ ڈرو تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی چیز نثار نہ کرے اور کوئی چیز غیر نہ کرے اور کوئی چیز ٹھہرا

Marfat.com

نہ لے۔ جب کوئی دنیاوی نصیب آئے تو امر اور رغبت کے ہاتھ اور زہد کے قدم پر تناول کرو۔ اختیار کے ہاتھ اور محبت سے نہیں۔ ہمیشہ کا زہد بدن میں عمل کرتا ہے۔ دل کو مغموم اور بدن کو ضعیف کرتا ہے۔ غم اور ضعف میں اخلاص ثابت ہو جائے تو اللہ کی طرف سے کشادگی نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ ایسی خوشی اور معرفت عنایت ہوگی جس سے غم اور فکر جاتا رہے گا۔

جب تیرا امر انتہا کو پہنچے اور تیرا دل اللہ کے قریب ہو جائے اور صحیح ہو جائے تو بھی دنیا میں زہد اور آخرت کی رغبت ہے۔ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ تیرا نام قرب کے دروازے پر لکھا ہوگا۔ یعنی فلاں کا بیٹا اللہ کے آزادوں میں سے ہے۔ یہی امر ہے جو نہ بولتا اور نہ ہی متغیر ہوتا ہے۔ نہ ہی کم اور نہ زیادہ ہوتا ہے۔

حریص! تو اللہ۔ اس کے انبیاء، اولیاء اور مخلص بندوں سے بے خبر ہے۔ زہد کا دعویٰ! حالانکہ راغب دنیا ہے۔ تیرے بوسیدہ زہد کے قدم نہیں ہیں۔ تیری پوری رغبت دنیا اور مخلوق میں ہے۔ حق تعالیٰ میں کسی طرح رغبت نہیں ہے۔ سب کو چھوڑ۔ غرور کا لباس اتار ڈال۔ اور تواضع کا لباس پہن۔ ذلیل ہو تاکہ عزت ملے۔ تواضع کر تاکہ بلند ہو۔ تو جس چیز کے اندر اور جس چیز کے اوپر ہے سب حرص ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ بھی نہیں کرتا۔ یہ امر جسم کے

Marfat.com

اعضاء سے نہیں، بلکہ دل کے عمل سے نصیب ہوتا ہے۔

اکثر عابد اور زاہد مخلوق کے بندے اور ان کے ساتھ مشرک ہیں۔ اسباب پر کلام اور ان کے ساتھ شرک اور بھروسہ نہ کرو۔ کیونکہ حق تعالیٰ ہی مسبب الاسباب اور ان کا خالق اور ان میں تصرف والا ہے غضبناک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار کا یہ اعتقاد ہے کہ تلوار خود کاٹ نہیں کرتی بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کاٹتا ہے۔ آگ خود نہیں جلاتی، بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جلاتا ہے۔ کھانا خود پیٹ میں نہیں بھرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ پیٹ کو بھرتا ہے۔ اور پانی خود سیراب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ سیراب کرتا ہے۔ یہی حال تمام اسباب کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان میں اور ان کے ساتھ تصرف کرتا ہے وہ اللہ کے سامنے آلات ہیں۔ جس طرح چاہے اُن کے ذریعے کرتا ہے جب حقیقی فاعل وہی ہے تو اس طرف تمام امور میں رجوع کیوں نہیں کرتے ہو۔ اور اپنی حاجات اُسی سے طلب کیوں نہیں کرتے اور اپنے احوال میں توحید کو کیوں لازم نہیں پکڑتے۔

جب تیرا زہد ثابت ہو جائے گا تو اللہ تجھ پر عطا اور انعام کرے گا۔ تو کسی کام کا نہیں، جب تک تو اللہ کے خاص بندوں سے نہ ہو جائے۔ مخلوق اور اسباب کا بندہ نہ رہے۔ دنیا۔ شہوات اور لذات کا بندہ نہ رہے۔

Marfat.com

حقیقت کے نزدیک مرتبے کی حسب کا بندہ نہ رہے ۔ مخلوق کی تعریف برائی اور ان کی توجہ اور بے توجہی کی قید سے نہ نکلے ۔ اگر اتفاقیہ کسی مجلس میں منافق عالموں کے ساتھ کوئی صدیق بیٹھ جائے تو ان کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ وہاں سے نکلے ۔ اولیاء اللہ کے چہرے میں خاص علامتیں ہوتی ہیں ۔ اور ریاکاروں ۔ منافقوں ۔ دجالوں اور بدعتیوں اللہ اور رسول کے دشمنوں کے چہروں اور کلام میں خاص علامتیں وہ صدیقوں سے اس طرح بھاگتے ہیں ۔ جیسے شیر سے خوف کھا کر بھاگتے ہیں ۔ وہ ڈرتے ہیں کہ اُن کے دلوں کی آگ سے جل نہ جائیں ۔ فرشتے اُن کو صدیقوں اور صالحین سے دور کرتے ہیں ۔ منافق عام کے نزدیک بڑا ہے مگر صدیقوں کے نزدیک ذلیل تو عام کے نزدیک آدمی اور صدیقوں کے نزدیک بلی ہے ۔ صدیق اللہ کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے ۔ آنکھوں ۔ چاند اور آفتاب کے نور کے ساتھ نہیں ۔ یہ تمام نور ہے اور اس کا نور خاص ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ نور عنایت کیا ہے اور حکم کی مضبوطی اس کے یقین کے بعد کتاب اللہ اور سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے اس کو نورِ علم عنایت کرتا ہے ۔ اے خدا ! ہم کو اپنا علم ۔ حلم اور قرب عنایت کر ۔

Marfat.com

صبر و تحمّل

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

تم پر افسوس! کہ تم اپنی جہالت کی بنا پر کہتے ہو کہ ہم کس تدبیر اور وسیلہ سے اپنے مقصد اور مراد کو پائیں۔ حالانکہ کلام اللہ میں صاف طور پر ارشاد ہے

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (آل عمران: ۱۴۵)

"اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے"

پھر فرمایا، یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (آل عمران: ۱۹۹)

"اے ایماندارو! صبر و تحمّل کرو اور اللہ سے ربط معنوی پیدا کرو اور اس سے خائف رہ کر نیک اعمال میں کوشاں رہو تاکہ نجات پاؤ"

پس کلام پاک کی متعدد آیات سے ثابت ہے کہ دنیا و آخرت میں فلاح و بہبود کا۔ بہترین ذریعہ صبر و تحمّل ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو صبر و تحمل کی تلقین فرمائی ہے۔ اس لئے کہ حیاتِ انسانی میں خیر و عافیت اور سلامتی صبر و تحمل اور استقامت سے ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ الصبر

Marfat.com

من الایمان کا الزمر من الجسد (ایمان کے لئے صبر ایسا ہی اہم و ضروری ہے جس طرح جسم کے لیے روح) نیز یہ بھی ارشاد فرمایا۔ لِکُلِّ شَیْءٍ ثَوَابٌ بِمِقْدَارِ الْاَثْوَابِ الصَّبْرِ فَاِنَّهٗ جَزَافٌ غَیْرُ مُقَدَّرٍ (ہر عمل کا ثواب اس کی مقدار و اندازہ کے مطابق ہے۔ لیکن صبر کا ثواب بے حد بے اندازہ ہے)

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر:۱۰)

"بلاشبہ صبر کرنے والوں کو اُن کا بہت بڑا اجر عطا کیا جائے گا"

پس جب تم نے دستورِ شریعت اور حدود ربانی کی حفاظت کرتے ہوئے صبر و تحمل اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ مصائب کو تجھ سے رفع کر دے گا اور تجھے اتنا وسیع و بسیط رزق عطا فرمائے گا۔ جس کا اس نے اپنی کتاب میں عہد و پیمان فرمایا ہے۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ (الطلاق، ۲۲)

"جو شخص اللہ کی اطاعت اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اس پر بسیط کر دیتا ہے۔ بعد اُس کو ایسے ذریعہ سے رزق پہنچاتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا"

Marfat.com

پس تمہیں لازم ہے کہ اپنی فلاح و بہبود اور کشائش و خوشحالی کے لیے راہِ صبر و توکل اختیار کرے۔ کیونکہ انبیاء اور صلحاء کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صبر و توکل ہی سے انہیں مصائب و آفات سے نجات بخشی اور اپنی نعمتوں سے انہیں نوازا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کاد الفقر ان یکون کفرا - (فقر انسان کے لئے کفر کا باعث بن جاتا ہے) چنانچہ تغیر حالاتِ زمانہ کے سبب ذات و صفاتِ الٰہی میں شکوک و شبہات کو دخل دینا صرف ان لوگوں کا شیوہ ہے جن کا یقین و ایمان بالکل کمزور ہو اور توکل علی اللہ کا جذبہ مفقود ہو۔ ورنہ ایک موحد اور راسخ العقیدہ مومن کا یقین و ایمان تو ہمیشہ محکم اور توانا ہوتا ہے۔ اور تغیراتِ زمانہ اس پر اثر انداز نہیں ہوتے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق: ۳)

"جو شخص اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھتا ہے تو اللہ اس کے لیے کافی ہے"

مزید فرماتا ہے۔ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (الزمر: ۳۸)

"توکل کرنے والے ہمیشہ اللہ پر توکل کرتے ہیں۔

بیٹا! جب بیماری آئے تو اس کو صبر کے ہاتھ سے بھوسہ دینے۔ دوا کے پہنچنے تک توکل علی اللہ رکھو۔ جب دوا آئے تو شکر کے ہاتھ سے لے دے

Marfat.com

اس حالت کے وارد ہونے پر تمہیں بہت جلد صحت و شادمانی نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول میں صبر ہی سے کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ فقراء صبر کے مجمع کا حقدار مردِ ایماندار ہے۔ محبت والے آزمائش میں صبر کہتے ہیں، باوجود مصائب کے اُن پر نیک کاموں کا الہام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر جو نئی نئی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں تو وہ صبر سے انہیں برداشت کرتے ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ مِنْ کُنُوْزِ الْعَرْشِ کِتْمَانُ الْمَصَائِبِ (مصیبتوں کا چھپانا عرش کے خزانوں سے ہے) مخلوق کے پاس مصائب کے شاکی! خلقت کے پاس تمہاری شکایت کیا نفع دے گی جو نہ نفع دے سکتی ہے نہ نقصان۔ اگر ان پر بھروسہ کرو گے اور در واز غیر حق میں شرک کرو گے تو تمہیں حق تعالیٰ سے دور کریں گے اور غضبِ الٰہی میں مبتلا کریں گے۔ تو خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے طلب کرتا ہے۔ اور سختیوں سے خلاصی مخلوق سے شکایت کر کے چاہتا ہے۔

بیٹا! عقل کر جلد باز نہ ہو۔ جلدی کرنے سے تیرے ہاتھ کچھ نہ لگے گا تو صبر کے ساتھ کام کیوں نہیں کرتا کل شام کے وقت آئے۔ اور جو چاہتے ہو لے۔ عقل کر اور اللہ اور مخلوق کے ساتھ باادب رہ۔ خلقت پر ظلم کر کے ایسی چیز نہ مانگ جو تیرے لئے اُن کے پاس نہیں۔ کچھ نہیں ملتا

Marfat.com

جب تک پروانۂ وکیل کے پاس نہ آئے۔ آپ عطا دیکھو گے۔ پروانہ سے پہلے ایک ذرہ بھی نہیں ملتا ایک ذرہ۔ ایک قطرہ اللہ کے حکم اور پروانے اور دلوں میں اس کے الہام کے سوا نہیں دیتے۔ عقل کر یہی عقل کی بات ہے۔

صبر، نصرت، رفعت اور عزت کا باعث ہے۔ اے خدا! ہم تیرے حضور صبر کا سوال کرتے ہیں۔ اور تجھ سے تقویٰ، کفایت اور سب سے فراغت چاہتے ہوئے صرف تیرے ساتھ شغل رکھنا چاہتے ہیں۔ تیرے اور ہمارے درمیان جو حجاب ہیں اُن کے اُٹھ جانے کا سوال کرتے ہیں۔ تیرے اور ہمارے درمیان جو واسطے ہیں اُن کو منقطع کر دے۔ کیونکہ واسطوں پر ٹھہرے رہنا عوض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ملک۔ سلطنت۔ غنا اور عزت ہے نفاق والے دکھاوا اور ریاکب تک کرے گا۔ جس شخص کے لیے نفاق کرتا ہے اُس سے تیرے ہاتھ کیا لگے گا۔

بیٹا! جب صبر نہیں تو دین نہیں اور نہ ہی ایمان کا سر۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ کَالرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ (صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسم سے) صبر کے معنی یہی ہیں کہ تم کسی کے پاس شکایت نہ کرو۔ اور نہ سبب کے ساتھ علاقہ رکھو۔ بلا آئے تو نفرت نہ کرو۔ اور اس سے زوال کو پسند نہ کرو۔ بندہ جب اپنی حالت ... فقر و فاقہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے اور

Marfat.com

اپنی مراد کے لیے اس کے ساتھ صبر کرتا ہے اور مصائب و تکالیف کو صبر سے برداشت کرتا ہے اور عبادت میں رات دن ایک کر ڈالتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے۔ اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو ایسی طرف سے غنی کرتا ہے کہ جس کا اس کو کبھی خیال بھی نہیں آتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ (الطلاق: ۲:۳)

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے سبیل بنا دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے۔ جس کا بندے کو کبھی گمان بھی نہیں ہوتا۔

بیٹا! اللہ کے حضور اس حال میں رہو کہ آفتیں تجھ پر نازل ہوتی ہوں اور تو محبت کے قدم پر کھڑا ہو جنبش نہ کھائے۔ بارشیں اور تند ہوائیں تمہیں ڈگمگا نہ سکیں۔ اور حادثات کے نیزے تجھے زخمی نہ کر سکیں۔ ظاہر و باطن میں ثابت قدم رہو۔ ایسے مقام میں کھڑا رہو کہ اس میں نہ دنیا۔ نہ آخرت۔ نہ حقوق۔ نہ لذات ہوں۔ نہ درد نہ کیفیت ماسوا اللہ ہو۔ خلقت کی نظر اور عیال کا خرچ تجھے پریشان نہ کریں۔ کمی و بیشی، تعریف و برائی اور کسی چیز کے آنے نہ آنے سے تو متغیر نہ ہو۔ بلکہ انسان۔ جن۔ فرشتے اور مخلوقات سے کنارہ کر کے صرف اللہ ہی کا قرب اختیار کرو۔

Marfat.com

بیٹا! اگر تو پرہیزگار۔ توکل والا اور ثابت قدم ہونا چاہتا ہے تو صبر کو لازم پکڑ۔ کیونکہ ہر ایک بھلائی کی یہی بنیاد ہے۔ جب صبر میں تیری نیت درست ہے۔ اور صرف ذات الٰہی کے لیے صبر کرتا ہے تو اس کی جزا ضرور ملے گی۔ کہ دنیا و آخرت میں تیرے قلب میں اس کی قربت داخل ہو جائے۔ صبر اللہ سے موافقت۔ اس کی قضا اور قدر میں ہے۔ جو کچھ کہ اُس کے علم میں پہلے ہو چکا ہے اور مخلوق میں سے کوئی بھی اس کو مٹا نہیں سکتا۔ یہ حقیقت ایماندار یقین والے پر ثابت ہے۔ لہٰذا وہ اپنے مقدر پر صبر کرتا ہے۔ اور صبر بھی اختیاری ہے۔ بے قراری کا نہیں۔ کیونکہ پہلے قدم میں بے قراری ہے اور دوسرے میں اختیاری ہے۔ تو ایمان کا کیسے دعویٰ کرتا ہے حالانکہ تجھے صبر نہیں۔ معرفت کا کیسے مدعی ہے حالانکہ تیرے لیے رضا نہیں۔

بیٹا! صابر اللہ کے دین کی دولت اور اپنے باطن میں نہایت ولیر ہیں۔ وہ اللہ کے ساتھ صابر ہیں اور تقدیر کی تلخی کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن سے پیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صابروں کو چاہتا ہے۔ محبت کے باعث انہیں آزماتا ہے۔ جب وہ اس کے حکم بجا لائے اور منع کیے سے باز رہتے ہیں تو اس کی محبت میں اور زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔ بلا پر صبر سے قرب الٰہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

بیٹا! کوشش کر کہ میں اللہ کے سامنے غنا ہو جائے اور کوشش کر کہ

Marfat.com

روح کے بدن سے نکلنے سے پیشتر ہی تیرا نفس مرجائے۔ نفس کی موت صبر اور مخالفت ہے۔ عنقریب اس کی نیک عاقبت حاصل ہوگی۔ تیرا صبر فانی اور اس کی جزا باقی ہے۔ میں نے صبر کیا اور صبر کی عاقبت محمود دیکھی۔ میں مرا پھر مجھے زندہ کیا گیا۔ پھر مارا اور غائب کیا گیا۔ غائب کیے جانے کے بعد پھر مجھے وجود عطا کیا گیا۔ میں اس کے ساتھ ہلاک ہوا اور اسی کے ساتھ مالک بنا۔ میں نے نفس کے ساتھ ارادہ اور اختیار کے ترک میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ مجھے ارادہ اور اختیار عطا کیے گئے۔ تقدیر میری رہبر اور احسان میرا مددگار ہوا۔ فعلِ الٰہی مجھے حرکت دیتا ہے اور غیرت میری محافظ ہے ارادہ میرے تابع اور علوم الٰہی میرے علم میں اضافہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے بلند کرتا ہے۔

علم والے! دنیاداروں کے پاس اپنے علم کو میلا نہ کر۔ عزیز کو ذلیل کے بدلے نہ بیچ۔ علم عزیز ہے اور دنیاداروں کے ہاتھ والی چیز ذلیل۔ جو تمہارے مقسوم میں نہیں۔ مخلوق اس کے دینے پر قادر نہیں۔ تمہارا اپنا ہی نصیب ہے جو اُن کے ہاتھوں پر جاری ہے۔ اگر صبر کروگے تو تمہارا نصیب باعزت اُن کے ہاتھ سے آئے گا۔

تجھ پر افسوس! رازق وہی ہے جو دوسرے سے رزق نہیں لیتا۔ سخی وہی ہے جو دوسرے کی سخاوت کا محتاج نہیں۔ اللہ کی اطاعت میں

Marfat.com

مشغول ہو۔ اور اُس سے طلب کو ترک کر۔ اپنی مصلحت کے لیے اس کو سمجھانے اور بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِيْ عَنْ مَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ (جس شخص کو میرے ذکر نے سوال سے روکا اس کو میں سوال کرنے والوں سے بڑھ کر عطا کروں گا)۔

جلد باز! صبر کر۔ اگر تو اُسے پہچانتا تو غیر کے پاس شکایت نہ کرتا۔ اگر جانتا تو اُس کے حضور گونگا ہو جاتا۔ کیسا عمل کرتا ہے تجھے وہ آزماتا ہے۔ کہ آیا تو اُس کے وعدے پر قائم ہے۔ اور کیا تو جانتا ہے کہ وہ تیری طرف ناظر اور تجھے جاننے والا ہے۔ کیا تجھے علم نہیں کہ خدمتگار جب بادشاہ کے گھر میں ہو اور انعام طلب کرے۔ یہ اس کی نادانی اور حرص ہے۔ اسی وقت گھر سے نکالا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا یہ طلب کا محتاج ہے۔ جس بندے کے دل میں حرص۔ طمع۔ طلب اور مخلوق سے خوف اور امید ہے اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ یہ حال ہمیشہ کے فکر۔ اصول اور فروع پر نظر کرنے سے صحیح ہو جاتا ہے۔ اور نبیوں۔ رسولوں اور صالحین کے احوال میں فکر کر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کس طرح دشمنوں کے ہاتھوں سے بچایا۔ اور اُن پر نصرت عنایت فرمائی۔ اور ان کے کاموں میں کشائش اور کشادگی کر دی۔

صحیح فکر کے ساتھ توکل درست ہو جاتا ہے۔ دل سے دنیا غائب ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔ جن۔ انسان۔ فرشتے اور سب مخلوق سجدہ جاتی ہے۔ صرف حق تعالیٰ یاد آتا ہے۔ ایسے قلب کا مالک ایسا معلوم کرتا ہے کہ اس کے سوا اور مخلوق نہیں ہے۔ اور اس کے سوا کسی پر امر نہیں ہے۔ اور نہ کسی پر نہی ہے۔

مرشد و مرید کے فرائض

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

طریقت و حقیقت میں تیری وہ ہی حالتیں ممکن ہو سکتی ہیں تو یا تو مرید ہوگا یا مراد۔ اگر تو مرید (طالب خدا) ہوگا یا مراد (مطلوب خدا) اگر تو مرید ہے تو تجھ پر مشقت ڈالی گئی ہے اور تو ہر ایک بھاری بوجھ اور شریعت کی بہت بڑی ذمہ داری اٹھانے کے لیے مکلف ہے۔ کیونکہ تو طالب ہے اور اپنے محبوب و مطلوب کی جستجو میں طرح طرح مشقت اٹھانا ہوگا۔ اور تجھے محنت۔ ریاضت اور مجاہدہ سے گزرنا ہوگا۔ تاکہ اپنے مطلوب و مقصود کو پالے۔ راہ طریقت میں تیرے لیے مناسب نہیں کہ تو ابتلا و مشکلات اور مصائب سے واویلا کرے۔ اور اللہ (محبوب و مطلوب) کے خلاف شکوہ و شکایت کرے تجھے تحمل۔ بردباری اور برداشت سے کام لینا ہوگا۔ تجھ پر لازم ہے کہ ان مصائب کا مقابلہ ثبات و استقلال سے کرے یہاں تک کہ تمام مصیبتیں اور

Marfat.com

آزمائشیں تجھ سے ہٹا دی جائیں اور مصائب و نوائب رفع کر کے تجھے اپنی مراد عطا فرمائی جائے۔

پس راہ طریقت میں مصائب و نوائب اور مشکلات درحقیقت تیرے ہی باطن کے تزکیہ و طہارت اور رفع درجاتِ روحانی کے لئے پیش آتے ہیں۔ دراصل مقصد احتیاج مخلوق سے تیری نگہداشت کرنا ہے۔ اگر تو مراد ہے تو بھی نزول بلا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر تہمت مت رکھ۔ اور اس کی شکایت نہ کر۔ نیز اس کے نزدیک جو تیری قدر و منزلت اور عزت و توقیر ہے اس میں شک و شبہ نہ لا۔ اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ صاحبِ مراد اولیاء اللہ پر کبھی اس وجہ سے بھی بلائیں نازل فرماتا ہے کہ اُن کے درجات کو بلند کرے اور اُن کو روحانی رفعت و قوت بخشے لہٰذا تیرے مراد ہونے کی صورت میں بھی اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ وہ تیرا رتبہ اولیاء اور ابدال کے رتبہ سے ملائے اور تجھے اپنے نزدیک قریب بلند کرے۔

پھر اگر تو یہ کہے کہ مصائب تو طالب و مرید کے لیے ہونا چاہئیں جو راہ طریقت میں مبتدی ہے نہ کہ مراد کے لیے جو منتہی اور صاحب مقصود ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مراد کا ابتلا ایک کلیہ نہیں بلکہ محض نادر الوقت شے ہے۔ چنانچہ اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ سب سے زیادہ مصائب برگزیدہ انبیاء ہی کو پیش آتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کے مصائب و نوائب دیکھو۔ پھر

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصائب و تکالیف پر غور کرو کہ اُن پر کیسے شدید حملے
وارد ہوئے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا "میں اللہ کے دین میں
جس قدر ڈرایا گیا ہوں۔ اُس قدر کوئی دوسرا نہیں ڈرایا گیا۔ اور جس قدر اللہ کی
راہ اور راہ عبت اور میں کفار کی طرف میں تکلیف و اذیت دیا گیا ہوں۔
اور کوئی نہیں دیا گیا۔ ..... بے شک مجھ پر خدمت دین
میں تیس ماہ مسلسل ایسے گزرے ہیں کہ اُن کے دوران مجھے اس قدر طعام دیا گیا جسے
بلال کی بغل چھپا لے اور یہی حالت میرے رفقار کی تھی"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا "خصوصاً انبیاء کے گروہ پر
دیگر لوگوں سے زیادہ شدید اور سخت مصیبتیں اور بلائیں نازل ہوئی ہیں۔ پھر اسی
طرح درجہ بدرجہ دیگر بندگانِ خدا مصائب و ابتلا میں مبتلا ہوئے" نیز فرمایا "میں
تم سے زیادہ اللہ تعالےٰ کو پہچاننے والا اور تم سب سے زیادہ اس عزوجل
سے ڈرنے والا ہوں"۔ ان ارشادات سے واضح ہوا کہ کس طرح نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم صاحبِ مراد و مقصود اور محبوب و مطلوب سے واصل ہو کر بھی
مصائب میں مبتلا کیے گئے اور یہ مبتلا کرنا۔ اللہ سے ڈرانا حضور کو روحانیت میں
بلند تر کرنے اور فردوس میں ان کے درجات کو بلند کرنے اور قرب خداوندی
کے لیے تھا۔

بیٹا! جب مرید ہو تو قسمت کا لکھا شیخ کے ہاتھ سے لے جب خاص

Marfat.com

صدیق کے مرتبہ پر پہنچے تو امر الٰہی کے ہاتھ سے حاصل کر۔ اور جب تم محتب، خاص مقرب اور عارف بن جاؤ تو تمہیں حکم دیا جائے گا۔ حاکم امر دے گا۔ اور منع کریگا۔ تمہارے دل میں فعل کی خود بخود تحریک پیدا ہوگی۔

محبوبانِ خدا کی تین قسمیں ہیں۔ عام، خاص اور خاص الخاص۔

۱۔ عام مسلمان اور محب وہ ہے جو پرہیزگار صاحب شریعت اور شرع سے ایک دم جدا نہیں ہوتا۔ جب اس کے ظاہر و باطن اعمال سے ایک ہو جاتے ہیں تو اس کا قلب روشن اور صاحب بصیرت ہو جاتا ہے اس کا قلب اب شرع میں گداز ہو کر الہام ربانی کا منتظر رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا الہام ہر ایک چیز پر عام ہے۔

۲۔ پھر یہی عام خاص بن کر رجوع بخدا ہوتا ہے۔ اور اپنے دل کے نور سے روشنی حاصل کر کے ہر خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ یہ مقام شریعت پر عمل کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ جب ایمان و توحید قوی ہو اور اس کا دل مخلوق اور دنیا کے میدانوں کو کاٹ کر اس کے بندوں میں سے گزر جائے تو اس وقت صبح صادق۔ نورِ ایمان۔ نورِ قربت الٰہی۔ نورِ علم۔ نورِ صبر۔ نورِ تحقق و اطمینان غرضیکہ اس کو ہر طرح کے انوار حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ تمام شرعی حقوق کے ادا کرنے کے بعد اس کی متابعت سے نصیب ہوتا ہے

۳۔ خاص الخاص یہ لوگ ابدال ہیں۔ شریعت سے قوتِ حاصل کرنے کے

Marfat.com

بعد اللہ کا امر اور اس کا فعل اور تحریک اور الہام حقانی دیکھتے ہیں۔ ان تینوں گروہوں کے علاوہ تباہی ہی تباہی۔ بیماری ہی بیماری اور حرام ہی حرام ہے۔ دین کے سر میں درد، قلب میں پھوڑا اور جسم میں مہلک مرض ہے۔ بیٹا! جب خدمت کرو گے مخدوم بنو گے۔ جب ٹھہرنے کا ارادہ کرو گے ٹھہرائے جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ کے خادم بنے رہو۔ اس کو چھوڑ کر دنیاوی بادشاہوں میں مشغول نہ ہو تا جو نہ ضرر دے سکتے ہیں اور نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ کیا وہ اس بات پر قادر ہیں کہ تمہاری قسمت میں وہ کچھ کر دیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسمت میں نہیں کیا۔ ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں اور اگر تم کہو کہ وہ دے سکتے ہیں تو تم نے کفر بکا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ سوائے ذاتِ الٰہی کے نہ کوئی دینے والا، نہ کوئی روکنے والا، نہ نفع پہنچانے والا، نہ پہلے حقانہ آگے ہے۔

صورت پوش! پہلے صرف اپنے باطن کو پھر قلب کو۔ پھر نفس اور پھر بدن کو پہناؤ۔ زہد کی ابتدا اسی جگہ سے ہوتی ہے۔ جب باطن صاف ہو جائے تو دل، نفس اور اعضاء اور کھانے پینے کی طرف صفائی پھوٹ نکلتی ہے۔ حتیٰ کہ تمام احوال میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ پہلے اندرونی حصہ مکان کی تعمیر ہوتی ہے جب مکمل ہو جائے تو دروازے کی عمارت ہوتی ہے۔ ظاہر بغیر خالق خلقت بغیر خالق۔ دروازہ بغیر مکان اور بیرونی پہرہ تالا کیسے ہو سکتے ہیں۔ طالب دنیا یا عقبیٰ! اور طالب مخلوق بغیر خالق! ان خیالات میں تم درہم برہم ہو قیامت کے

Marfat.com

روز بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھاؤ گے۔ جو اسباب تمہارے پاس ہے اس کا وہاں کوئی خریدار نہیں۔ تمہارا سامان ریا، نفاق اور گناہ ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں۔ جن کی بازار آخرت میں ذرا بھی مانگ نہیں۔ پہلے اسلام صحیح کرو پھر طلب نصیب کرو۔

بیٹا! اکلِ حلال سے اپنے دل کی صفائی کرو۔ تم اپنے رب کو پہچان لوگے اپنے لقمے۔ کپڑے اور دل کو صاف کرو۔ تو صفائی والے ہو جاؤ گے تصوف لفظ صفا سے نکلا ہے۔ صوف کے پہننے والا صوفی صادق اپنے تصوف میں وہی ہے جو اپنے دل کو ماسوا اللہ سے صاف رکھے۔ یہ بات لباس کی تبدیلی چہرے کو زرد کرنے۔ میل کچیل جمع کرنے۔ نیک لوگوں کی حکایات بیان کرنے۔ زبانی بکواس اور تسبیح و تسلیل کے ساتھ انگلیاں ہلانے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ رزق حلال و طیب صادق۔ دنیا سے بے رغبتی اور مخلوقات کو ماسوا اللہ دل سے نکال کر حاصل ہوتی ہے۔ اپنے دل کے ساتھ رب کی طرف رجوع کرو۔ نیک لوگوں کے احوال اور صرف زبانی کلام پر تم نے قناعت کر رکھی ہے اور قربِ الٰہی کی امید رکھتے ہو۔ تمہاری مثال اُس شخص جیسی ہے جس نے پانی کو مٹھی میں بند رکھا اور جب ہاتھ کھولا تو کچھ نہ پایا۔

جو شخص حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کرے۔ اور شریعت کو ایک ہاتھ میں اور قرآن پاک کو دوسرے ہاتھ میں نہ

Marfat.com

لپٹے اور ان کی پیروی سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہ کرے تو صرف خود برباد ہوا بلکہ دوسروں کو بھی برباد کرتا ہے۔ وہ خود بھٹکا اور دوسروں کو بھی بھٹکاتا ہے۔ یہ دونوں حق تعالیٰ کی طرف راستے ہیں۔ قرآن مجید اللہ کا پتہ دیتا ہے اور سنت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف راستہ دکھاتی ہے۔

بعض اولیاء اللہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ شَیْخٌ فَاِبْلِیْسُ شَیْخُہٗ (جس کا مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے) مشائخ جو کتاب اللہ اور سنت نبوی کے عالم باعمل ہیں۔ اُن کی تابعداری کرو۔ اُن سے حسن ظن رکھو۔ تعلیم حاصل کرو، ان کے سامنے حسن ادب اور حسن معاشرت سے پیش آؤ کہ تمہیں نجات نصیب ہو جو شخص تم سے زیادہ عالم ہے اس کی صحبت میں اپنے نفس کو مہذب بناؤ۔ اور نفس کی اصلاح کر کے دوسروں کو ہدایت کرو۔

مرید حیران! میدانِ قدس میں پریشان! تجھے ضرورت ہے کہ اپنے جگر سے کو صاف رکھے۔ اس کو روپیہ اشرفی اور جواہرات سے صفا کر ڈال۔ چابی اپنی جیب میں رکھ۔ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ تو دل کو دنیا۔ شہوات۔ لذتوں اور بیہودگیوں سے خالی کر دے۔ اور اس میں ذکر۔ فکر۔ موت اور موت کے بعد کا ذکر بھیر۔ امید کو دراز نہ کر تو اس سے نفاق کرے گا۔ بلکہ مختصر کی امید

Marfat.com

والا سب کا تارک اور سب کا قاطع ہے۔ پہلے زہد کا لباس پھر معرفت کا لباس پہنتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو۔ اور میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ کوئی بات کرو جھوٹ نہ بولو۔ امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔ اپنے ہاتھوں کو روکو۔ نگاہوں کو باطل رکھو اور شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

جب تیرا باطن صاف اور ایک جان ہو جائے تو تو بلا واسطہ اپنے رب کی آواز سنے گا۔ جب تیرا خوف اور امید ایک ہو جائیں تو تیرے رب اور مولا کا خطاب آئے گا۔ پیارے بیٹے! تقدیر کے گھوڑے کے سموں کے نیچے پڑا رہ۔ تجھے پیس ڈالے گا یا گذر جائے گا۔ جو اللہ کے راستے میں تلف ہوا تو اللہ ہی کے ذمہ اس کی حفاظت ہے۔ اگر اوپر اوپر گذر جائے تو تقدیر کے ساتھ ہٹا رہ۔ اس کے قدر کے تیروں کا نشانہ بن۔ جب تو قدر کے تیروں کا نشانہ بنے گا تو اُن سے زخمی ہو گا قتل نہ ہو گا۔ سب باتوں سے خالی ہو کر مہذب ہو جائے گا۔ اور تجھے قربِ ربانی نصیب ہو گا۔

صادق مرشدوں کے یہ فرائض ہیں کہ جب اُن کے پاس کوئی مرید آتا ہے تو اُس کو امر محو کرتے ہیں۔ کہ مخلوق، نفس، دنیا اور آخرت سے محو ہو جائے۔ جب یہ حال تمام ہو جائے تو حق کا پلٹا دینے والا جس طرح پلٹا دیتا ہے اگر تو اس

Marfat.com

مقام پر ترقی کرنا چاہے تو حرام اور مشتبہ کی شرط کو لازم پکڑے۔ جب یہ بھی پورا ہو جائے تو حلالِ مشترک اور پھر مباح کی تورک کر۔ پھر حلالِ مطلق کو پکڑے یہی حکم علم۔ ظاہر اور باطن کا اجماع ہے۔ یہ اپنے اختیار کی بات نہیں ہے جنگلوں۔ میدانوں اور دریا کے کناروں کی رہائش ہے سب کچھ تیرے پاس آئے گا حالانکہ تو اس کے تناول اور اہتمام سے غائب ہوگا۔ تیرے پاس لقمے آئیں گے، حالانکہ تو سویا ہوگا۔ تیرے دل کی آنکھیں کھلیں گی اور تو اپنے آس پاس فرشتوں اور انبیاء کی ارواح کو دیکھے گا اور علم تجھے ان کے تناول کا فتویٰ دے گا۔ اور قربِ الٰہی کے سلامت رہنے کی ضمانت دے گا۔ مخلوق سے فارغ ہو۔ اُن کی مدح۔ برائی۔ حرص اور سلام کی امید نہ رکھ۔ اللہ کا احسان تجھے حرکت دے گا۔ پھر قرب اور فنا آئیں گے۔ ہمیشہ مصاحبت میں رہے گا۔ مخلوق سے دور اور وجود سے فنا ہوگا۔

بیٹا! اثبات کے بعد محو اور وجود کے بعد عدم۔ دوری کے بعد قرب۔ کدورت کے بعد صفائی۔ جدائی بعد وصل اور گم ہو جانے کے بعد ملاقات کی طلب کرو۔ دل کی صحت بغیر زبان کے۔ باطن کی صحت بغیر دل کے اور باطن الباطن کی صحت بغیر وجود کے ہو جائے گی هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ (وہاں پر صرف اللہ تعالیٰ ہی کی سلطنت ہے)

جب چاہے اس کو مخلوق کی طرف واپس کر دے تاکہ اس کے ذریعے بندوں

Marfat.com

کی اصلاح و قرب ہو۔

میں تمہیں تاکید کے ساتھ ان چیزوں کی وصیت و تلقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے خوف کھا اور اس کی فرمانبرداری کر۔ ظاہر شریعت کی پابندی کر۔ اپنے سینہ کو شرک و فسق کی کدورت سے پاک رکھ۔ بخل سے بچ اور سخا اختیار کر۔ حقوق العباد کو کسی بھی ذریعہ سے غصب مت کر۔ خوش اخلاقی اختیار کر اور اپنے چہرے کو ہشاش و بشاش رکھ۔ مصرف میں آنے والی جائز و مباح چیزوں کو خرچ کر۔ خلق خدا کی ایذا رسانی نہ کر۔ فقر و طریقت میں جو مصائب و مشکلات پیش آئیں اُن پر تحمل کر اور یقین و خلوص کے ساتھ اللہ سے استعانت کا طلبگار رہو۔ اولیاء اللہ اور مشائخ کی عزت و حرمت کو نگاہ رکھ۔ مسلمان بھائیوں کے ساتھ اچھا معاملہ کر اور دیانت داری سے پیش آ۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کر۔ چھوٹوں کو نیک کاموں کی نصیحت کر۔ مصیبت زدہ اور درماندہ لوگوں کی حاجت برآری کر۔ اجناس اور اشیائے ضروریہ کا اپنے یہاں ذخیرہ مت کر کہ اس سے خلق خدا مصیبت میں مبتلا ہوتی ہے۔ جو لوگ فاسق و فاجر ہیں اور اولیاء اللہ و صلحا کی عزت نہیں کرتے اُن کی صحبت

Marfat.com

چھوڑ دے۔ دینی اور دنیوی امور میں بندگانِ خدا کی امداد و اعانت کر۔

فقر کی حقیقت یہ ہے کہ تو اپنے ہم جنس کا محتاج نہ ہو اور اپنی حاجات و ضروریات صرف اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرے۔ اور غنا یہ ہے کہ حسبِ ارشاد نبوی تجھے غنائے نفس حاصل ہو جائے اور تو مخلوقات کی طرف رجوع کرنے کی بجائے ربِ واحد کو اپنا ملجا و ماویٰ بنائے۔ اور یاد رکھو کہ تصوف محض قیل و قال اور بحث و تمحیص سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ تصوف کا حصول لذات و شہوات کو چھوڑ دینے، اور ذکر و فکر کے التزام سے وابستہ ہے۔ اور فقیر سے صحبت و موانست اختیار کرنے کا اصول یہ ہے کہ اس کے سامنے پہلے ہی علمی مسائل نہ کھول بیٹھو۔ کیونکہ علم اس مبتدی کو وحشت میں ڈالے گا۔ بلکہ نرمی اور محبت کے ساتھ ذکر اور معرفت کی باتیں کر۔ کیونکہ وہ ان چیزوں سے طبعاً مانوس ہے، اور یاد رکھ کر تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح سخی ہونا (۲) حضرت اسحاق علیہ السلام کی طرح راضی برضائے الٰہی ہونا۔ (۳) حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح صبر و تحمل اختیار کرنا (۴) حضرت ذکریا علیہ السلام کے مناجات کرنا (۵) حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرح وجد و ذکر اختیار کرنا (۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح صوف پہننا (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح سیر فی الارض کرنا (۸) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فقر و فاقہ اختیار کرنا۔

ان تمام حضرات پہ ہمارا سلام ہو۔ پس تصوف کے بنیادی اصول کو اپنا

Marfat.com

میں مذکورہ صفات کا اتباع نہایت ضروری ہے۔

سماع اور اس کے آداب

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:۔

سماع میں بناوٹ پیدا نہ کرو۔ اپنے اختیار سے سماع کا استقبال نہ کرو یعنی خود وجد پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر سماع کا موقعہ ملے تو سننے والے پر لازم ہے کہ ادب کے ساتھ بیٹھا دل سے اللہ کی یاد کرتا رہے۔ اور غفلت و نسیان کے وسواس سے دل کی نگہداشت میں مشغول رہے۔ جب کانوں میں کوئی آواز ٹکرائے تو قرأت پڑھنے والے (قوال) کو ایسا خیال کرو کہ اللہ کی طرف سے واردات غیبیہ کا اظہار کرایا جا رہا ہے۔ جو غیب سے اس کو بتائے جاتے ہیں۔ یعنی وہ مضامین جن سے جنت کی طلب، دوزخ کا خوف، محبت سے دلبستگی، نارضگی کا ڈر اور عبودیت کی زیادتی وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں واردات قلبی کی طرف بڑھو اور ارشاد غیبی کا فوراً استقبال کرو۔ اگر سماع اس طرح ہو کہ گویا قاری (قوال) کی زبان تمہاری اپنی زبان ہو گئی ہے اور تم خود ہی اللہ سے مخاطب ہو تو وجد کر سکتے ہو۔ لیکن کوئی وجدان قلبی، اقتضاء عبدیت اور آداب شریعت کے خلاف نہ ہونا چاہیئے۔ الحاصل یہ کہ طریقت اور حقیقت میں کوئی فعل بھی

Marfat.com

آداب شریعت کے خلاف نہ ہونا چاہیئے۔

اگر محفل سماع میں شیخ یا مرشد موجود ہو تو بقدرِ امکان درویش پر سکون اور شیخ کے وقار کی پاسداری لازم ہے۔ اگر کیف سے مغلوب ہو ہی جائے تو بقدرِ غلبہ حرکت کرنا درست ہے۔ مگر مغلوبیت ختم ہوتے ہی سکون اختیار کرنا لازم اور شیخ کے وقار کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔

قاری یا قوال سے درویش کا تقاضا کرنا مناسب نہیں کہ افضل کو چھوڑ کر ادنےٰ کو اختیار کرے یعنی قرآن کی قرأت چھوڑ کر شعر خوانی شروع کر دے۔ جیسا کہ اس زمانہ والوں کا طریقہ بن گیا ہے۔

اگر یہ لوگ اپنے ارادہ۔ تخیل کی یکسوئی اور تصرفاتِ روحانی میں سچے ہیں تو کلام اللہ سننے سے ان کے قلوب میں اور اعضاء میں کپکپی اور حرکت کیوں پیدا نہیں ہوتی۔ حالانکہ دوسروں کا کلام سننے سے ان پر حالت وجدانی وارد ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک تو ان کے محبوب کا کلام ہے۔ اس کے بیان میں تو محبوب کا ذکر گزشتہ پیوستہ زمانے کا ذکر۔ اولیاء کا ذکر۔ عاشق و معشوق کا بیان۔ مرید و مراد کا حال موجود ہے اور جھوٹے مدعیانِ محبت پر عذاب اور ان کی مذمت موجود ہیں۔ جب ان کی صداقت اور ارادات میں ہی خلل ہے تو ثابت ہو گیا کہ دعویٰ بغیر ثبوت و گواہی کے ہے۔ جس سے ان کا جھوٹ واضح ہو گیا۔ کہ یہ باطنی جذبہ ہے نہ صدق، معرفت ہے نہ کشف المحجوب غیب کا حصول نہ باطنی اسرار پر اطلاع، مقام محبوب تک رسائی نہ قرب، بلکہ ان کا

Marfat.com

کھڑا ہونا صرف رسوم اور عادات کے مطابق ہے۔

سماع حقیقی تو ایک الہام ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے محبان، اولیاء ابدال اور مخلصین سے اپنے مخصوص طریقہ سے کلام کرتا ہے۔ لیکن جھوٹے مدعیوں کے باطن ان انعامات سے خالی ہوتے ہیں۔ وہ محض ان اشعار کو سن کر وجد میں آجاتے ہیں۔ جو مادی قوت میں ہیجان پیدا کرنے والی اور عشاق کی شہوانی آگ کو بھڑکانے والے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اثر قلبی اور روحانی جذبات پر قطعاً نہیں ہوتا۔

اگر کوئی درویش کوئی آیت یا شعر سن کر وجد میں آجائے تو کسی اور کو اس کی مزاحمت کرنا ضروری نہیں۔ اس کو آزاد چھوڑ دینا چاہیئے۔ دوسروں کو اگر اس کی حرکت نازیبا معلوم ہو اور اس میں نفع نظر آئے۔ تو برداشت کرنا چاہیئے اس صورت کیلئے قوتِ حال، صفائی باطن اور روحانی بلندی۔ واقفیت اور بلند حوصلگی کی ضرورت ہے۔ اگر درویش وجد میں آکر خرقہ اتار دے تو چند صورتوں سے خالی نہیں۔ یا وہ قوال کو دینا چاہتا ہے۔ تو خرقہ قوال کا ہو جائے گا۔ اور مجمع کے وسط میں پھینک دیتا ہے تو اس کا اختیار خود اس کو ہے اس سے دریافت کیا جائے۔ اگر اس کا ارادہ درویشوں کو دینے کا تھا تو درویشوں کو عطیہ ہو جائے گا۔ اور اگر محض شیخ کے خرقہ اتارنے کی وجہ سے اس نے بھی خرقہ اتار پھینکا تھا تو ایسا درویش یقیناً بڑا ضعیف الحال اور خفیف الوجد ہے۔ خرقہ اتارنے میں موافقت تو اس شخص کے لئے زیبا ہے جو وجد اور حال میں بھی شیخ کی موافقت رکھتا

Marfat.com

ہو اور یہ بات بہت ہی بعید ہے کہ دو آدمی ایک ہی حال میں ہو جائیں۔ درویشوں میں
یہ طریقہ جاری ہو گیا ہے۔ اور رسم قائم ہو گئی ہے کہ دوسرے کی موافقت میں
خرقہ اتار پھینکے اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ اب جبکہ اپنے ضعف وجد کے باوجود
اس درویش نے خرقہ اتار پھینکا تو علم شریعت، طریقت اور حقیقت کی رو سے
نہیں بلکہ رسم کا تقاضا یہ ہے کہ اس خرقہ کا اختیار صرف شیخ کو ہے

میرے نزدیک سماع پہلے باطن سے، پھر دل سے، پھر اعضا سے جو نیکی
میں مشغول ہوں مقبول ہے۔ جب میرے پاس آنا چاہو تو اپنا علم، عمل۔ زبان حسب
مال و دولت۔ اور قبیلہ و عزیز چھوڑ کر آؤ۔ ماسوا اللہ کے دل کو خالی کر کے میرے
سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ تاکہ میں اس کو اپنے قرب فضل اور احسان کا لباس
پہناؤں۔ جب میرے پاس آتے وقت تم اس پہ عمل کرو گے تو تمہاری حالت
ایسے پرندے کے مشابہ ہو جائے گی جو صبح کو بھوکا اور شام کو پیٹ بھر کر
لوٹتا ہے۔ قلب کا نور اللہ کے نور سے ہے۔ اسی واسطے سرور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

(ایمان والے کی فراست شناسی سے بچتے رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے
دیکھتا ہے)

Marfat.com

فقر و غنا

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

تجھ پر افسوس! اللہ نے تیرے لئے فقر کو پسند کیا تو غنا کا خواہشمند ہے تو نہیں جانتا کہ وہ پسند کرتا ہے اور تو نفرت کرتا ہے اور اللہ کی پسند کو برا سمجھتا ہے تیرا نفس۔ حرص۔ عادت۔ شیطان اور برے برے دوست یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا کو ناپسند کرتے ہیں تو ان کی موافقت نہ کر۔ ان کے حصے اور اعتراضات کی طرف متوجہ ہی نہ ہو۔ دل اور باطن جس چیز کا امر کرتے ہیں اور جس چیز سے منع کرتے ہیں سُن۔ کیونکہ وہ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں۔

اپنے فقر پر خوش رہ کیونکہ اس پر خوش رہنا ہی حقیقت میں غنا ہے۔ اگر تو غنا پہ قادر ہو جائے تو گناہوں سے کیسے بچے گا۔ لیکن اگر محتاج و عاجز ہے تو ظاہر ہے کہ تو گناہوں سے محفوظ رہے۔ رضا کے الٰہی پہ صبر کرنے سے اس قدر ثواب ملے گا، کہ تو اور اہل دنیا سب کے سب اسے شمار بھی نہ کر سکیں گے۔ تو جلد باز ہے اور جلد باز کے ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔

اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّانِّي مِنَ الرَّحْمٰنِ

(جلدی شیطان سے اور دیر رحمٰن سے ہے)

Marfat.com

جلدی کرے گا تو شیطان کے سامنے اور اس کے لشکر میں سے ہو جائے گا۔ اگر صابر و شاکر رہا اور ثابت قدم و پر ذوب رہا تو رحمٰن کے ساتھ اور اس کے برگزیدوں میں سے ہو جائے گا۔

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا مصائب فقر کے باندھنے کے واسطے ایک چادر تیار رکھو۔ ایک دوسرے شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہوں حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم بلا کے واسطے چادر سلوا رکھو۔ اللہ اور رسول کی محبت میں بلا اور فقر کی برداشت لازمی ہے۔ اسی واسطے ایک عارف کامل نے فرمایا کہ محبت میں سب غم کی مصیبتیں ہیں۔ اگر تم دعوئے محبت نہ کرو تو بچ رہو ایسا نہ ہو تو ہر کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت کا دم بھرنے لگے۔ اس محبت کا تاز یانہ بلا اور فقر پہ ثابت قدم رہنا ہے۔

بیٹا! شانِ فقر کھردرے لباس اور ناقص خوراک میں نہیں۔ شانِ فقر تو قلب تارک الدنیا میں ہے۔ سب سے پہلے صادق صوف کا لباس اپنے باطن پر پہنتا ہے پھر اپنے ظاہر کی طرف بڑھاتا ہے۔ اپنے باطن الباطن کو پہناتا ہے۔ پھر قلب کو پھر نفس کو پھر اعضائے ظاہری کو۔ جب ظاہر اور باطن کھردرا ہو جائیں تو مشیت ایزدی جلوہ فرما ہو کر اس بڑی بھاری مصیبت کی الٹا پلٹی کر دیتی ہے سیاہ لباس اتار کر خوشی کا جوڑا پہنا دیا جاتا ہے مشقت نعمت سے۔ بعض بزرگوں سے

Marfat.com

خوف امن سے، دوری نزدیکی سے اور فقر غنا سے بدل جاتا ہے

نادان! جب کسی سخی مرد سے معاملہ کرے تو با ادب رہ۔ ہرگز اور غافل طلب نہ کر۔ بے ادبی کے بغیر اور بے مانگے دونوں چیزیں مل جائینگی۔ جب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے گا کہ تم نے حرص، طلب اور بے ادبی کو ترک کر دیا ہے تو دوسرے لوگ جو تم سے معاملہ رکھنے والے ہیں ان کو بھی الگ کر دے گا اور تمہیں خوشحال کر کے ان سے بلند جگہ پر بٹھائیگا۔ اللہ تعالیٰ اعتراض کرنے والے اور نزاع کرنے والے کی مصاحبت نہیں کرتا۔ جو شخص تقدیر الٰہی کی موافقت کرتا ہے اس کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مصاحبت رہتی ہے عارف الٰہی اللہ ہی کے ساتھ رہتا ہے۔ غیر کے ساتھ نہیں۔ اسی کا موافق ہوتا ہے غیر کا نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ ہوتا ہے لیکن غیر سے مردہ۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایماندار کو ستانا اللہ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کے شہید کر دینے سے کئی گنا زیادہ گناہ ہے

تجھ پر افسوس! فقراء الٰہی کو ایذا دینے والے! اسی حدیث شریف کو سن لو۔ یہی لوگ اللہ پر ایمان لانے والے نیکو کار عارف اور اسی پر توقف نہ کرنے والے ہیں

تجھ پر افسوس! تو عنقریب مرے گا گھسیٹ کر گھر سے نکالا جائے گا اور جس مال پر ڈھینگ مارتا ہے سب لوٹ لیا جائے گا۔ یہ نہ تجھے کوئی نفع دے گا اور نہ ہی کبھی مصیبت کو دور کر سکے گا۔

Marfat.com

فقر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے کا ہار رہا۔ آپ سے ایک لمحہ کے لئے بھی جدا نہ ہوا۔ اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اَلْفَقْرُ اَسْرَاعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنْ سَیْلِ الْمَاءِ
اِلٰی مُنْتَهَاهُ

(جو شخص مجھے چاہتا ہے۔ فقر اس کی طرف پانی کی رو سے بھی جلدی بڑھتا ہے۔)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں رہے۔ ہم پر دنیا نہایت تنگ رہی۔ لیکن جب آپ نے وفات پائی تو دنیا ہم پر ایک دم [illegible]

لہٰذا شرط محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فقر ہے۔

میرے پاس ایک خاص قسم کی غنا ہے۔ میں تمہارے عطیوں کا کیا کروں۔ میرے پاس نیک کمائی اور اللہ پر توکل ہے۔ میں تمہاری ہدیوں کا منتظر نہیں ہوں۔ جیسے کہ منافق ریاکار منتظر ہے۔ جو ہر روز کر کے خدا کو دکھانے والا ہے۔

میں زمین والوں کے واسطے کسوٹی ہوں۔ عقلمند بنو۔ پرکھنے [illegible] جیسے سونا

(۱) اگر تم نجات چاہتے ہو۔ تو میرے ہتھوڑے کی ضرب بنو۔ تاکہ تمہارے نفس حرص۔ عادت۔ شیطان۔ دشمنوں اور برے ہم نشینوں کا بیجا میل دور ہو۔ ان

Marfat.com

دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرو۔ تحقیق ہی ہے جو ان پر صبر کرے۔ اور فرمندہ وہ ہے جو نادانی کا ہو رہے۔ آفات بہت ہیں مگر ان کو دور کرنے والا ایک۔ امراض بہت ہیں مگر ان کا طبیب ایک۔

بیٹا! فقر ماسوی اللہ سب کو ترک کر کے صرف اللہ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ فقر کی تلخی ان کے نزدیک شیرینی ہے۔ ان کے پاس دنیا میں فقر اور رضائے الٰہی اور نعمت خداوندی اور فقر میں غنا ہے۔ اور بیماریوں میں نعمت۔ وحشت میں انس اور قرب اور مصیبت میں راحت ہے صبر والو! رضا والو! اپنے نفسوں اور خواہشات سے جیتنے والو! تمہارے لئے بشارت ہے۔

اے قوم! اللہ کے موافق بنو۔ اس کے افعال سے اپنے بیگانے ہیں راضی رہو۔ جو تم سے زیادہ علقمند ہے اس پر اپنے علم اور عقل کو ظاہر نہ کرو۔ اللہ جلشانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۲۱۶)

(اللہ کو علم ہے اور تم کو علم نہیں ہے)

اللہ کے حضور اپنے عقل اور علم سے افلاس کے قدموں پر کھڑے ہو تاکہ علم الٰہی حاصل ہو۔ حیران بنو خود مختار نہ بنو۔ اس میں حیران ہو جاؤ تاکہ تمہیں اس کا علم نصیب ہو۔ پہلا مرتبہ حیرت۔ دوسرا علم۔ اور تیسرا معلومات حاصل ہونا ہے۔ پہلے ارادہ پھر مقصود پر وصول ہے پہلے ارادہ پھر مراد حاصل

Marfat.com

ہے سنو اور عمل کرو۔ پھینکے ہوئے پتھرو! بے کارو! سستی والو! نفسوں کے قیدیو! خواہشوں میں گرفتارو! اے اللہ مجھ پر اور ان پر رحم فرما۔

بیٹا! فقر میرا اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں۔ اپنے فقر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غنی ہو غفار کو بھلا کر سرکش رقتے ہے۔ تو نے دنیا کی زندگی، خواہش اور حرص کو اللہ کے امر سے مقدم سمجھا ہے۔ افطار کو روزے پر۔ حرام کو حلال پر غفلت کو بیداری پر اور گناہ کو توبہ پر تم نے ترجیح دے رکھی ہے۔

اللہ والوں کے ساتھ لپٹے جا۔ ان کے نزدیک دنیا والے دیوانے اور دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وہ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ ڈوبے ہوؤں کو نجات دیتے ہیں۔ اللہ والوں کو پہچان لے تو ان کی صحبت اختیار کر اور اگر تو ان کو نہ پہچان سکے تو اپنے نفس پر روتا رہ۔ جو لوگ راضی برضا ہیں ان کے چہروں پر قدرتی مسکراتی ہے۔

اے خدا! جو شخص دنیا کو دین کی امداد کے لئے طلب کرے اس کو عنایت فرما۔ اور جو شخص آخرت کو صرف تیرے لئے طلب کرے اس کو بھی عنایت فرما اور جو کوئی آخرت کو دنیا کی غرض سے طلب کرے اس کو محروم رکھ۔ اور جو کوئی دنیا کو دین کے لئے طلب کرے اس کو نہ عنایت کر کیونکہ دنیا و آخرت تجھ سے حجاب ہیں۔ کاش کہ تم میں سے کوئی شخص نجات پاتا تو قیامت کے دن ہم اس کا دامن پکڑ لیتے۔ جس نے اللہ کے ساتھ صبر کیا اس نے الطاف الٰہی کے

Marfat.com

عجائبات دیکھے۔ جس نے فقر پر صبر کیا۔ اس کو غنا حاصل ہوئی۔ اکثر موت چرواہوں کو اور ولایت غلاموں کو نصیب ہوئی ہے۔ جو بندہ اللہ کے لئے ذلیل ہو اللہ اسے عزت دیتا ہے۔ جو اس کے لئے تواضع کرے اسے بلند مرتبہ عنایت فرماتا ہے۔ وہی عزت اور دولت دینے والا ہے۔ وہی بلند اور پست کرنیوالا اور وہی موافق اور سہل کرنے والا ہے۔

اطمینانِ قلب

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

(ان هذه القلوب لتصدء وان جلاءها قراءة القرآن وذكر الموت وحضور مجالس الذكر)

(یہ دل زنگ لگ جاتا ہے ان کا صیقل اور صفائی قرآن پاک کی تلاوت اور موت کو یاد کرنا ہے اور ذکر الٰہی کی مجالس میں حاضر ہونا ہے)

اگر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دل کی صفائی ہو گئی تو بہتر ورنہ زنگار کے بعد سیاہی آجاتی ہے۔ وہ نور حقانی سے ہٹ کر دنیا دنیاوی

Marfat.com

ہوا و ہوس کا شکار ہو کر سیاہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس کے دل میں حب دنیا قرار پکڑے اس سے پرہیزگاری زائل ہو جاتی ہے اور وہ بلا تمیز حلال و حرام جمع کر لیتا ہے۔ اس کی نگاہ اور حیا رب العزت سے بہت دور ہو جاتی ہے۔

اے قوم حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تو اور اپنے دلوں کا صیقل اور صفائی اس دوا سے کرو جس کا آپ نے حکم فرمایا ہے۔ اگر کوئی بیمار ہو اور طبیب نے کوئی دوا تجویز کر دی تو ایسے شخص کی زندگی اس وقت تک خوشگوار نہ ہو گی جب تک تجویز کردہ دوائی طبیب کے بتائے ہوئے طریقہ سے استعمال نہ کرے گا۔ اپنی خلوت اور محفل میں اللہ کی طرف دھیان رکھو اور فکر کرو تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

جو شخص اللہ کو دل سے یاد کرتا ہے درحقیقت وہی ذاکر ہے جو دل سے یاد نہ کرے وہ ذاکر نہیں۔ وعظ ہمیشہ سنا کرو کیونکہ دل وعظوں سے غیر حاضر رہ کر اندھا ہو جاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ دل سے ہو اور سب حالتوں میں امر الٰہی کی تعظیم بجا لاؤ۔

بیٹا! جب تک تمہارے دل میں دنیا کی محبت ہے اس وقت تک صالحین کے حالات تمہیں معلوم نہ ہوں گے۔ جب تک مخلوق سے بھیک مانگو گے مشرک رہو گے۔ تمہارے دل کی آنکھیں نہ کھلیں گی۔ دنیا اور مخلوق سے زہد

Marfat.com

ہو جاؤ۔ کوشش کرو تو تمہیں ایسی چیزیں نظر آئیں گی جو غیروں کو نظر نہیں آتیں۔ اپنے نفس کے خلاف کرو گے اپنے حساب چھوڑو گے تو تمہیں بے حساب ملے گا۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ خلوت اور کثرت میں صرف اسی سے ڈرو۔

بیٹا! غنا اور علاج تو یہی ہے کہ تم یہ سب ترک کر دو اور ان سب کا علاج یہ ہے کہ سب کچھ خدا کے سپرد کر دو اور اسباب سے قطع تعلق کر کے ہمت سے معبودوں کو چھوڑ دو۔ علاج صرف توحید الٰہی ہے۔ جو زبانی نہ ہو بلکہ قلب سے ہو۔ توحید اور زہد جسم اور جان سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ توحید دل میں۔ زہد دل میں۔ تقویٰ دل میں۔ معرفت دل میں۔ علم الٰہی دل میں محبت الٰہی دل میں۔ قربتِ الٰہی دل میں۔ عقلمند ہو۔ حرص، تباہ اور تکلف چھوڑو تم نہیں جانتے کہ جب تم دل سے ایک قدم مخلوق کی طرف چلتے ہو تو خدا سے دو قدم جا پڑتے ہو۔ تمہارا دعویٰ تو طلب حق کا ہے۔ لیکن تم طلب مخلوق کرتے ہو۔

صالحین توحید والے باقی تمام مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ بعض اپنے ظاہر اور باطن کے ساتھ دنیا سے خالی ہیں اور بعض صرف باطن کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ان کے باطن میں دنیا کی کوئی چیز نہیں دیکھتا یہی لوگ دلوں کی صفائی والے ہیں۔ جو بندہ اس بات پر قادر ہوا اس کو مخلوق کی سلطنت مل جاتی ہے یہی بندہ بہادر اور بے باک ہے۔ بہادر تو وہی ہے جس نے اپنا دل ماسوا اللہ

Marfat.com

سے پاک کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دروازے پہ توحید کی تلوار اور شرع کا تیغہ لے کر کھڑا ہو گیا۔ اپنے دل کی طرف مخلوقات سے کسی کو آنے نہیں دیتا مقلب القلوب کے ساتھ اس کی دلجمعی ہے۔ شرع ظاہر کو احد توحید و معرفت تصلب اور باطن کو مہذب کرتے ہیں۔

جب تم صرف اللہ سے محبت رکھتے ہو اور اسی کے لئے نیک عمل کرتے ہو! غیر کے لئے نہیں۔ اور اسی سے خوف کھاتے ہو، غیر سے نہیں تو یاد رکھو تمہیں تصرفات الٰہی میں کسی قسم کی چون وچرا نہیں کرنا چاہیے۔ یہ مقام اصلاح قلب سے حاصل ہوتا ہے زبانی گفتگو سے نہیں۔ یہ نعمت مقام وحدت میں ہے۔ کثرت میں نہیں۔ دوزخ کا ڈر ایمانداروں کے جگروں کو چھلنی، چہروں کو زرد اور دلوں کو غمگین بنا دیتا ہے۔ اور جب یہ حالت ان پر قرار پکڑ لے تو ان کے دلوں پر اپنی مہربانی اور رحمت کا پانی برساتا ہے۔ اور آخرت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ان کو اپنے اپنے ٹھکانے نظر آجاتے ہیں جب انہیں سکون اطمینان اور تھوڑی سے راحت نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر اپنے جلال کا دروازہ کھول دیتا ہے ان کے دلوں اور اسرار کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ جاتے ہیں۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ خوف کھاتے ہیں۔ جب یہ حالت کامل ہو جاتی ہے تو ان پر اپنے جمال کا دروازہ کھول دیتا ہے جس سے انہیں سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے اور پھر اعلیٰ ترین درجات حاصل ہوتے ہیں۔

Marfat.com

بیٹا! تیرا دل اور باطن کب صاف ہوں گے۔ حالانکہ تو مخلوق کے ساتھ شرک ہے۔ تو کیسے نجات پائے گا۔ حالانکہ ہر رات ہر آنے والے سے مدد مانگتا اور اس طرح سنکا پینکر کے بھیک مانگتا ہے تیرا قلب کیسے صاف ہوگا۔ حالانکہ اس میں توحید کا ذرہ بھی نہیں۔ توحید نور ہے اور مخلوق کے ساتھ شرک اندھیرا ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کے پاس ایک شخص آیا۔ جبرانگی میں دائیں بائیں دیکھتا تھا آپؒ نے فرمایا کہ تجھے کیا ہوا۔ اس نے عرض کی کہ نماز پڑھنے کے لئے پاک جگہ کی تلاش کرتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا۔ اپنا دل پاک کر لو اور جہاں چاہو نماز پڑھو۔

اولیاء اللہ نے اپنے لئے ایک ہی فکر بنا رکھا ہے۔ اپنے دلوں سے سب چیزیں نکال کر ان میں ایک ہی چیز ٹھہرا لی ہے۔ انہوں نے اپنی عبادتوں کو ریا۔ نفاق اور شرک سے خالص کر لیا ہے۔ اپنی بندگی صرف اللہ کے لئے ثابت کر دی ہے۔ تم مخلوق کے بندے۔ ریا اور نفاق کے نبیرے ہو۔ خواہشات لذات اور تعریف کے بندے ہو۔ تم میں سے کسی نے بھی شانِ عبودیت کو ثابت نہیں کیا۔ کبھی نیک اور مخلص لوگوں کا ذکر تک نہیں کیا۔ تم دنیا کے بندے اور رسمی ہمیشگی چاہتے ہو۔ اور اس کے زوال سے ڈرتے ہو۔ لیکن اولیاء اللہ اور عارف صرف اللہ ہی کی عبادت

Marfat.com

کرتے ہیں۔ غیر کی نہیں۔ اور ربوبیت اور عبودیت کا حق پورا پورا ادا کرتے ہیں۔ وہ امر الٰہی بجا لانے اور اسی کی محبت کی خاطر عبادت کرتے ہیں اسی کو اپنی مراد سمجھتے ہیں۔ غیر کو نہیں۔ تم ظاہر پرست ہو لیکن وہ باطن والے۔ تم جسم ہو اور وہ روح۔ تم شاہد و مثل ہو اور وہ راز۔

یہ قلب جب صحیح اور سلامت رہتا ہے تو داہنے اور بائیں۔ آگے اور پیچھے۔ اوپر اور نیچے سے سن تعالیٰ کی منادی سنتا ہے۔ اور ہر نبیؑ۔ ہر رسولؑ صدیق اور ولی کی منادی سنتا ہے۔ اس کی زندگی اللہ کا قرب اور اس کی موت اللہ سے ملا دیتی ہے اس کی رضا کے لئے مناجات کرتا ہے۔ سکے ساتھ ہر ایک چیز سے قانع ہے اس کو دنیا سے جانے کی پرواہ نہیں۔ اس کو بھوک۔ پیاس۔ برہنگی۔ ہتک اور عزت کی پرواہ نہیں سالک کی رضا اطاعت میں اور عارف کی رضا قرب الٰہی میں ہے۔

بیٹا! جب قلب صحیح ہو جائے تو اللہ کا واصل ہو جاتا ہے اللہ کے قرب اور مناجات سے برقرار اور راضی والا ہو جاتا ہے۔ اس کے غیر کی طرف رجوع کرنے کی تمنا نہیں کرتا۔

قلب کا وصول اس مقام تک فرض ادا کرنے۔ حرام اور خواہشات سے صبر کرنے اور مباح اور حلال کھانے سے ہو جاتا ہے۔ اس کے نزدیک ہیرے اور پتھر۔ تعریف اور برائی۔ مرض اور صحت۔ فقر اور غنا۔ دنیا کا آنا

Marfat.com

اور منہ پھیرنا برابر ہیں۔ اس کی ذات کا شعلہ بجھ جاتا ہے۔ اس کا شیطان ذلیل ہو جاتا ہے۔ پھر دنیا اور آخرت دونوں سے منہ پھیر کر اپنے مولیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

دل صحیح ہو تو نگاہ بھی صحیح ہوتی ہے۔ اگر دل صحیح ہو تو اللہ کے قریب ہوتا ہے اور اگر قرب اور معرفت کی آنکھ سے دیکھے گا تو اس کی نظر اللہ کی طرف سے ہوگی۔ اس کے دل میں قرب کا بادل ہوگا۔ اور اس کی نظر بجلی اور اس کا وعظ بارش ہوگا۔ جو کچھ اس کے دل میں ہے زبان پر جاری ہوگا۔ اس کی قلم زبان بن جائے گی۔ جو معرفت کی دوات اور علم کے نحر سے لکھے گی۔

علم کے مدعی! بتا تیرا عمل کہاں ہے؟ اس دعویٰ کا نشان اور صداقت کیا ہے۔ تمہارے علم کے دعوے کی صحت عمل، اخلاص اور معیت سے ہوگی۔ اور یہ کہ تم میں تغیر نہ ہو۔ اور نہ گھبراؤ اور نہ ہی مخلوق کے پاس شکایت کرو۔ تو اندھا ہو کر بینائی کا کیسے دعوے کرتا ہے؟ تیری سمجھ بیار ہے تو کامل سمجھ کا کیوں دعوے کرتا ہے؟ اپنے جھوٹے دعوے سے اللہ کی طرف رجوع نہ کر۔ بلکہ اپنا آپ سنبھال تمہیں دوسرے سے کیا مطلب ہے۔ تجھے کیا مطلب کہ کوئی ٹوٹے کوزے کی جڑے۔ مالک بنے یا برباد ہو۔ خاص

Marfat.com

اپنے نفس کی حفاظت کر۔ یہاں تک کہ قلب مطمئن ہو جائے۔ اور اپنے رب کی معرفت حاصل کر لے۔

قلوب کے مردہ نفسوں کے زندہ! تمہارے دل مر گئے۔ ان کی مصیبت میں رہنا تمہارے غیر کی مصیبت میں رہنے سے بہتر ہے۔ دلوں کی موت اللہ سے اور اس کے ذکر سے غفلت ہے۔ جو شخص اپنے دل کو زندہ کرنا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ دل میں اللہ کا ذکر۔ اس کا انس۔ اس کے مطلب کی فکر۔ اس کی عظمت اور مخلوق میں تصرف قائم کر لے۔

بیٹا! اللہ کا ذکر پہلے دل سے پھر جسم سے کر۔ پھر دوبارہ دل سے ہزار مرتبہ اور زبان سے ایک مرتبہ کر۔ اس کا ذکر آفات کے وقت صبر سے دنیا آنے پر ترک سے۔ آخرت آنے پر قبول سے۔ حق آنے پر توحید سے اور غیر آنے پر اعراض سے کر۔ اگر تو نفس کی لگام ڈھیلی چھوڑے گا تو وہ تجھ میں طمع پیدا کر کے گرا دے گا۔

ایماندار دنیا اور اس کی چیزوں میں گرفتار نہیں ہوتا۔ اپنے دل کے ساتھ حق تعالیٰ کی طرف الگ ہو جاتا ہے۔ وہیں ٹھہرتا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا کی سوزش اس کے دل سے دور ہو جاتی ہے اس کے باطن کی سفارت باطن کو دل کی طرف اور دل کو نفسِ مطمئنہ اور تابعدار اعضاء کی طرف نکالتی ہے۔ وہ اسی حال میں ہوتا ہے کہ اس کے آل و اولاد کو اس سے غنی کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

اور اس میں اور اس کے اہل وعیال میں حجاب ڈال دیا جاتا ہے۔ مخلوق اس کی اطاعت کرنے لگتی ہے پھر اس کے دل اور ان کے دلوں میں حجاب پڑ جاتا ہے اور تنہا اپنے رب کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

ایماندار کا دل مخلوق، مال اور آل و اولاد سے الگ ہوتا ہے، ان کے ساتھ مشغول اس حال میں ہوتا ہے کہ اس کا قلب شاہی قاصد کا منتظر ہوتا ہے۔ شہر کے دروازے پر پہنچا اور اہل کو رخصت کیا۔ ایماندار ہمیشہ رخصت میں رہتا ہے مخلوق کے درمیان ہے حالانکہ ان کو رخصت کئے ہوئے ہے۔ ذرہ ہمر مخلوق کے ساتھ اور پہاڑ کے برابر خالق کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب توحید دل میں قرار پکڑتی ہے تو ظاہر عمل بھی درست ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ رب ظاہر و باطن۔ غنا و فقر۔ مخلوق کی توجہ و نفرت۔ برائی و تعریف سب مساوی ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل سے کس طرح نہ نکالے گا۔ حالانکہ تیرا دل باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہے اور اللہ سے اور اس کے ذکر اور شوق سے پر ہے۔ اس وقت هنالك الولاية لله الحق (وہاں پر صرف حقانی سلطنت ہے) ایسا شخص۔ محقق عالم۔ معلم۔ حکیم۔ محکم۔ قریب۔ مقرب۔ ادیب۔ مؤدب۔ خلقت سے غنی یعنی اللہ کی طرف سے کفایت کرنے والا ہو جاتا ہے۔

بیدار لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے دلوں سے دیکھتے ہیں۔ اس کی پراگندگی کو جمع کرو۔ دیدار پاؤ گے۔ اور ایک جان ہو جاؤ گے۔ اللہ اور دل کے

Marfat.com

درمیان حجاب اٹھ جائیں گے۔ جسم فنا اور باطن باقی رہے گا۔ جوڑ ٹوٹ جائیں گے اور بہت سے معبود اکھڑ جائیں گے۔ اللہ کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا باطن بادشاہ ہے اور دل اس کا وزیر۔ نفس۔ زبان اور دیگر تمام اعضاء اس کے سامنے خادم ہیں۔ باطن دریائے ربانی سے سیراب ہوتا ہے۔ اور قلب باطن سے سیراب ہوتا ہے۔ نفس مطمئنہ قلب سے سیراب ہوتا ہے اور زبان نفس مطمئنہ سے سیراب ہوتی ہے اور باقی تمام اعضاء زبان سے سیراب ہوتے ہیں زبان صحیح تو دل سنتا ہے۔ زبان خراب ہو تو دل خراب ہوتا ہے۔ زبان کو تقویٰ اور ورع کے جام کی ضرورت ہے۔ جب اس پر ہمیشگی ہو جائے تو زبان کی فصاحت دل کی فصاحت کی طرف لوٹ آئے گی۔ جب یہ حال تمام ہو جائے تو دل سے نور ظاہر ہو کر دل اور زبان کو روشن کرے گا۔

بیٹا! اگر نفس قلب اور باطن کے تابع ہو جائے جن کا یہ تابع ہے ان کے حکم اور امر کے بغیر اپنی خواہش سے نہ بولے اور ان کے ساتھ متحیر رہے تو قلب، باطن اور نفس میں فرق نہ رہے گا۔ جس بات کا وہ امر کریں گے یہ کرے گا اور جس بات سے وہ روکیں گے یہ رک جائے گا۔ اب یہ نفس مطمئنہ ہو جائے گا۔ ایک ہی مقصود اور ایک ہی طلب پر متفق ہو جائیں گے۔

بیٹا! اگر سینے کی فراخی اور اطمینان قلب چاہتے ہو تو مخلوق کی ایک نہ سنو اور ان کی بات پر کان نہ دھرو۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ ان میں سے اکثر بے عقل اندھے اور بے ایمان ہیں۔ تصدیق نہیں کرتے بلکہ جھٹلاتے ہیں ایسے لوگوں کی تابعداری کرو جو غیر اللہ کو نہیں چاہتے غیر اللہ کی نہ سنتے اور

Marfat.com

غرور و تکبّر

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

بیٹا! تیرا اپنی نیکیوں پر اترانا، ان نیکیوں کو اپنے نفس کی طرف منسوب کرنا۔ اور خلقِ خدا میں اپنی راستبازی پر فخر کرنا صریحاً شرک اور گمراہی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ صراط المستقیم پر گامزن ہونے اور نیکیوں کی توفیق خالقِ کائنات ہی کی توفیق اور فضل و کرم سے مرحمت ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر تم شرک و کفر اور طرح طرح کے گناہوں سے بچتے رہو تو وہ بھی سراسر اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی امداد و اعانت اور تائید و نصرت سے ہے۔ تم اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق اور نصرت و اعانت کا اعتراف کرنے میں بخل و تامل کیوں کرتے ہو حالانکہ بڑے بڑے جلیل القدر انبیاء اور اولیاء اللہ بھی ہمیشہ ہی کہتے رہے کہ

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یعنی اللہ تعالیٰ کے اوامر و احکام کی تعمیل اور نواہی سے محفوظ رہنے کی توفیق صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی تائید و نصرت ہی سے ہے۔

اے مغرور! اللہ تعالیٰ کے ساتھ غرور نہ کر اس سے دور اور الگ پھینک دے گا۔ اپنے غرور سے باز آ جا پہلے اس سے کہ تم پر عذاب نازل ہو اور بے عزت

Marfat.com

کے جاؤ اور بلاؤں کے ساتھ اور کچھ تمہیں ڈسنے لگیں۔ تم نے مصائب کی مار کا مزا چکھا ہی نہیں۔ اسی واسطے مغرور ہو رہے ہو۔ موجودہ نعمتوں پر مت اتراؤ کیونکہ وہ عنقریب زائل ہونے والی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

"جب وہ ہمارے دینے پر اترانے لگے تو ہم نے ان کو ایکدم دبوچ لیا"

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول میں صبر سے کامیابی ہوتی ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے صبر کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے محبت والے آزمائش میں صبر کرتے ہیں۔ باوجود یکہ ان پر نیک کاموں کا الہام ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ "نیک عمل کرو" اور نیک عملوں کی توفیق اللہ تعالیٰ سے چاہو، گناہوں سے بچو، اور گناہوں سے بچنے کے لئے نفس امارہ کو مغلوب کرو۔ اپنے پروردگار کی قربت چاہو۔

اللہ کے بندو! راستباز ہو جاؤ۔ تم مشیت ایزدی میں جس واسطے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ وہ عمل تمہارے لئے آسان کر دیئے گئے ہیں۔

غافل! تم نے کیسی غفلت اختیار کر رکھی ہے۔ جیسے تم نے کبھی مرنا ہی نہیں۔ یاد رکھو قیامت کے روز تم کو اٹھا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے

Marfat.com

حضور حساب دینا اور پلصراط سے گذرنا ہے۔ تم اسلام اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ قرآن اور علم پر تم عمل نہیں کرتے۔ جو تمہارے خلاف تحت ہیں۔ قیامت کے روز مخلوق پر اللہ کا خوف اس کے جلال۔ عظمت۔ کبریائی۔ اور عدل سے عام ہوگا۔ دنیاوی سلطنتیں جاتی رہیں گی۔ اس دن سب انسی کی طرف رجوع کریں گے۔

اے قوم! اللہ اور مخلوق پر تکبر کو ترک کرو۔ اپنے آپ کو پہچانو اپنے نفسوں میں انکساری پیدا کرو۔ تمہاری ابتدا ایک بوند میلی۔ کمزور پانی سے ہے۔ اور تمہاری انتہا ایک مردار کیڑا ہوا۔

بیٹا! خدا کی بردباری کو دیکھ کہ معزور نہ ہو۔ کیونکہ اس کی گرفت نہایت سخت ہے۔ ان علوم سے جو معرفت نہیں حاصل ہیں دھوکا نہ کھاؤ۔ ان کا علم ان کے لیے مضر ہے نافع نہیں۔ وہ اللہ کے علم کے عالم ہیں اور اللہ کی ذات سے جاہل۔ لوگوں کو امر الٰہی کا حکم دیتے ہیں اور خود قبول نہیں کرتے۔ لوگوں کو روکتے ہیں اور خود نہیں رکتے۔ خلقت کو حق کی طرف بلاتے ہیں اور خود بھاگتے ہیں بلکہ اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے خدا کا مقابلہ کرتے ہیں۔

اے قوم! شریعت کی معرفت تو تم سے جاتی رہی۔ ظاہری اور باطنی دونوں سے اسے تم ترک کر بیٹھے۔ اپنے نفسوں اور خواہشات کے پیچھے لگ رہے ہو اور اللہ کی بردباری پر دن بدن مغرور ہوتے ہو کہ جس

Marfat.com

نے اپنا عذاب اور تشدد اٹھا رکھا ہے۔ آخرت میں سب طرف سے مار پڑے گی۔ مواخذہ اور گرفت کرے گا۔ موت آئے گی اور قبر میں اتاریں گے قبر کی تنگی اور عذاب میں قیامت تک گرفتار رہو گے۔ پھر دوبارہ کھڑے کر کے بڑی کچہری میں پیش کئے جاؤ گے۔ ہر گھڑی اور ہر پل جو جو عمل کئے ہوں گے ذرے ذرے کا حساب ہو گا۔ چھوٹی اور بڑی ہر بات کا سوال ہو گا تم بنا بے روح۔ سوکھی کھڑی بے طلب اور بے طاقت دوزخ کے قابل ہو تجھ پر افسوس! تو اترانے والا۔ نہایت شریر حریص اور خواہش اور عبادت بے مطلب ہے۔ بوسیدہ قبروں کی طرف دیکھ اور ایمان کی زبان سے اُن کے اہل سے سوال کر کیونکہ وہ اپنے احوال کی تجھے خبر دیں گے۔

بیٹا! جو کوئی کم زیادہ خوف کھائے گا۔ اتنا ہی امن میں رہے گا۔ میری زندگی کی قسم! حق تعالیٰ تجھے مقرب بنائے گا اور نزدیک کرے گا۔ بات کرے گا اور لقمہ دے گا۔ مطلع کرے گا اور مشاہدہ کرائے گا۔ تیرے لیے دروازے کھولے گا۔ قرب اور فضل کے دسترخوان پر بٹھائے گا۔

اللہ کی ذات پر اور خلقت پر تکبر کو چھوڑ دے کیونکہ یہ ظالموں کی صفات سے ہے۔ جن کو منہ کے بل اللہ تعالیٰ دوزخ میں جھونکے گا۔ تیرا غرور اللہ کے غضب کا نشان ہے۔ جب مؤذن نماز کے لیے پکارے اور تم قبول نہ کرو تو تم نے اللہ پر تکبر کیا۔ جب مخلوق میں سے کسی پر ظلم کیا تب بھی اللہ پر

Marfat.com

تکبر کیا۔ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرو قبل اس کے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مخلوق میں سے کسی کمزور کے ہاتھوں تمہیں ہلاک کروا دے جیسے نمرود وغیرہ بادشاہوں کو مروا ڈالا۔ جب انھوں نے غرور و تکبر کیا تو عزت کے بعد ذلیل کر دیئے گئے۔ امیری کے بعد تنگدست کر دیئے گئے۔ نعمتوں کے بعد عذاب دیا گیا۔ خوف خدا والوں میں سے ہو جاؤ۔

تجھ پر افسوس! تیری زندگی کا شہتیر ٹوٹ گیا۔ غرور والے! تیری زندگی کی دیواریں ایک دفعہ ہی گری پڑتی ہیں۔ جس گھر میں تو ہے یہ ویران ہو گیا ہے۔ اس کو چھوڑ دے۔ اور آخرت کا گھر طلب کر اپنا اسباب اس کی طرف لے چل۔ یہ اسباب کیا ہے۔ نیک اعمال۔ اپنا مال آخرت کی طرف جلد آگے روانہ کر تاکہ پہنچنے کے وقت تجھے مل جائے۔ دنیا میں مغرور! یہ اجرت کام کرنے والے! شہزادی کو چھوڑنے والے! اور لونڈی کو قبول کرنے والے!

تجھ پر افسوس! آخرت دنیا کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اس کو نہیں چاہتی۔ اس لونڈی کو دل سے نکال۔ حالانکہ تو نے دیکھ لیا کہ آخرت کیسے آتی ہے، اور دل پر غلبہ کیسے پاتی ہے۔ جب یہ مقام تجھے نصیب ہو جائے تو خدا کا قرب تجھے نصیب ہوگا۔ اس وقت آخرت کو بھی چھوڑ اور صرف اللہ ہی کا ہو جا۔ اس وقت قلب کی صحت کامل اور باطن کی صفائی ہوگی۔

اپنے اعمال پر تکبر اور ناز کرنے والو! تمہیں کس چیز نے نادان بنا رکھا

Marfat.com

اگر اللہ کی توفیق نہ ہوتی تو تم نماز نہ پڑھتے۔ روزہ نہ رکھتے اور صبر نہ کر سکتے۔ تمہیں مقام شکر میں رہنا چاہیے نہ کہ غرور میں۔ اکثر عابد عبادت اور اعمال پر خود پسند ہیں، خلقت سے تعریف اور مدح چاہتے ہیں۔ دنیا اور اہل دنیا کی توجہ کے طالب ہیں۔ سبب اس کا یہ ہے کہ وہ اپنے نفسوں اور خواہشات کے تابع ہیں۔ دنیا نفس کو پیاری اور آخرت دل کو پیاری ہے۔

اپنے آپ کو احوال اور اعمال پر غرور سے بچاؤ۔ کیونکہ یہ تمہیں اللہ کے حضور سرکش اور غضبناک بنا دیتا ہے۔ اپنے آپ کو مخلوق سے کلام کی محبت اور ان کے قبول سے بچا کیونکہ یہ تمہارے لیے مضر ہے۔ فائدہ مند نہیں۔ لوگوں کو اپنے گھر کیونکر بلاتا ہے۔ حالانکہ تو نے اُن کے لیے کھانا تیار نہیں کیا۔ اس امر کے لیے بنیاد کی ضرورت ہے ہر عمارت کی۔ اپنے دل کی زمین کھود یہاں تک کہ اس میں سے حکمت کا پانی پھوٹ نکلے۔ پھر اخلاص، مجاہدے اور نیک اعمال سے عمارت بنا، یہاں تک کہ تیرا محل بلند ہو جائے۔ اس کے بعد لوگوں کو دعوت دے۔ اے خدا۔ ہمارے اعمال کے جسم کو اخلاص کی رُوح سے زندہ فرما۔

تجھ پر افسوس! تجھ میں تکبر اور دنیا کی حُب دونوں جمع ہیں۔ اگر دونوں خصلتوں کا مالک تو بہ کرے تو نجات نہیں پاتا۔ عقل کر تو کون ہے؟ کیا چیز ہے؟ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ کس چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ تکبر نہ کر۔ تکبر صرف وہی شخص

Marfat.com

کرتا ہے جو اللہ اس کے رسولوں اور نیک بندوں سے ناواقف ہے۔
تھوڑی عقل والے! تکبر کر کے بلندی چاہتا ہے۔ اس کا الٹ کر۔
اور راہ پر آ۔ کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔
مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ
جو شخص اللہ کے لیے جھکا اللہ اسے بلند کرتا ہے۔ اور جس نے
غرور کیا اللہ اس کو پست کرتا ہے۔"

کسبِ حلال

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔
خداوندا! میری اور اُن کی توبہ قبول فرما اور ان کو نفاق کی رسوائی اور
شرک کی قید سے نجات عطا فرما۔ اللہ ہی کی عبادت کرو اور حلال کی کمائی
سے اس کی عبادت پر مدد حاصل کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایماندار
تابعدار اور حلال کی روزی کھانے والے بندے کو دوست رکھتا ہے۔
جو کسب کرے اور کھائے اُس کو پیار کرتا ہے۔ اور جو کھائے اور کسب
نہ کرے اُس سے نفرت کرتا ہے۔ جو شخص اپنے کسب سے کھائے محبوب
الٰہی ہے اور جو شخص نفاق سے کمائے اور نفاق سے کھلائے اس سے

Marfat.com

نصرت کرتا ہے

پاک ہے وہ ذات جس نے حکم کے ساتھ سیر کرائی۔ علم کے ساتھ موحش بیابانی عنایت فرمائی۔ جو کوئی مکہ سے صالحین کی طرح گدڑی پہنے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ بندہ اپنے کسب سے کھاتا ہے اور ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ جب ایمان قوی ہو جائے تو اس کو کسب سے کھانا حرام ہے اس کو کہا جاتا ہے کہ یقین کا خزانہ کھول سے اور علم کے خزانوں سے حاصل کر

بیٹا! جس نے صبر کیا قادر بنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (الزمر:۱۰)

"صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ت عنایت ہو گی"

اپنی کمائی سے کھاؤ، دین کے ذریعے نہ کھاؤ، کسب کر کے کھاؤ اور اپنی کمائی سے دوسروں کی بھی مخواری کرو۔ ایمان حالوں کی کمائی صدیقوں کے طباق ہیں۔ اُن کے پیشے میں فقیروں اور مسکینوں کے سوا دوسرے کا حصہ نہیں۔ مخلوقات پر رحم کرنے کی انہیں آرزو ہے۔ اس خیرات سے اُن کی غرض رضائے الٰہی اور حُبِّ ربّانی ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے ابتدائی احوال میں کسب کرتے اور کرتے اور پابندِ اسباب رہتے ہیں۔ اور آخر میں توکل کرتے ہیں اور توکل کو شروع اور آخر میں شریعۃً اور حقیقۃً جمع کر لیتے ہیں۔

Marfat.com

محروم! کسب کو چھوڑ کر لوگوں کے ہاتھوں پر توکل نہ کر کہ اُن سے بھیک مانگے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرے۔ اور اللہ تبارک تعالیٰ غضبناک ہو کر تمہیں اپنے قرب سے دور کر دے۔ کسب کی ترک اور لوگوں سے بھیک مانگنا بندے کے لیے عذابِ الٰہی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک جب جاتا رہا تو آپ کو کئی چیزوں سے عذاب ہوئے منجملہ اُن کے ایک عذاب لوگوں سے بھیک مانگنا بھی تھا۔ آپ اپنی بادشاہی کے زمانے میں کسب کر کے کھاتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُن پر تنگی کی تو سلطنت سے باہر نکال دیے گئے۔ اور رزق کے سب راستے اُن پر تنگ کر دیے۔ یہاں تک کہ لوگوں سے بھیک مانگنے لگے۔

بیٹا! نفسانی خواہشات اور لذتوں سے باز آؤ۔ نفس کو پاک روزی کھلاؤ نجس نہ بنو۔ پاک حلال ہے اور حرام نجس۔ نفس کو غذائے حلال دو تاکہ غرور نہ کرے اور ناک منہ چڑھا کر گستاخ نہ بنے۔

بیٹا! جب تمہارا ایمان پرورش پا جائے اور اس کا درخت بلند ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آپ سے۔ خلقت سے اور تیرے کسب سے بے پرواہ کر دے گا۔ تیرے نفس۔ قلب اور باطن کو سیر کر کے اپنے ہی دروازہ پر لا کھڑا کرے گا۔ اُس کے ذکر۔ قرب اور اُنس سے تمہاری خستی خفا سے بدل جائیگی

علم کے مدعی! دنیا داروں کے طالب! اور اُن کے سامنے ذلیل

Marfat.com

ہونے والے! اللہ تعالیٰ نے تجھے علم سے بہکا دیا۔ اس کی برکت اور مغفرت سے
رہے۔ صرف چھٹکارہ گیا۔ عبادت الٰہی کے مدعی! تیرا دل خلقت کا بندہ۔
خلقت سے خوف اور امید رکھتا ہے۔ لہٰذا ہر اللہ کا بندہ اور باطن میں مخلوق
کا بندہ ہے۔ تیری طلب اور تیرا کامل فکر دنیا داروں کے روپیہ پیسے اور مال
میں ہے۔ اُن سے تعریف اور صفت کی امید کرتا ہے۔ اور اُن کی برائی منہ
پھیرنے اور نہ دینے کا خوف رکھتا ہے۔ دھوکا ہے کہ اور دروازوں پر ٹھہر کر
اُن کے دروازوں پر نرم کلام کرکے ان سے عطا کی امید کرتا ہے۔

تم پر افسوس! نفسانی پرورش کا حق ادا کر۔ کسی غیر کے لیے عمل نہ کر۔ تیرا
رزق کم یا زیادہ نہ ہوگا۔ نیکی اور بدی کا جو تم پر حکم لگ چکا ہے ضرور ہی آئے گی
جس چیز سے فراغت ہے اس میں مشغول نہ ہو۔ اس کی عبادت میں لگا رہ۔
حرص کم۔ امید کوتاہ اور موت آنکھوں کے سامنے دیکھ۔ تمہیں ضرور نجات
حاصل ہوگی۔

کسب کی شرح یہی ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مدد
حاصل ہو۔ تم جب کماتے ہو تو اس سے گناہ پر مدد حاصل کرکے نیکی کے کام
اور نماز ہی چھوڑ دیتے ہو۔ اور نہ زکوٰۃ نکالتے ہو۔ لہٰذا تم گناہ میں ہو عبادت
میں نہیں۔

تجھ پر افسوس! اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا۔ اشرفی تیرا رب ہے اور روپیہ

Marfat.com

تیرا فکر ہے۔ اللہ کو تم نے بالکل بھلا دیا ہے، ذرا ٹھہر عنقریب تجھے پتہ چل جائیگا بیٹا! حرام کی روزی سے تیرا دل مرتا ہے۔ اور حلال کی روزی سے زندہ ہوتا ہے۔ ایک لقمہ تیرے دل کو منور کرتا ہے اور ایک لقمہ تیرے دل کو سیاہ کرتا ہے۔ ایک لقمہ دل میں اور ایک لقمہ آخرت میں مشغول کرتا ہے اور ایک لقمہ دونوں سے بے رغبت کرتا ہے۔ ایک لقمہ خالق میں مشغول کرتا ہے۔ حرام کی روزی دنیا میں مشغول کرتی ہے اور گناہوں سے پیار کراتی ہے۔ مباح طعام آخرت میں لگاتا ہے اور طاعاتِ الٰہی سے محبت کراتا ہے۔ اور حلال روزی دل کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ ان طعاموں کا علم اللہ کی معرفت سے ہوتا ہے۔ اللہ کی معرفت دل سے ہے کتابوں کے دفتر سے نہیں معرفت اللہ سے ہوتی ہے۔ مخلوق سے نہیں۔ اللہ کی معرفت اس کے حکم پر عمل اور تصدیق کے بعد ہوتی ہے۔

الٰہی! میری اور ان کی توبہ قبول فرما اور ان کو نفاق کی رسوائی اور شرک کی قید سے خلاصی عنایت فرما۔ اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور حلال کی کمائی سے اس کی عبادت پر مدد حاصل کرو بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ ایماندار تابعدار حلال کی روزی کھانے والے بندے کو دوست رکھتا ہے۔ جو عمل کرے اور کھائے اس کو پیار کرتا ہے اور جو کھائے اور عمل نہ کرے اس سے نفرت رکھتا ہے۔ جو شخص اپنے کسب سے کھائے محبوب الٰہی ہے اور جو

Marfat.com

شخص نفاق سے کھائے اور نفاق سے کھلائے اُس سے نفرت کرتا ہے۔

نفاق سے دنیا کے طالب! اپنا ہاتھ کھول۔ اس میں تجھے کوئی چیز نظر نہ آئے گی۔ تجھ پر افسوس، کمائی سے تُو نے بے رغبتی کی اور دین کے عوض لوگوں کے مال کھانے لگا۔ تمام نبیوں کی صفت کسب ہے۔ ہر ایک کے لیے ایک صنعت خاص تھی۔ آخر میں انہوں نے اللہ کے لوگوں سے بھی حاصل کیا۔ دنیا کی شراب اور اس کی شہوات ولذّات سے مست! عنقریب قبر میں تیرا کیا حشر ہوگا۔

بیٹا! اپنے دل کو اللہ کے لیے فارغ کر۔ اور اپنے نفس اور اعضاء کو اہل وعیال پر محنت کے لیے اس کے حکم پر عمل کر، کنبہ کے لیے کمائی کر۔ اللہ تعالیٰ کے حضور خاموشی اور سوال کی ترک، صبر اور رضا کے ساتھ دعا اور گڑگڑانے سے بہتر ہے۔

توبہ

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

پرہیزگاروں، توحید والوں، اخلاص والوں، توبہ کرنے والوں کے سوا کوئی شخص عذاب الٰہی سے محفوظ نہ رہے گا۔ پہلے تو یہ دل سے کرو۔

Marfat.com

پھر زبان سے : توبہ سلطنت کا بدلنا ہے۔ سلطنت نفس حرص خواہش شیطان اور بُرے ہمنشینوں کی صحبت توبہ سے بدل جاتے ہیں۔ جب توبہ کرو گے تو تمہارا دل اور سننا اور دیکھنا۔ زبان اور اعضاء بدل جائیں گے۔ تمہارا کھانا اور پینا حرام اور شہادت کی گندگی سے پاک ہو جائے گا۔ بیچنے اور خریدنے میں اور اپنے کاروبار میں پرہیزگار بنو گے تو تمہارا سب فکر حق تعالیٰ ہوگا۔ بُری عادت اپنا مکان چھوڑ دے گی۔ عبادت گناہ کو دور کر دے گی۔ نفس اطاعت قبول کرے گا۔ پھر حقیقت مع صحتِ شریعت و شہادت شریعت ثابت ہوگی۔ کیونکہ جس حقیقت پر صحتِ شریعت نہ ہو بے دینی ہے۔ جب یہ امر تمہارے لیے ثابت ہو جائے تو بُرے اخلاق اور خلقت کو دیکھنے سے فنا ہو جاؤ گے۔ اب تمہارا ظاہر محفوظ اور باطن سب سے مشغول ہوگا۔

تجھ پر افسوس! اگر تو توبہ کرے اور ایمان لائے اور تصدیق کرے تو اپنی جوانی میں بھلائی اور سلامتی اور شیرینی پائے گا اور اگر ایسا نہ کرے گا تو اُس میں کانچ پائے گا جس سے زبان۔ تالو اور جگر کے ٹکڑے اڑیں گے۔

اے قوم! خوشی مناؤ اور غنیمت سمجھو جب تک کہ دروازۂ حیات تم پر کھلا ہے۔ عنقریب بند ہو جانے والا ہے۔ نیکی کے کاموں پر جب تک قادر ہو غنیمت سمجھو۔ دروازہ توبہ کو غنیمت سمجھو۔ جب تک کھلا ہے اس میں داخل

Marfat.com

ہونے کی کوشش کرو۔ دعا کے دروازے کو بھی غنیمت سمجھو جو تمہارے لیے کھلا ہے۔

بیٹا! سستی نہ کرو۔ کیونکہ سست ہمیشہ محروم اور ندامت کے گلے کا ہار رہتا ہے۔ عمل کیے کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دنیا و آخرت کھری بنائی ہے ریاکاری، جھوٹ سے بچ جاؤ۔ یہ محبت ایک ایسی حقیقت ہے جو خلوت اور آزمائش، جھوٹ۔ نفاق اور بناوٹ سے نہیں ملا کرتی۔ توبہ کرو اور توبہ پر ثابت قدم رہو۔ توبہ کرنا کمال نہیں بلکہ توبہ پر قائم رہنا کمال ہے۔ پودا لگانے میں خوبی نہیں۔ اس کے ثابت رکھنے۔ شاخیں اور پھل لانے میں خوبی ہے تنگی اور ترشی۔ امیری اور خوبی۔ سختی اور نرمی۔ بیماری اور تندرستی۔ نیکی اور بدی۔ بخشش اور محرومی حرضیکہ ہر حال میں تقدیر الٰہی کی موافقت لازم جانو۔ میں تمہارے لیے راضی برضائے الٰہی کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھتا۔

مومن راہ خدا میں ثابت قدم رہتا ہے۔ اللہ کسی چیز کے ساتھ اس کو آزمائش میں نہیں ڈالتا مگر کسی مصلحت کے لیے جس کا بعد کو ظہور دنیا یا آخرت میں ہوتا ہے۔ وہ بلا کے بیدانی اور اس پر صابر و شاکر ہے۔ اپنے پروردگار سے کسی قسم کی شکایت نہیں کرتا۔ مصائب کی پرواہ کیے بغیر وہ اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا ہے، دنیا میں شغل والو! ان مقامات میں تمہیں کلام کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ تم اپنی زبانوں سے کلام کرتے ہو دل سے نہیں

Marfat.com

تم۔ خدا اور اس کے انبیاء سے روگردانی کرنے والے ہو انبیاء کے تابعدار حقیقت میں وہی لوگ ہیں جو اُن کے خلیفہ اور وصی ہیں۔ لیکن تم تو مقدار اور مقدت میں جھگڑالو ہو تم نے اللہ کے انعامات اور احسانات ترک کر کے مخلوقات کے حقیروں پر قناعت کر رکھی ہے۔ تمہاری کلام اللہ اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک نہ سُنی جائے گی۔ یہاں تک کہ توبہ کرو۔ اور اخلاص سے توبہ کرو اور اس پر قائم رہو۔

نفاق حاصل اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے فرار و روگردانی سے باز آؤ۔ اپنے پر شیطان کو ہنسی اڑانے اور راحت پانے کا موقع کیوں دیتے ہو؟ تمہاری نماز اور تمہارے روزے خلقت کے لیے ہیں، خالق کے لیے نہیں اور یہی حال تمہارے صدقے۔ زکوٰۃ اور حج کا ہے۔ عمل کرنے والے! دکھ پہنچانے والے! اگر تم نے نماز ترک نہ کیا۔ توبہ نہ کی۔ تو عنقریب جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے نئی۔ تیں پیدا نہ کرو۔ تابعداری کو اپنا شیوہ بناؤ۔ سلف صالحین کی راہ اختیار کرو۔ صراطِ مستقیم پر چلو۔ خدائے تعالیٰ کو کسی سے تشبیہ نہ دو۔ بلکہ سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو جس میں تکلّف اور بناوٹ نہ ہو۔ فریب دینے کی کوشش مت کرو۔

جو کوئی بھی اپنے نفس۔ حرص اور شیطان کی کلام قبول کرتا ہے وہ ابلیس کا بندہ اور اس کا تابعدار ہے۔ اس نے ابلیس کو اپنا مرشد بنا رکھا ہے۔

Marfat.com

جاہلو! کس چیز نے تمہارے دل سیاہ کر دیے ہیں۔ کس چیز نے تمہاری ہوا مکدر کر دی ہے۔ اور کس چیز نے تمہاری زبانی بکواس بڑھا دی ہے۔ اپنے سب خیالات سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے مخلص بندوں پر طعن نہ کرو۔ جو اللہ کو دوست رکھتے ہیں اللہ اُن کو دوست رکھتا ہے۔

اے قوم! پرہیزگاری کی ترک سے توبہ کرو۔ کیونکہ تقویٰ دوا اور اس کی ترک بیماری ہے۔ توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ دوا ہے اور گناہ بیماری ہے۔ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کرامؓ کو فرمایا

اَلَا اُعَلِّمُکُمْ مَا دَوَاءُکُمْ فَقَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ دَاءُکُمُ الذُّنُوْبُ وَدَوَاءُکُمُ التَّوْبَۃُ۔

دیکھا میں تمہیں دوا اور بیماری نہ بتلاؤں۔ عرض کی یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیے۔ فرمایا تمہاری بیماری گناہ ہے اور تمہاری توبہ دوا ہے) توبہ ایمان کی دُلہن ہے۔ وعظ کی مجلسیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس کے لیے شفا ہے۔ ایمان کی زبان کے ساتھ توبہ کرو۔ نجات حاصل ہو گی۔ امید اور اخلاص کی زبان سے توبہ کرو۔ ساتھ ہی بخشش ربانی کا ظہور ہو گا۔

بیٹا! مرنے سے پہلے توبہ اور معذرت کر لو تو بہتر۔ خالص توبہ کر کے نئے سرے سے اسلام لا کر اللہ کی طرف رجوع کرو۔ مرنے سے پہلے ایسا کرو۔ ورنہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر اندر نہ جا سکو گے۔ اس

Marfat.com

کے فضل کا دروازہ بند ہونے سے پہلے اپنے دل کے قدموں سے رجوع کرو۔ اپنے نفس۔ قوت اور طاقت کے بھروسے پر نہ رہو۔ اپنے اعمال بد سے توبہ در توبہ کرو۔ دلیری اور گستاخی ترک کر کے پشیمانی کے بعد اور پشیمان ہو جاؤ۔ گذشتہ اعمال یاد کر کے گریہ وزاری کرو۔ بخل چھوڑو اور اپنے مال سے فقراء کی غمخواری کرو۔ کیونکہ تم عنقریب اپنے مال سے جدا ہونے والے ہو۔ پکا ایماندار دنیا اور آخرت کی بے وفائی کے باعث بخل نہیں کرتا۔

گناہوں سے توبہ کرو۔ اللہ سے بے حیائی اور دلیری سے گریز کرو۔ تم پر افسوس! اللہ سے حیا نہیں خلقت سے ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سب سے پہلے ہے تو حادث سے حیا کرتا ہے۔ اور قدیم سے بے حیائی۔ وہی سخی ہے اور غیر بخیل۔ وہی غنی ہے اور غیر تنگ دست۔ اس کی عادت عطا ہے اور غیر کی عادت منع کرنا۔

توبہ کرنے والے! ثابت قدم رہ اور اخلاص رکھ۔ اپنے نفس کو حالت کے بدلنے اور بلاؤں کی آمد پر ثابت قدم رکھ۔ اور اس سے اقرار کرا کہ حق تعالیٰ راتوں کو جگائے گا اور دنوں میں پیاسا رکھے گا۔ تیرے اور تیرے اہل۔ پڑوسیوں اور جان پہچان والوں کے درمیان تفرقہ پڑے گا۔ وہ تم سے نفرت کریں گے۔ کوئی تیرے نزدیک نہ آئے گا۔ نہ کسی اور کو نزدیک ہونے دے گا کیا تو نے حضرت ایوب علیہ السلام کا واقعہ نہیں سنا کہ حق تعالیٰ نے جب

Marfat.com

چاہا کہ اُن کی محبت اور برگزیدگی کی تحقیق کرے اور آپ کا غیر سے کوئی تعلق نہ رہے۔ آپ کو اہل۔ مال، اولاد اور خادموں سے الگ کر کے آبادی سے باہر بٹھا دیا اور بیوی کے سوا اہل میں سے کوئی بھی آپ کے پاس نہ رہا۔ وہ بیچاری لوگوں کی خدمت کر کے آپ لیے کا پیٹ پالتی تھی۔ پھر آپ لیے کا گوشت چمڑا اور قوت بھی جاتی رہی۔ صرف آنکھ۔ کان اور دل باقی رہے، جن سے وہ اللہ کی قدرت کے عجائبات کا نظارہ کرتے تھے۔ آپ زبان سے اللہ کا ذکر کرتے اور دل سے مناجات کرتے اور آنکھوں سے عجائبات قدرت کا مطالعہ کرتے تھے۔

بیٹا! تو نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور میری صحبت میں رہا۔ اگر میری نصیحت نہ مانے تو تجھے میں کیا کہوں۔ مجھے اس سے کیا نفع۔ صورت میں رغبت اور باطن میں بغاوت۔ جو شخص میری صحبت کا ارادہ کرے اُسے چاہیے کہ میری بات اور اس پر عمل کرے، جیسا کہ میں کرتا ہوں ویسا کرے۔ ورنہ میری صحبت میں نہ آئے۔ کیونکہ بجائے نفع کے نقصان اُٹھائے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن سب رازوں اور پردوں کا کشف کرے گا۔ خواہ تم چاہو یا نہ چاہو۔ کوئی شخص بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ مگر ٹھنڈے دل سے تاکہ اس پر محبتِ خداوندی ثابت ہو جائے اپنی کتابیں فکر کی زبانوں سے پڑھو۔ پھر بدیوں سے توبہ اور نیکیوں پر فکر

Marfat.com

کرو۔ گناہ میں مبتلا کرنے والی کتابوں سے بچو اور اُن کی سطروں پر توبہ کی ضرب لگاؤ۔

آخرت کے اعتبار سے دیوانے اور پاگل! دنیا کے اعتبار سے مجسم عقل! یہ عقل تیرے لیے مفید نہیں۔ ایمان کے حصول کے لیے کوشش کر اس حال میں کہ تمہیں ایمان حاصل ہو۔ توبہ کر۔ اور اعمال پہ شرمندہ ہو۔ اپنی آنکھوں سے رخساروں پر آنسو بہا۔ کیونکہ خوفِ خدا سے رونا، گناہوں کی آگ اور غضبِ الٰہی کی آگ کو بجھاتا ہے۔ جب دل سے توبہ کرو تو سچی توبہ کا نور چہرے پر روشن ہوتا ہے۔

کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ خلقت کا منظر زینت دار اور خالق کا منظر گندہ نار کھا ہے۔ اگر نجات چاہتا ہے تو سب گناہوں سے توبہ کر اور توبہ بھی اخلاص سے کر۔ خلقت کے شرک سے توبہ کر کوئی عمل بھی غیر اللہ کے واسطے نہ کر۔ جس شخص نے توبہ کی اور توبہ سے پہلی حالت کو نہ بھلایا تو وہ شخص اپنی توبہ میں جھوٹا ہے۔ اپنے گناہوں اور بے ادبی سے توبہ کرو۔

شکر

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

رب کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراھیم: ۷)

"اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمھارے لیے اور زیادہ کروں گا (انعامات)"

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ "ایک رات حضورؐ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ دورانِ نماز میں رونے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسو سینے تک بہنے لگے پھر آپ نے رکوع فرمایا اور روئے پھر سجدہ کیا اور روتے رہے پھر سر اٹھایا اور اس دوران میں بھی گریہ وزاری کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت بلالؓ نے نمازِ فجر کی اطلاع دی۔ اس وقت میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کونسی بات آپ کے رونے کا باعث ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہر گناہ سے منزہ و پاک فرمایا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں اور کس طرح ایسا نہ ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ"

شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزانہ طور پر نعمت منعم کا اعتراف کیا جائے اور اسی معنی میں خداوند تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے لفظ شکور مجازاً فرمایا ہے یعنی بندوں کو شکر گزاری کا بدلہ دیتا ہے۔ اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے احسانات وانعام واکرام کا شکر ادا کرنا یہ ہے کہ بندہ اپنی زبان سے اُن کا ذکر کرے اور دل سے ان کا اعتراف واقرار کرے۔

Marfat.com

شکر کی کئی قسمیں ہیں۔ زبان سے شکر یہ ہے کہ عاجزانہ تعریف کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انعامات کا اعتراف کرنا۔ بدن کا شکر یہ ہے کہ حرکات وسکنات سے اعتراف کرنا۔ قلب کا شکر یہ ہے کہ حدود کی پابندی کے ساتھ خدا کے حضور یکسوئی سے کھڑا ہو جانا۔ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ ساتھی کے عیب دیکھ کر پردہ پوشی کرنا۔ کانوں کا شکر یہ ہے کہ ساتھی کے اندر کسی عیب کی خبر سن کر اس کو چھپا لینا۔ الحاصل یہ کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں کی نافرمانی نہ کرنا شکر ہے

عالموں کا شکر قولی ہوتی ہے اور عابدوں کا عملی اور عارفوں کا شکر یہ ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر حکم پر استقامت دکھائیں اور یقین رکھیں کہ ان سے جو نیکی سرزد ہو رہی ہے اور جس طاعت عبدیت اور ذکر خداوندی کا ظہور ان سے ہو رہا ہے وہ سب اللہ ہی کی توفیق۔ مدد۔ قوت اور طاقت سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اپنے تمام احوال سے فنا ہو کر صرف ذاتِ خداوندی میں فنا ہو جائیں۔ اپنی عاجزی، نادانی اور کوتاہی کا اقرار کریں اور اپنے تمام احوال میں اپنا مرکزِ سکون صرف اللہ ہی کو سمجھیں۔

ابو بکر وراقؒ کا قول ہے کہ "حفاظت حدود رکھنا اور احسان الٰہی کا مشاہدہ کرنا شکرِ نعمت ہے"۔ ابو عثمانؒ نے فرمایا۔ شکر نام ہے ادائے شکر سے قاصر رہنے کی معرفت کا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شکر کا شکر ادا کرنا کامل شکر ہے یعنی ادائے شکر کو اللہ کی توفیق جاننا کامل شکر ہے۔ اور توفیق شکر بجائے خود بڑی نعمت ہے۔

Marfat.com

لہذا پہلے شکر ادا کرو پھر شکر کی توفیق کا شکر ادا کرو پھر توفیق شکر پہ شکر کرنے کا شکر کرو۔

حضرت جنیدؒ نے فرمایا "شکر یہ ہے کہ تو اپنے کو نعمت کے قابل نہ سمجھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاکر وہ ہے جو نعمت موجودہ پہ شکر ادا کرے اور شکور وہ ہے جو گم شدہ نعمت پر شکر ادا کرے۔ شاکر وہ ہے جو ملنے پر شکر ادا کرے اور شکور وہ ہے جو نہ ملنے پر شکر ادا کرے۔ شاکر وہ ہے جو بخشش پہ شکر کرے اور شکور وہ ہے جو مصیبت پر شکر کرے۔

بیٹا! اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو امور تیرے لیے ظاہر ہوں اُن کے خلاف کسی کے سامنے شکایت نہ کرو۔ اگر کسی وقت میں تو مبتلائے مصائب و آلام رہا تو یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے بعد راحت و آرام اور غم و الم کے بعد مسرت و شادمانی بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے عنایت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں لاتعداد ہیں۔ بندہ اُنہیں تو شمار بھی نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"بلاشبہ مصیبت کے بعد راحت ہے اور مکرر کہتا ہوں کہ بلاشبہ مصیبت کے بعد راحت ہے"

مزید فرماتا ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراھیم: ۳۴)

Marfat.com

"اور اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو انہیں ہرگز شمار نہ کر سکو گے"

اللہ تبارک و تعالیٰ کے انعامات انسان کے لیے مقدر ہیں۔ اس لیے اس کی فیاضی اور رحمت و بخشش سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے باطنی ربط نہ رکھو۔ تیری محبت ہو تو اللہ ہی سے ہو۔ عرضِ حاجت ہو تو اُسی سے اور اگر کسی قسم کا شکوہ و شکایت ہو تو اُسی کے حضور۔ کیونکہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا ہے اسے کوئی مؤخر کرنے والا نہیں اور جس چیز کو اس نے مؤخر کیا ہے اُسے مقدم کرنے والا کوئی نہیں جیسا کہ وہ ارشاد فرماتا ہے۔

فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۝ (الفتح: ۱۱)

"اگر اللہ کی جانب سے تجھے کوئی نقصان پہنچے تو اس کی ذات کے علاوہ اس نقصان کا ازالہ کرنے والا اور کوئی نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کوئی بھلائی اور فائدہ کا ارادہ کرے تو کوئی نہیں جو اس کے فضل و کرم کو تجھ سے روک سکے"

ناشکرا! اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں رکھتے ہوئے بھی تم اس کی ناشکری کرو اور اللہ کا شکوہ و شکایت کرو تو ظاہر ہے کہ تم کفرانِ نعمت کے مرتکب ہو۔ اور اس کی سابقہ نعمتوں کو تم نے حقیر و ذلیل سمجھا ہے۔ ایسے حال میں اللہ تعالیٰ تم پر

Marfat.com

غضبناک ہوگا اور تمہیں عقوبت کرے گا۔ اس لیے تقدیر پر شکوہ و شکایت نہ کرو اور مشیّتِ ایزدی کے خلاف واویلا چھوڑ دو کیونکہ مصائب میں سے کتنے مصائب ایسے ہیں جو پروردگار کی شکایت کی وجہ سے انسان پر نازل ہوتے ہیں میں حیران ہوں کہ تم ایسے پروردگار کی شکایت کس طرح کرتے ہو جو ارحم الرحمین خیر الحاکمین۔ فیاض و مہربان۔ بندوں پر رحمت و بخشش کرنے والا اور اُن پر والدین سے بھی زیادہ شفقت و محبت کرنے والا ہے۔

اے امتِ محمدؐ! اللہ کا شکر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے تھوڑے عمل پر بہ نسبت گذشتہ امتوں کے زیادہ اعمال کے قناعت کر لی ہے۔ تم آئے سب سے پیچھے اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوگے۔ جو شخص تم میں سے مخلص ہو اس کی مثل گذشتہ امتوں کا کوئی شخص بھی مخلص نہیں۔ تم سردار ہو اور دوسری امتیں رعیّت۔

بیٹا! اللہ کی ذات تیرے نفس اور تیرے صبر سے غنی ہے، لیکن وہ دیکھتا ہے کہ تم اپنے دعوے میں کس طرح عمل کرتے ہو۔ سچے یا جھوٹے۔ محبّ تو کسی بھی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ وہ تو سب کچھ محبوب ہی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اپنا نفس۔ مال اور عاقبت اُسی کو سونپ دیتا ہے۔ اپنے اور پرائے میں اُسی کو مختار کرتا۔ اُسی کے تصرف میں تہمت نہیں دھرتا۔ اس سے جلد مطالبہ نہیں کرتا اس کو بخیل نہیں گردانتا۔ جو کچھ بھی محبوب کی طرف سے آئے سب کے لیئے

Marfat.com

شیریں سمجھتا ہے۔

محبت الٰہی کے مدعی! تیرے لیے محبت کامل نہ ہوگی تاوقتیکہ سب طرف سے الگ ہو کر ایک ہی طرف نہ ہو جائے۔ تیرا محبوب تیرے دل سے مخلوق کو عرش سے فرش تک نکال دے دنیا و آخرت کی محبت نہ رہے۔ اپنے آپ سے وحشت ہو اور محبوب سے اُنس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا۔ (جو شخص ایک رات بیمار پڑا اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے راضی اور دکھ پڑے پر صابر و شاکر ہے وہ گناہوں سے اس طرح نکلتا ہے۔ جیسے پیدائش کے دن اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا)

تجھ پر افسوس! عمل کے بغیر زبانی بکواس کو کیا کرے گا۔ جھوٹا ہے اور اپنے کو سچا جانتا ہے۔ مشرک ہے اور اپنے کو خدا پرست بناتا ہے۔ کھوٹ کے ساتھ صحت کا اعتقاد رکھتا ہے اور اس کو جوہر مقبول سمجھتا ہے۔ مَیں تجھے جھوٹ سے روکتا اور سچائی کا حکم دیتا ہوں۔ کھرے کھوٹے کو پرکھنے کے لیے میرے ہاتھ میں کسوٹیاں ہیں ۱۔ قرآن مجید ۲۔ سنت نبویؐ ۳۔ میرا قلب۔

بیٹا! تم کیسے غیر کی عبادت اور اس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔ کیسے اللہ کی نعمتیں کھاتے اور ناشکری کرتے ہو۔ کافروں کی محفل میں بیٹھتے اور ان کے ساتھ کھاتے ہو۔ کیونکہ تمہارے دلوں میں نہ تو ایمان ہے اور نہ اللہ کے لیے غیرت۔ توبہ استغفار اور حیا کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے لازم پکڑو۔

Marfat.com

ناشکرہ! خدا کی نعمتیں اور غیر کا شکر۔ یہ سب نعمتیں کس نے عنایت کی ہیں۔ کیا غیر نے دی ہیں کہ تو اس کی عبادت اور شکر کرتا ہے۔ اگر تو جانتا کہ تیرے پاس جو نعمتیں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی عنایت کی ہوئی ہیں تو غیر کا شکر ادا نہ کرتا۔ اللہ کا شکر کہاں ہے۔ اگر تو جانتا کہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ تو امر بجالانے اور نہی سے باز رہنے میں اس کی عبادت کہاں ہے۔ اور اس کی بلا پر صبر کہاں ہے۔ اپنے نفس سے مجاہدہ کر کہ ہدایت پائے

بیوی بچوں کے ساتھ تعلقات

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

بقدر امکان خوش خلقی اور دستور کے موافق ان کو مصارف دنیا اور درویش سے ہے۔ اگر آج صرف آج کی ضرورت کے مطابق کوئی چیز ہاتھ آئے تو وقتی ضرورت کو ٹال کر کل کے لیے جمع نہ رکھو۔ لیکن اگر وقتی ضرورت سے کچھ بچ رہے تو کل کے لیے رکھ لو مگر اپنے لیے نہیں بال بچوں کے لیے۔ اگر اس میں سے خود بھی کھالے تو مالک بن کر نہیں۔ بلکہ بال بچوں کا خدمت گزار بن کر۔ ان کا وکیل بن کر اور اس طرح جیسے غلام اپنے آقا کے طفیل کھاتا ہے۔

بیٹا! اہل وعیال کی خدمت کرنے اور ان کی تکالیف

Marfat.com

اٹھانے اور ان کی ضروریات فراہم کرنے میں حکم ربانی کی
تعمیل اور اس کی اطاعت ہے۔

اپنے نفس کی خواہشات کو پوری کرنے سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ بال بچوں کو خود پر ترجیح دو۔ اگر کھاؤ تو ان کی موافقت میں اور اپنی ذاتی بھوک کی موافقت پر ان کو آمادہ نہ کرو۔ اگر آج کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کچھ مل گیا ہے تو صرف کرو لیکن مزید کمائی کرنے سے اگر کل کو بال بچوں کے مصارف کے لیے جمع ہو جانے کا خیال ہو تو کمائی میں مشغول نہ ہو۔ بلکہ آج کی ضرورت پوری ہو جانے پر قناعت کرو۔ کل کی روزی کی تدبیر کل پر چھوڑ دو۔

اگر تم میں توکل۔ ناداری۔ بھوک۔ دکھ اور صبر کرنے کی طاقت موجود ہے اور بچوں میں یہ قوت موجود نہیں تو ان کو اپنی حالت پر لانے کی دعوت نہ دے بلکہ ان کے لیے تگ و دو اور کمائی کر۔ بیوی بچوں کے اندر اللہ کی اطاعت۔ حسن۔ سیرت اور عبادت کی خصلت پیدا کرنے کے لیے کسب حلال سے مبارک چیز ان کو کھلا تاکہ اس سے اللہ کی اطاعت اور نیکی کا نتیجہ برآمد ہو۔ حرام نہ کھلا۔ حرام کھلانے سے نافرمانی اور گناہ کی پیدائش ہوگی۔ خود بھی عمل کی درستی۔ قول کی سچائی اور دل کی پاکیزگی کے لیے کوشش کرو تاکہ اللہ تم پر اور تمہارے اہل و عیال پر برکات نازل فرمائے۔ ان میں صبر کی توفیق۔ اللہ کی اطاعت اور احکام کی موافقت کی قوت پیدا ہو۔

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، کہ جو خدا سے اپنے معاملات درست کر لیتا ہے اللہ بندوں سے اس کے معاملات درست کر دیتا ہے۔ اگر تو فراخدست ہے اور تیرے ہاں مہمان آجائیں تو کھانا اتنا زیادہ تیار کر کہ مہمانوں اور تیرے بیوی بچوں کے کھانے کے بعد بھی بچ رہے۔ لیکن اگر تو مفلس و نادار ہے اور سمجھتا ہے کہ بیوی بچے خود قربانی کرنے کے اہل ہیں اور مہمانوں کو کھانا کھلا کر خوش ہوں گے تو کھانا صرف مہمانوں کو کھلاؤ اور اس کے بعد اگر کچھ بچ رہے تو بطور تبرک ان میں تقسیم کر دو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو اور دیگا۔ اور جو کچھ اُن کے پاس ہے اس میں بھی برکت ڈالے گا۔ حقیقت میں مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے۔ اور گھر والوں کے گناہ کم ہو جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کسی درویش کی کہیں دعوت ہو اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اُس کے پاس کچھ نہ ہو تو بچوں کو تباہ حال چھوڑنا اور خود دعوت میں جا کر اپنی اشتہا پوری کرنا اور بچوں کو فاقہ سے رکھنا انسانیت کے خلاف ہے اور دعوت میں شریک ہو کر گناہ اور ناکامی بٹورنا طریقت اور شریعت میں جائز نہیں، اس لیے ضروری ہے کہ دعوت میں شریک نہ ہو۔ بلکہ بال بچوں کے ساتھ صبر کرے۔ اگر دعوت کرنے والے میں انسانیت ہو اور اس کو معلوم ہو جائے کہ مہمان کے بال بچے ضرورت مند ہیں تو تنہا مہمان کو بلانا مناسب نہیں تو اس کے گھر والوں کو بقدر ضرورت کھانا بھیج دینا چاہیے اور اس کی اطلاع مہمان کو

Marfat.com

بھی دے دینا چاہیے، تاکہ اس کا دل بال بچوں کے فکر اور خیال سے فارغ ہو جائے

"درویش کو لازم ہے کہ اپنے بیوی بچوں کو ظاہر علم و شریعت پر پابندی رکھنے کی تعلیم دے اور چھوٹی بڑی کسی بات میں بھی علم و شریعت کی مخالفت نہ کرنے دے"

جب اللہ تعالیٰ تجھے مال و جائداد مرحمت فرماتا ہے اور تو اُس مال کے باعث خدا کی عبادت و اطاعت سے روگردانی اختیار کرتا ہے تو خداوند تعالیٰ تجھے دنیا و آخرت میں اپنے قرب سے دور کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ غفلت و معصیت کے باعث وہ تیرا مال جائداد تجھ سے چھین لے اور تجھے محتاج و پریشان حال کر دے۔ صاحب نعمت سے غافل ہو کر سراسر نعمت میں محو و مشغول ہو جانا ہی تو شرک ہے۔ اور شرک خدا کے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے۔ اگر تم مال و دولت کو ہی مقصود و معبود نہ بناؤ بلکہ ہمہ باری تعالیٰ اور اس کی ثنا و ذکر اور عبادت میں مشغول رہو تو اللہ تعالیٰ اس مال کو تیرے لیے برکت و راحت کا موجب اور ذریعہ بنا دے گا۔ اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مال تمہارا خادم ہو جائے گا اور تو اپنے رازق و پروردگار کا خادم بن جائیگا پھر تو دنیا کی گوناگوں نعمتوں سے فیضیاب ہوگا اور عقبیٰ میں خدا کی طرف معزز و محترم ہو کر جنت الماویٰ میں صدیقین، شہداء اور صالحین کے زمرہ میں داخل کیا جائیگا

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں تاکیداً فرماتا ہے۔

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (المنٰفقون!۹)

"اے ایماندارو! تمہارے اہل وعیال تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں، اور جو لوگ اُن کی محبت میں محو ہو کر اللہ کے ذکر سے غافل ہو جائیں پس وہی گمراہ اور خسارہ پانے والے ہیں۔"

ہیہات! بندۂ مومن کی محبت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہونی چاہیے اور مخلوقات میں اپنا قلب و دماغ الجھا کر ذکر و عبادت کے تقاضوں سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ بس میں تجھے یقین کرتا ہوں کہ تو اپنی محبت اور توجہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کرتے ہوئے غیر اللہ سے اجتناب کر۔ اور اس مقدس جذبۂ عشق کو جو فطری طور پر ذات الٰہی سے تعلق رکھتا ہے۔ مخلوقات میں ہرگز نہ الجھا۔ ورنہ تمہارا قلب شرک سے ملوث ہو کر توحید کے معانی اور تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر ہو جائے گا۔

حُسنِ اخلاق

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ اخلاق کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (القلم: ۴)

Marfat.com

"بلاشبہ آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں"

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کس مومن کا ایمان افضل ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا "جس کے اخلاق سب سے اعلےٰ ہیں" حسن اخلاق بندے کی تمام صفات سے اعلیٰ و افضل ہے۔ اور اسی سے بندے کے جوہر نمایاں ہوتے ہیں۔ انسان اپنی جسمانی ساخت میں پوشیدہ ہے لیکن اخلاق میں نمایاں اور ظاہر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی معجزات کرامات اور بہت سے فضائل عطا فرمائے لیکن ان اوصاف میں سے کسی کی ایسی تعریف نہیں کی جیسی خاص طور پر اخلاق کی تعریف فرمائی ہے خلق عظیم کا اعلیٰ ترین مقام یہ ہے کہ معرفت خداوندی کی وجہ سے کسی سے جھگڑا نہ کرے۔ اور نہ اس سے جھگڑا کیا جائے۔ اور لوگوں کی بدا خلاقی اس پر برا اثر انداز نہ ہو۔ حسن اخلاق یہ ہے کہ اپنی طرف سے دوسروں کو دکھ نہ دے اور دوسروں کی طرف سے اگر دکھ پہنچے تو اس کو برداشت کرے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن اخلاق یہ ہے کہ تو اس کے احکام کو ادا کرے اور ممنوعات سے گریز کرے۔ اور بغیر کسی استحقاق ثواب کا خیال کیے اس کی اطاعت کرے۔ اور بغیر کسی تردد کے اس کی تقدیر پر راضی رہے۔ اور بغیر کسی شرک کے اس کی توحید کا قائل رہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ اندوہناک حالت

Marfat.com

اُس کی ہے جو بد خلق ہو۔ ظاہری نعمت اعضائے جسمانی کی درستی ہے اور باطنی نعمت اخلاق کی پاکیزگی۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے دریافت کیا گیا آپ کبھی دنیا میں خوش بھی ہوئے ہیں۔ فرمایا ہاں دو مرتبہ، پہلی مرتبہ اس وقت جبکہ ایک دن بیٹھا تھا کہ کتا آیا اور مجھ پر پیشاب کر دیا اور دوسری بار اس وقت جب میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اُس نے مجھے طمانچہ مارا۔

حضرت اویس قرنیؒ کو جب لڑکے اینٹیں مارتے تو آپ اُن سے کہتے اگر پتھر ہی مارنے ہیں تو چھوٹے مارو۔ تاکہ تم میری پنڈلیوں کو خون آلود کر کے مجھے نماز و عبادت سے نہ روک دو۔

حسن خلق یہ ہے کہ تو لوگوں میں رہتے ہوئے بھی اُن سے بیگانہ رہے۔ اور مخلوق کی طرف سے تم پر جو ظلم کیا جائے اُس کو بلا چوں و چرا برداشت کرے۔ اور اُن کا حق بغیر کسی قسم کی تنگدلی اور کبیدگی کے ادا کرے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ بیٹا! تین قسم کے آدمی تین ہی موقعوں پر پہچانے جاتے ہیں۔ حلیم آدمی غصہ کی حالت میں۔ بہادر لڑائی کے موقعہ پر اور دوست حاجت کے وقت۔

بیٹا! امراء کے ساتھ غیرت و خودداری کے ساتھ مل۔ اور فقراء کے ساتھ عجز و انکساری اور فروتنی اختیار کر۔ عمل میں اخلاص لازم ہے اور اخلاص یہ ہے

Marfat.com

کہ تمام اذکار وعبادت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ رہو۔ اور مخلوقات کو اپنی رغبت اور توجہ کا مرکز نہ بناؤ۔ مسلمانوں کے حقوق دوستی کے ذریعہ مت ضائع کرو۔ نفس امارہ کے اتباع سے احتراز کرو تاکہ تجھے حیات معنوی نصیب ہو اپنے اخلاق ومشرب کو بلند رکھو۔ کیونکہ جس کا اخلاق بلند ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے قریب تر ہے۔ اپنے باطن کو ماسوا اللہ کی طرف ہونے سے بچاؤ کیونکہ یہی توحید اور افضل الاعمال ہے۔ شرک وفسق میں مبتلا لوگوں کو ہمیشہ تبلیغ حق کرتے رہو۔ کیونکہ تبلیغ ہر مسلمان پر فرض کی گئی ہے۔ جہاں تک ہو سکے سچے فقیر اور ولی اللہ کی خدمت کرو۔ اپنے سے کمزور اور نحیف پر حملہ نہ کرو کیونکہ یہ بزدلی و نامردی ہے۔ خداوند تعالیٰ سے عہد وپیمان کا عملی طور پر احترام کرو۔ کیونکہ یہ عمل ہی مسلمان کو ہر قسم کے ضرر وفساد سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس حقیقت اور عقیدہ پر بھی پختہ ایمان رکھو کہ تمہارے تمام حرکات وسکنات اور گفتار واعمال کی اللہ کے حضور پرسش ضرور ہوگی۔ اس لیے گناہوں کو چھوڑ کر نیک اعمال اختیار کرو اپنے اعضاء کو حرام وممنوع چیزوں سے بچاؤ اور خدا اور اس کے حبیب برحق کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم قرار دو۔ کہ یہی صراط المستقیم کے ضامن ہیں

نیز اللہ تعالیٰ نے جس کو ملک وحکومت کا والی بنایا ہے اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس کے حقوق ادا کرو۔ خدا کی زمین میں امن قائم ہو جانے کے بعد کسی قسم کا فساد بپا نہ کرو۔ مسلمانوں سے نیک گمان رکھو۔ اور نیک نیتی کے ساتھ اُن سے

Marfat.com

اچھا سلوک کرو۔ اپنی زبان کو غیبت، عیب اور بدگوئی سے محفوظ رکھو۔ اپنے دل میں کسی مسلمان کے متعلق کینہ و عداوت نہ رکھو۔ اپنے کسی لفظ یا عمل سے مسلمانوں کی دل آزادی نہ کرو۔ حلال روزی کما کر آل و اولاد کی خدمت کرو۔ کہ یہ عبادت ہے محض قیاس و گمان سے کوئی اقدام نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باطنی ربط، مصاحبت اور تعلق رکھو۔ اور مخلوقات سے الٰہی تعلقات کا لحاظ رکھتے ہوئے برتاؤ کرو۔ شریعت کے جن مسائل سے تم واقف نہیں، انہیں علمائے دین سے دریافت کرو۔ ہر صبح اپنے مال اور جائیداد کا صدقہ دو اور غربا اور مساکین کی امداد و اعانت کرو۔ اپنے اوقات ذکر و عبادت میں اپنے مرحوم والدین اور دیگر مومنین کے لیے دعا سے مغفرت کرو۔ اُن کے لیے ہدود و تلاوتِ قرآن کا التزام کرو۔

مخلوقات سے نیک برتاؤ شرعی حدود کے اندر اور رضائے ربانی کے موافق نیکی ہے۔ اور اگر یہی حدودِ شرعی کو توڑ کر اور رضائے الٰہی کے خلاف ہو تو کسی مصرف کا نہیں اور ایسے لوگوں کی کچھ بھی قدر و منزلت نہیں۔ اہل صفا اور برگزیدہ لوگ عبادت کے قبول اور نامقبول ہونے کو خاص علامتوں سے پہچان لیتے ہیں۔

بیٹا! اپنے ظاہر سے لوگوں کے ساتھ حسنِ معاشرت رکھو۔ یہی نیکوں اور پرہیزگاروں کا شغل ہے۔ سب احوال میں خوفِ خدا رکھو۔ خلقت سے دلجوئی اور ان سے اُن کی عقلوں کے مطابق اپنے دلوں سے باتیں کرو۔ تمہارا اخلاق نیک ہو۔ کتاب اور سنت کے مطابق ہو۔ کیونکہ کتاب اللہ اور سنت ہی امر کرنے والے

Marfat.com

ہمیں یاد رکھو جو کوئی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرتا ہے، مخلوق اور اس کے درمیان کسی طرح کی دوستی اور محبت نہیں رہتی۔

بیٹا! اپنے نفس کو توکل کے دریا میں ڈال۔ سبب اور سبب والے کو جمع کر۔ اپنے معلّم کے سامنے حسنِ ادب سے پیش آ۔ تیری خاموشی تیرے بولنے سے زیادہ ہو۔ کیونکہ تیرے سیکھنے اور تیرے دل کے قرب کا یہی سبب ہے۔ حسنِ ادب نزدیک کرے گا اور گستاخی دور کرے گی۔ تجھے حسن ادب کیسے آئے حالانکہ تو ادب والوں کے ساتھ ملا ہی نہیں۔ تو کیسے تعلیم پائے گا۔ حالانکہ تو معلّم سے راضی ہی نہیں ہے۔ اور نہ ہی تیرا یقین و نیک گمان اس پر ہے

تجھ پر افسوس! تو شرماتا نہیں۔ تیرے اعضاء گناہوں اور ظاہری نجاستوں سے پاک نہیں۔ باطن کی طہارت کا مدعی ہے اور ابھی دل پاک نہیں ہوا۔ تمہارا باطن کیسے پاک ہوگا۔ مخلوق کے ساتھ ادب نہیں حالانکہ خالق کے ساتھ ادب کا دعوے کرتا ہے۔ معلّم تجھ سے راضی نہیں اور نہ ہی تو نے اس کا ادب کیا۔ اور نہ اس کے احکام قبول کیے۔ مسند پر بیٹھ کر صدر نشین بنتا ہے حالانکہ یہ تیرے کسی کام نہیں تاوقتیکہ تیری توحید اپنے پاؤں کے بل قائم ہو کہ اللہ کے حضور ثابت نہ ہو جائے۔

Marfat.com

موت

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

نادان! یہ قدرت والا کون ہے۔ تو بھولتا ہے۔ اور نافرمانی کرتا ہے۔ جو تمہیں نہ بھلائے اس کو نہ بھول۔ اور جو تجھ سے غافل نہیں اس سے غافل نہ ہو۔ موت کو یاد کر کیونکہ موت کا فرشتہ ارواح پر موکل ہے۔ تیری جوانی اور تیرا مال اور جن نعمتوں میں تو ہے یہ تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالیں۔ عنقریب تمہارے پاس سے یہ سب کچھ لے لیا جائے گا اور تو ان فضولیات میں اپنی کوتاہی اور توضیح اوقات کو یاد کرے گا۔ شرمندہ ہوگا اور اس وقت شرمندگی کچھ فائدہ نہ دے گی۔ عنقریب مرے گا اور کلام اور نصیحتوں کو یاد کرے گا۔ اور قبر میں تمنا کرے گا کہ میرے پاس آئے اور سنے میری بات قبول کرے اور اُن پر عمل کرے۔ تاکہ دنیا اور آخرت میں میرے ساتھ رہے۔

میں کئی سال تک رات اور دن موت کو یاد کرتا رہا۔ اُسے یاد کر کے میں نے نجات پائی۔ اور اس کے ذکر سے اپنے نفس کو مغلوب کر لیا۔ کسی رات میں موت کو یاد کر کے شروع رات سے صبح تک گریہ وزاری کرتا رہا اور عرض کرتا تھا۔

اِلٰہِی اَسْئَلُکَ اَنْ لَّا یَقْبِضَ مَلَکُ الْمَوْتِ رُوْحِیْ وَتَتَوَلّٰی قَبْضَهَا اَنْتَ۔

Marfat.com

(اے خدا! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ ملک الموت میری روح قبض نہ کرے
اور تو خود اس کو قبض فرما)

ابھی میری آنکھ بند ہی ہوئی تھی کہ ایک بوڑھے کو دیکھا۔ جس کی حالت اچھی تھی۔ دروازہ سے اندر آیا۔ مَیں نے اس کو پوچھا تُو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ملک الموت ہوں۔ مَیں نے کہا کہ میں نے اللہ سے سوال کیا ہے کہ میری روح کو خود قبض کرے۔ اُس نے کہا کہ آپ نے یہ سوال کیوں کیا۔ میرا کیا گناہ ہے۔ میں تو صرف حکم کا بندہ ہوں مجھے ایک قوم پر نرمی اور دوسرے پر سختی کا حکم ہے۔ اسی حالت میں ملک الموت مجھ سے بغلگیر ہوا اور رویا اور میں بھی اُس کے ساتھ رو پڑا۔ پھر میں بیدار ہوا اس حال میں کہ رو رہا تھا۔

بیٹا! جب موت آئے گی تو ہر ایک دوست کو جدا کر دے گی اور ہر ایک قریبی میں جدائی ڈال دے گی۔ لہٰذا موت کے جدا کرنے سے پہلے ہی سب سے جدا ہو جا۔ پھر اپنے سے اُوران سے مرجا۔ کہ اللہ کے ساتھ زندہ رہو۔ مردے کی طرح ہو جاؤ کہ سابقہ کا ہاتھ اس لقمہ کو دے اور پلٹائے۔ اپنے نصیب کو اپنے ارادے سے باہر ہو کر حاصل کرو۔ جب یہ حال پورا ہو جائے گا۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ کے قرب اور علم کے ساتھ حیات ملے گی۔

جس نے جاگنے اور آگاہی پر نیند کو ترجیح دی وہ دونوں جہاں میں خسارہ پانے والا ہے۔ کیونکہ نیند کو موت کی بہن قرار دیا گیا ہے۔ نیند کی کثرت سے

Marfat.com

دل سخت اور تاریک ہو جاتا ہے۔ فطری اور روحانی حیات زائل ہو جاتی ہیں۔ اور لغویات کی جانب میلان بڑھتا ہے۔ اس لیے نیند تو درکنار اونگھنے کو بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ وہ تمام سفلی نقائص سے مبرّا ہے۔ اسی لیے فرشتوں پر بھی نیند حرام ہے۔ کیوں کہ وہ خالق کے زیادہ قریب ہیں اور اہل جنت سے بھی نیند کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ وہ بلند مرتبہ اور مقرب بارگاہ ایزدی ہیں۔

اے مومن! ضرورت سے زیادہ نیند شقاوت قلب، غفلت اور معصیت کا باعث ہے۔ لیکن اس کے برعکس جاگتے رہنا اور ذکر و عبادت اور خدمت خلق اللہ دنیا اور عقبیٰ میں فلاح و بہبود کا باعث ہیں۔ اسی لیے تمام انبیاء، صدیقین اور اولیاء اللہ اپنی زندگی میں بہت کم سوئے اور بہت زیادہ جاگے اور جاگ کر ذکر و عبادت، تبلیغ دین اور خدمت خلق سے ایسے بلند روحانی مراتب پائے کہ نیند سے ہرگز نہ پا سکتے۔

بیٹا! دعا کا پھندا لگا کر رضائے الٰہی کی طرف رجوع کرو۔ اس حال میں کہ دل اعتراض کرے زبان سے دعا نہ مانگو۔ تم نے جو نیکی و بدی دنیا میں کی ہو گی قیامت کے دن یاد آئیں گے۔ وہاں پر شرمندگی نفع نہ دے گی۔ تمہاری خیر تو اسی میں ہے کہ موت سے پہلے اس دن کو یاد کرو۔ فصل کی کٹائی کے وقت لوگوں کو کاٹتے دیکھ کر ہل جوتنے اور بیج بونے کا فکر فضول ہے۔ حضرت رسول اکرم صلعم ارشاد فرماتے ہیں "دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جس نے نیک بیج بویا خوشی سے کاٹا اور جس نے خسارت کا بیج بویا شرمندہ

Marfat.com

ہو کر کاٹا"

اے قوم! اللہ تبارک و تعالیٰ سے حیا کرو جتنا کہ کرنا چاہیے۔ چند روزہ زندگی کو غفلت سے ضائع نہ کرو۔ تمہارا شغل تو یہی ہے کہ جمع کرتے ہو کھا نہیں سکتے۔ امید رکھتے ہو پا نہیں سکتے۔ عمارت بناتے ہو رہ نہیں سکتے۔ رضائے الٰہی کے مقام سے یہ سب چیزیں تمہارے لیے حجاب ہیں

اگر موت حق ہے اور اس کا آنا ضروری ہے تو ابھی سے مرجا۔ مردے کے لیے میل جول۔ عطا۔ منع۔ امید۔ دوستی اور دشمنی نہیں ہے۔ صرف سکون اور خاموشی ہے۔ نفع کے حصول اور ضرر کے دفع میں میت کی طرح ہو جا۔ کیونکہ میت کلام نہیں کرتی۔ پھر جب اللہ تبارک و تعالیٰ چاہے گا تو تمہیں گویائی عنایت فرمائے گا اس حال میں کہ مرا ہوا ہے۔ جب تو اپنے آپ سے اور مخلوق سے مر جائے گا تو ایسی کلام کے ساتھ بولے گا کہ جو بالکل سچی اور حق ہو گی۔ کیونکہ میت حق اور صدق کے علاوہ اور کوئی خبر نہیں دیتی۔

موت بھی دو قسم کی ہے ایک موت عام لوگوں کی ہے وہ موت مقرر ہے دوسری خاص لوگوں کی موت ہے وہ خواہشات۔ لذات اور حرص و عادت کی موت ہے۔ جس کے بعد دل زندہ ہوتا ہے۔ جب دل زندہ ہوتا ہے تو قرب حاصل ہوتا ہے۔ جب قرب آتا ہے تو دائمی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اس وقت اس کے اور موت کے درمیان حجاب آجاتا ہے۔ اس کے باطن میں ایک چیز اسی کے ساتھ خاص ہے۔ اور اس

Marfat.com

کا ظاہر لوگوں کو موت کی یاد دلاتا ہے۔

اللہ والے حق کے قریب ہیں ہیں۔ حق کی نسبت میں انہوں نے زندگی بسر کی اور کئی موتیں مرے۔ پہلی موت ترکِ حرام سے۔ دوسری موت ترکِ مشتبہ سے۔ تیسری موت ترکِ مباح سے۔ چوتھی موت ترکِ حلالِ مطلق سے اور پانچویں موت ماسوای اللہ کے ہر چیز کی ترک سے۔ وہ ان سب چیزوں سے مرے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن کے قریب نہیں ہوتے۔ گویا وہ مسخ ہو کر صورتوں کے بغیر معنی رہ گئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو دوبارہ زندگی مرحمت فرماتا ہے۔

بیٹا! تیری جوانی خالق کے غضب میں کٹی۔ اپنے بیوی بچوں۔ ہمسایوں اور بادشاہ کو راضی کرتا ہے ——— لیکن اللہ تعالیٰ کو جس کی طرف رجوع کرنا ہے ناراض کرتا ہے۔ یاد رکھ موت کو ضرور قبول کرنا ہوگا۔ کوئی تم میں سے نہ کہے کہ قیامت کب قائم ہوگی۔ کیونکہ جب آدمی مرتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

عُودُوا الْمَرْضٰی وَ شَیِّعُوا الْجَنَائِزَ فَاِنَّهٗ یُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَةَ

(بیمار پُرسی کرو اور جنازوں کے ساتھ چلو کیونکہ تمہیں یہ آخرت کی یاد دلائیں گے)

اس سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ آخرت کو

Marfat.com

یاد کرو۔ حالانکہ تم یاد آخرت سے بھاگتے ہو۔ اور دنیا سے محبت رکھتے ہو۔ عنقریب تمہارے اور اس کے درمیان بغیر تمہارے پوچھے پردہ حائل ہو جائے گا۔ جس چیز کے ساتھ تم خوشی مناتے تھے تمہارے ہاتھوں سے لے لی جائے گی۔ خوشی کے عوض تمہارے پاس بغض اور رنج آئے گا۔ غافل! بے عقل! بیدار ہو تو دنیا کے لیے پیدا نہیں ہوا بلکہ آخرت کے لیے غافل! تم نے اپنا مقصد خواہشات اور لذات سمجھ رکھا ہے۔ اور اعضاء کو کھیل میں مشغول کر رکھا ہے۔ اگر کوئی یاد دلانے والا تمہیں آخرت اور موت کی یاد دلائے تو کہتا ہے کہ اس نے میری عیش مجھ پر تنگ کر دی۔ تیرے پاس موت کا پیغام بر آگیا اور وہ تیرے بالوں کی سفیدی ہے۔ حالانکہ تو ان کو کترتا ہے یا سیاہی سے ان کا رنگ بدلتا ہے۔ لیکن جب موت آئے گی تو کیا عمل کرے گا۔ جب موت کا فرشتہ اپنے ساتھیوں سمیت آئے گا تو اس کو کیا دے کر واپس کرے گا۔ تیرا رزق ختم ہو چکا اور مدت پوری ہو گئی تو کونسا حیلہ بنائے گا۔ اس حرص سے الگ ہو۔

بیٹا! تمہارے دلوں کو کس چیز نے سخت کر دیا ہے۔ اور اپنے رب سے کس چیز نے جاہل بنا دیا ہے، اگر تم رب کو پہچانتے اور اس کی ملاقات پر ایمان لاتے۔ موت اور اس کے بعد کی حالت کو یاد کرتے۔ تو تم ہرگز ایسے نہ ہوتے۔ کیا تم نے اپنے ماں باپ اور خویش و اقارب کی موت نہیں دیکھی۔ کیا اپنے بادشاہوں

Marfat.com

کا مرنا نہیں دیکھا۔ تم نے اُن کے حالات سے کیوں نہ نصیحت حاصل کی اور اپنے نفسوں کو طلب دنیا اور اس کی بقا کی حُب سے کیوں نہ روکا۔ تم نے اپنے قلوب میں تغیر و تبدل پیدا کر کے اُن سے مخلوق کو کیوں نہ خارج کیا۔

عقلمند ہو! اللہ تعالیٰ کے حضور گستاخی نہ کرو۔ مدد مانگو اور ثابت کرو۔ رجوع کرو اور فکر کرو۔ جس حالت میں تم ہو یہ حالت آخرت میں فائدہ نہ دے گی تم اپنی جانوں پر بخل کرتے ہو۔ تم فانی میں مشغول اور باقی کے تارک ہو۔ مال کی جمعیت، عورتوں اور بچوں میں شغل نہ رکھو۔ کیونکہ عنقریب ان چیزوں میں اور تمہارے درمیان حجاب ہو جائے گا۔ یہ سب تمہیں عذاب الٰہی سے نہ بچا سکیں گے۔

خاص لوگوں کی موت صرف مخلوق سے موت ہے۔ اپنے ارادے اور اختیار سے موت ہے۔ جس کے لیے یہ موت صحیح ہو اس کو اپنے رب کے ساتھ حیات ابدی نصیب ہوتی ہے۔ اور اس کی ظاہری موت ایک لحظہ کا سکتہ ایک لحظے کی غشی ایک لحظے کا غائب ہونا ہے۔ خواب ہے پھر بیداری۔

جواہر پارے

حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ ہماری غیبت کرنے والے ہماری فلاح ہیں۔ کہ ہم کو نجراج دیتے ہیں۔ اپنے

Marfat.com

تمام اعمالِ صالح ہمارے اعمال نامہ میں منتقل کرا دیتے ہیں۔

۲۔ جب کوئی تم سے تمہاری کوئی بے آبروئی یا رنج دینے والی بات کسی شخص کی طرف سے نقل کرے۔ تو اس کو جھڑک دو اور کہو کہ تو اُس سے بھی بدتر ہے۔ کہ اُس نے تو ہماری پیٹھ پیچھے یہ بات کہی اور تو ہمارے منہ پر کہتا ہے۔ اُس نے ہم کو سنائی نہ تھی۔ تو سُنانے میں حیا نہیں کرتا۔

۳۔ وہ کیسا ہی بدنصیب انسان ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے جانداروں پر رحم کرنے کی عادت پیدا نہیں کی۔

۴۔ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے ہمنشین ہیں۔

۵۔ تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور عمل کرنا پھر اوروں کو علم سکھانا ہے۔

۶۔ دنیا کی محبت سے خاصانِ خدا کو پہچاننے والی آنکھ اندھی رہتی ہے۔

۷۔ شکستہ قبروں میں غور کرو کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

۸۔ جو خدا سے واقف ہو جاتا ہے وہ مخلوق کے سامنے متواضع ہو جاتا ہے۔

۹۔ وعظ خالصاً لِلّٰہ کہو ورنہ تیرا گونگا پن ہی بہتر ہے۔

۱۰۔ جس عمل میں تجھ کو حلاوت نہ آئے سمجھ کہ تُو نے عمل کیا ہی نہیں۔

۱۱۔ گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔

۱۲۔ جب تک سطحِ زمین پر ایک شخص بھی ایسا موجود ہے جس کا تیرے دل میں خوف یا اُس سے تمہیں کسی قسم کی توقع ہے اس وقت تک تیرا ایمان

Marfat.com

کامل نہیں۔

۱۳۔ جب تک تیرا غرور اور غصہ باقی ہے اپنے آپ کو اہلِ علم میں شمار نہ کر۔

۱۴۔ وہ رزق کی فراخی جس پر تشکر نہ ہو اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو فتنہ بن جاتے ہیں

۱۵۔ اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ

۱۶۔ اے عالم! اپنے علم کو دنیا داروں کے پاس اُٹھنے بیٹھنے سے میلا نہ کر۔

۱۷۔ تیرا کلام شاہد ہے کہ تیرے دل میں کیا ہے۔ شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا۔

۱۸۔ تنہا محفوظ ہے، لیکن ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔

۱۹۔ بجز اپنی اور بال بچوں کی ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکل۔

۲۰۔ کوشش کر کہ گفتگو کی ابتدا تیری طرف سے نہ ہو بلکہ تیرا کلام جواب بنا کرے۔

۲۱۔ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں۔

۲۲۔ دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

۲۳۔ بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔

۲۴۔ خدا کے دشمنوں کو راضی رکھنا عقل و دانش سے دور ہے۔

۲۵۔ اللہ والے اطاعت کرتے ہیں مگر پھر بھی اُن کے دل خوفزدہ رہتے ہیں تم گناہ کرتے ہو اور پھر بھی بے خوف ہو۔ یہی تو صریح دھوکا ہے۔ بچو بچو!

Marfat.com

کہ کہیں اسی حالت میں خدا تمہاری گرفت نہ فرمائے

۲۶۔ بے ادب! تو خالق و مخلوق دونوں کا معتوب ہے۔

۲۷۔ غیر ضروری بات کے جواب دینے سے بھی زبان کو بند رکھ چہ جائیکہ تو خود فضول بات کرے۔

۲۸۔ مومن کے لیے دنیا دارِ ریاضت اور آخرت دارِ راحت ہے۔

۲۹۔ ایمان اصل ہے اور اعمال فرع۔ لہٰذا ایمان میں شرکت سے بچو اور اعمال میں معصیت سے۔

۳۰۔ اوّل جہل ہوتا ہے پھر علم۔ پھر اس پر عمل۔ پھر عمل میں اخلاص اور پھر عملِ قلبی۔

۳۱۔ مستحق سائل خدا کا ہدیہ ہے جو بندے کی طرف بھیجا جاتا ہے

۳۲۔ اگر صبر نہ ہو تو تنگدستی اور بیماری وغیرہ عذاب ہیں۔ اور اگر صبر ہو تو کرامت اور عزت۔

۳۳۔ جس نے مخلوق سے کسی قسم کا بھی فائدہ چاہا وہ خالق سے اندھا ہے۔

۳۴۔ تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مشغول ہے اور وہ تجھے برباد کرنے میں مصروف ہے

۳۵۔ خالق کا مقرب وہی بنتا ہے جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے۔

۳۶۔ کفرانِ نعمت اور خود ستائی قربِ حق کی ضد ہے۔

۳۷۔ تجھ جیسے ہزاروں کو دنیا نے موٹا تازہ کیا اور پھر انہیں نگل گئی۔

Marfat.com

۳۸۔ تیری جوانی تجھے دھوکا نہ دے یہ عنقریب تجھ سے لے لی جائے گی۔

۳۹۔ افلاس گناہ سے بچاتا ہے اور تونگری معصیت کا جال ہے۔ افلاس کو اپنا محافظ خیال کر

۴۰۔ افلاس پر رضامندی بے حد ثواب کا موجب ہے۔

۴۱۔ رحمت کو لے کر کیا کرے گا رحیم کو لے۔

۴۲۔ جس کا انجام موت ہے اس کے لیے کونسی خوشی ہے۔

۴۳۔ تجھ کو لوگ تکبر کرنے سے بڑا نہیں سمجھ سکتے بلکہ تواضع اختیار کر۔

۴۴۔ اپنے دل کو صرف خدا کے لیے خالی رکھ۔ اور اعضاء کے ساتھ بچوں کے لیے معاش میں مصروف رہ کہ یہ بھی تعمیل حکم الٰہی ہے۔

۴۵۔ موت کی یاد نفس کی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

۴۶۔ عبادت عادت ترک کرنے کا نام ہے نہ کہ عبادت کو عادت بنا لینے کا۔

۴۷۔ جو نفس کو درست کرنا چاہے اسے لازم ہے کہ اسے سکوت اور حسن ادب کی لگام دے

۴۸۔ اللہ اپنے بندوں سے قرض طلب کرتا ہے اور اس کے قاصد سائل لوگ ہیں۔

۴۹۔ میں ایسے مشائخ کی صحبت میں رہا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک کے دانت کی سفیدی بھی نہیں دیکھی۔

۵۰۔ جہاں تک ہو سکے لقمہ کی اصلاح کر کیونکہ عمل صالح کی بنیاد یہی ہے۔

۵۱۔ اہل اللہ کے نزدیک مخلوق بمنزلہ اولاد ہے۔ لہٰذا سب پر ان کی خدمت کرنے کا

Marfat.com

حق ہے۔

۵۲ - نامحرم عورتوں اور لڑکوں کے پاس بیٹھنا اور پھر یوں کہنا کہ مجھے اُن کی طرف مطلق توجہ نہیں۔ جھوٹ ہے۔ اس بات میں نہ تو شریعت ہی تیری موافقت کرتی ہے اور نہ ہی عقل اس سے مطابقت کھاتی ہے۔ بلکہ یہ تو شریعت کا انکار عام ہے۔ کیونکہ شریعت نے کسی ایک کو بھی اس سے مستثنا نہیں کیا۔

۵۳ - مردِ صالح کی زیارت ہی اس کی حالت کی اطلاع دے دیتی ہے۔

۵۴ - سیاحت اور خلوت سے مانوس ہونا قربِ حق کی کنجی ہے۔

۵۵ - نعمت تجھے اپنا پابند نہ بنالے کہ منعم سے ہی غافل کر دے۔

۵۶ - اسباب درحقیقت حجاب ہیں۔ کہ اُن کی وجہ سے شاہی دروازہ بند نظر آتا ہے۔

۵۷ - مومن کو نیند کرنا زیبا نہیں۔ جب تک اپنا وصیت نامہ اپنے سرہانے نہ رکھ لے

۵۸ - اللہ کی اطاعت قلب سے ہوتی ہے قالب سے نہیں

۵۹ - مکانوں کے بنانے میں عمر ضائع کرتا ہے۔ حالانکہ بسیں گے دوسرے اور حساب تو دے گا۔

۶۰ - اے ابن آدم! خدا سے اتنا تو شرما جس قدر تو اپنے دیندار پڑوسی سے شرماتا ہے۔

۶۱ - جب کوئی بندہ بوقتِ گناہ اپنے دروازہ کو بند کر لیتا ہے۔ پردے ڈال لیتا ہے۔ اور مخلوق سے چھپ جاتا ہے لیکن خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اے ابن آدم! تو نے اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے

Marfat.com

زیادہ مجھ کو کمتر سمجھا ہے۔ تو سب سے پردہ کرنا ضروری سمجھتا ہے، لیکن مجھ سے
مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔

۶۲۔ یہ مفید نہیں کہ زبان تو ماہر ہو اور قلب نادان۔

۶۳۔ مقتدی بنا رہ مقتدا مت بن۔

۶۴۔ اے مذاق اڑانے والے! جلد تجھ کو اپنا حال بھی نظر آجائے گا۔

۶۵۔ اے منافق! عنقریب تو عذاب خداوندی کو دنیا و آخرت میں دیکھے گا۔

۶۶۔ زمانہ حاملہ ہے اور جلد ہی نظر آجائے گا کہ اُس نے کیا پیدا کیا ہے۔

۶۷۔ کیا عجب کہ کل کا دن ایسی حالت میں آئے کہ تو سطح زمین سے گم اور قبر کے اندر
موجود ہو یا اگلی ساعت میں ہی ایسا ہو جائے۔

۶۸۔ ہر متقی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے۔

۶۹۔ جو حکم کی تعمیل نہیں کرتا لازم ہے۔ کہ وہ خوشنودیٔ آقا سے محروم رہا۔

۷۰۔ جاگ اُٹھ خدا تجھ پر رحم کرے۔

۷۱۔ دنیا ایک ساعت کا کھیل ہے۔ آنکھیں کھول کہ مواخذے کا دن قریب آرہا ہے

۷۲۔ نعمتیں تب ہی ملتی ہیں کہ سرتاپا اُسی کا ہو رہے

۷۳۔ اپنا مآل آخرت کے لیے چلتا کر دے اور موت کا منتظر رہ جو عنقریب تیری زندگی
کا دروازہ کھٹکھٹانے والی ہے۔

۷۴۔ علم سے مراد عمل ہے۔ اگر تم اپنے علم پر عمل کرتے تو دنیا سے بھاگتے۔ کیونکہ علم

Marfat.com

میں کوئی شے ایسی نہیں جو حُبِ دنیا پر دلالت کرے۔

۷۶۔ جو کوئی عہد پر قائم نہ رہے اُس سے نقضِ عہد کرنا وفائے عہد ہے۔

۷۷۔ جب تک عالم زاہد نہ ہو تو وہ اپنے زمانے والوں پر عذاب ہے۔

۷۸۔ تیرا عمل تیرے عقائد کی دلیل ہے اور تیرا ظاہر تیرے باطن کی علامت ہے۔

۷۹۔ مخلوق کی طرف منہ کرنا بعینہٖ حق تعالیٰ کی طرف پشت کرنا ہے

۸۰۔ گر ننگا پن اپنی عادت۔ گمنامی اپنا لباس اور مخلوق سے گریز اپنا مقصود بنالے۔ اور اگر تجھ سے ہو سکے تو زمین میں سرنگ کھود کر بیٹھ جا۔ اور یہ عادت تیری اس وقت تک رہنی چاہیے کہ تیرا ایمان بالغ اور جوان ہو جائے۔

۸۱۔ رضائے الٰہی کے خواہشمند مخلوق کی اذیتوں پر صبر اختیار کر۔

۸۲۔ بلا کے سبب سے حق تعالیٰ کی طرف سے روگردان مت ہو کہ وہ اُس میں تیری آزمائش فرماتا ہے۔

۸۳۔ میانہ روی نصف روزی ہے۔ اور حُسن اخلاق نصف دین ہے۔

۸۴۔ اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر ورنہ فضول مشقت ہے۔

۸۵۔ اُس منزل سے جس میں تُو ہے ڈرتا رہ کہ جدھر بھی تُو دیکھے گا تیرے ارد گرد درندے ہی درندے ہیں۔

۸۶۔ اعمال خلوتوں میں ہی ہوتے ہیں نہ کہ جلوتوں میں۔ بجز فرائض کے کہ اُن کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

۸۷۔ اطاعت خداوندی کو لازم قرار دو۔

۸۸۔ کسی سے خوف و طمع نہ رکھو۔

۸۹۔ ساری حاجتیں حق تعالیٰ کے حوالے کرو۔ اسی سے مانگو اور اس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ رکھو۔

۹۰۔ طالب صادق نہیں جب تک تو اپنی خوراک میں اپنے ہمسایہ کو اپنے نفس پر ترجیح نہ دینے لگے۔

۹۱۔ لوگوں کے سامنے معزز بنا رہ ورنہ افلاس کے ظاہر کرنے سے لوگوں کی نظروں سے گر جائے گا۔

۹۲۔ امیروں کے ساتھ عزت اور غلبہ سے مل اور فقیروں سے عاجزی اور فروتنی کے ساتھ

۹۳۔ تیری غفلت کی علامت اہل غفلت کے پاس بیٹھنا ہی ہے۔

۹۴۔ مخلوق کی محبت اس کی خیر خواہی کرنا ہے۔

۹۵۔ جو خلق کے ساتھ خلق میں فراخ تر ہو وہ خالق سے نزدیک تر ہے۔

۹۶۔ رہائش کے قابل گھر۔ بدن ڈھانپنے کے قدر کپڑا۔ پیٹ بھر روٹی اور بیوی دنیا نہیں ہے۔ بلکہ دنیا یہ ہے۔ کہ دنیا کی طرف منہ ہو اور خدا کی طرف پشت کرے۔

۹۷۔ خلوت میں خاموشی مردانگی نہیں بلکہ جلوت میں خاموش رہ

۹۸۔ اگر تو نے اللہ بھی بآواز بلند کہا ہے تو اس کی بھی تجھ سے باز پرس ہوگی۔ کہ خالصاً کہا ہے یا ریا سے۔

Marfat.com

۹۹ - حاکم کے جو حقوق تجھ پر ہیں بجا لا اور وہ چیز جو اُن پر واجب ہے مطالبہ نہ کر۔

۱۰۰ - موت سے پہلے یادِ خدا میں عزت ہے۔

۱۰۱ - لوگوں کے کاٹنے کے وقت ہل چلانا اور بیج بونا بے سود ہے۔

۱۰۲ - مصیبتوں کو چھپا قربِ الٰہی نصیب ہوگا۔

۱۰۳ - مومن اپنے اہل و عیال کو خدا پر چھوڑتا ہے۔ اور منافق اپنے درہم و دینار پر۔

۱۰۴ - مخلوق تین طرح کی ہے۔ فرشتہ۔ شیطان اور انسان۔ فرشتہ تو سرتاپا خیر ہے شیطان سرتاپا شر اور انسان مخلوط کہ خیر بھی رکھتا ہے اور شر بھی۔ جس پر خیر غالب ہو وہ فرشتوں افضل ہے اور جس پر شر غالب ہو وہ شیطان سے بدتر ہے۔

۱۰۵ - اگر تو خالق کے ساتھ ہے تو تُو اس کا بندہ ہے۔ اگر مخلوق کے ساتھ ہے تو مخلوق کا بندہ۔

۱۰۶ - آخرت کو دنیا پر مقدم کرو، دونوں میں فائدہ حاصل کرے گا۔ لیکن جب تم نے دنیا کو آخرت پر مقدم رکھا تو دونوں میں نقصان اُٹھائے گا۔

۱۰۷ - کسی کی دشمنی یا کینہ کے خیال میں ایک رات بھی نہ گزار۔

۱۰۸ - تیرے اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو خلقت کی تعریف اور مذمت کی طرف توجہ نہ کرے اور ان کے مالوں میں طمع نہ رکھے۔ بلکہ تو ربوبیت کو اس کا حق دے اور منعم کے لیے عمل کرے نہ کہ نعمت کے لئے۔ مالک کے لئے نہ کہ ملک کے لیے۔ حق

Marfat.com

کے لیے نہ کہ باطل کے لئے

۱۰۹۔ خدا کو ہر جگہ موجود سمجھو

۱۱۰۔ حیات کے دروازہ کو جب تک کھلا ہے غنیمت جانو وہ جلد ہی تم سے بند کیا جائے گا۔

۱۱۱۔ نیک اعمال کو جب تک تمہیں قدرت ہے غنیمت سمجھو

۱۱۲۔ خالق کے ساتھ ادب کا دعویٰ غلط ہے۔ جب تک تو مخلوق کے ادب کا خیال نہ رکھے۔

۱۱۳۔ جو شخص اپنے نفس کا اچھی طرح سے معلم نہیں ہو سکتا دوسرے کا کس طرح ہوگا۔

۱۱۴۔ مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے۔ اس کا ایمان طاقت ور ہوتا ہے۔

۱۱۵۔ مقسوم کی طلب بے فائدہ تکلیف ہے۔ اور غیر مقسوم کو طلب کرنا غضب الٰہی اور ذلت ہے۔

۱۱۶۔ تو خلقت کو راضی کرنے میں خالق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا۔

۱۱۷۔ دنیا کی عمارت کے عوض آخرت کو برباد کرتا ہے۔ جلد ہی تو پکڑا جائے گا۔ تجھے وہ پکڑے گا۔ جس کی گرفت حد درجہ دردناک ہے۔

۱۱۸۔ کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ تو ... حکم کرتا ہے کہ وہ تیری قسمت بدل ڈالے کیا تو اس سے زیادہ حاکم اور زیادہ عادل اور اس سے زیادہ رحیم ہے۔

۱۱۹۔ تو اور ساری خلقت اس کے بندے ہو۔ وہ تیرا بھی اور ان کا بھی منتظم ہے۔

۱۲۰۔ اگر تو دنیا اور آخرت میں اس کی صحبت کا خواہشمند ہے تو سکون۔ خاموشی اور گونگا

Marfat.com

رہنا لازم ہے۔

۱۲۱۔ قول بے عمل اور عمل بے اخلاص ناقابل قبول ہے۔

۱۲۲۔ تم ایسی چیز کے جمع کرنے میں مشغول ہو جسے کھا نہ سکو گے۔ آرزو رکھتے ہو ایسی چیزوں کی جن کو پا نہ سکو گے۔ تعمیر کرتے ہو ایسے مکان کو جس میں رہ نہ سکو گے۔

۱۲۳۔ اللہ کے تغیر و تبدل سے جو تیرے حق میں وہ پسند کرے خوش رہو۔ جب تم اس کے ساتھ اس طرح رہو گے تو یقیناً وہ تمہاری وحشت کو اُن سے بدل دے گا۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرۃ: ۲۱)

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

شیعہ سُنّی مسائل کا واحد حل

"توجید"

مصنفہ محمد سلطان نظامی

حصہ اوّل قیمت ..... ۷۵ پیسے

حصہ دوم قیمت ..... ڈیڑھ روپیہ

علاوہ محصول ڈاک

شرکت ادبیہ پنجاب، شاہی محلہ لاہور

(فون نمبر ۶۳۱۲۱ لاہور)

Marfat.com

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

تمنیۃ الطالبین
فتوح الغیب فتح الربانی
کے ایمان افروز اقتباسات

مصنف محمد سلطان

ملفوظات

غوث اعظم رضی اللہ عنہ

فتوح الغیب — الربانی

تمنیۃ الطالبین

سرکار دیبہ پنجاب شاہی محلہ لاہور

Marfat.com